12 مختلف موضوعات پر مضبوط حوالہ جات سے آراستہ،
علمی و تحقیقی و اصلاحی بیانات

محرّم شریف کے 12 بیانات

حصہ: 1



صفحات 375

قرآن اور طریق اعظم ہی ملت ہے

ہمارے آقا سے کیا سیکھا؟

آپ کی شخصیت ہے، اور غم کے تقاضے

دل کی صفائی کیوں ضروری ہے...؟

قیامت کے دن کے گواہ

12 مختلف موضوعات پر مضبوط حوالہ جات سے آراستہ، علمی و تحقیقی و اصلاحی بیانات

محرم شریف کے 12 بیانات (حصہ:1)

مؤلّف

شہزاد عطاری مدنی

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

فیضان مدینہ فیصل آباد

www.dawateislami.net

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نامِ کتاب	:	**محرم الحرام کے 12 بیانات** (حصہ:1)
پیش کش	:	**المدینۃ العلمیۃ** Islamic Research Center
طباعتِ اوّل	:	...
تعداد	:	...
ناشر	:	...

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۰ ذیقعدۃ الحرام، ۱۴۴۵ھ حوالہ نمبر: 296

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "**محرم الحرام کے 12 بیانات** (حصہ:1) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مَقْدُور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمَّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

29-5-2024

www.dawateislami.net,

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی اِلْتِجا: کسی اور کو یہ کِتاب چھاپنے کی اِجازت نہیں

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! عِلْم میں ترقی ہوگی۔)

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر

مختصر فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	فیضان فاروق اعظم	
1	قرآن اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ	13
2	آسمانی کتابیں اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ	43
3	فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے اعلیٰ اوصاف	73
	فیضانِ اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عنہم و کربلا	
4	امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرت	105
5	امامِ پاک اور یزید پلید	133
6	آلِ نبی کے فضائل	163
7	ہم نے کربلا سے کیا سیکھا؟	193
	اصلاحی موضوعات	
8	دل کی اصلاح کیوں ضروری ہے؟	225
9	بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عنہ کی 8 حکایات	255
10	قیامت کے دن کے گواہ	287
11	اپنی اصلاح کیسے کریں؟	317
12	خوفِ خدا حاصل کرنے کے طریقے	343

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”محرم الحرام کے 12 بیانات“ کے 20 حُرُوف کی نسبت سے اس کِتاب کو پڑھنے کی 20 نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1] لہٰذا جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1): ہر بار حمد و (2): صلوٰۃ اور (3): تَعَوُّذ و (4): تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی 2 عربی عِبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ (5): رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالعہ کروں گا۔ (6): حتی الوسع اس کا باوُضو اور (7): قبلہ رو مُطالعہ کروں گا۔ (8): قرآنی آیات واحادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ (9): جہاں جہاں ”اللہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں اللہ پاک اور (10): جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ (11): جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اور (12): جہاں کسی غیر صحابی بزرگ کا نام آئے گا وہاں رحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ پڑھوں گا (13): علم حاصل کروں گا (14): اس میں موجود تنظیمی تربیت کے مدنی پھولوں پر خود عمل کروں گا اور (15): دیگر اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی چاہتے ہوئے (16): ان تک بھی پہنچاؤں گا نیز (17): ان کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دِلاؤں گا۔ (18): (اپنے ذاتی نسخے پر) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا (19): اس حدیثِ پاک تَهَادَوْا تَحَابُّوْا ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔[2] پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا، اور اس کتاب کی پی ڈی ایف کم از کم ایک کو سینڈ کروں گا۔ (20): کتابت وغیرہ میں شرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! (ناشرین کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

1 ... معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:525، حدیث:5809۔ 2 ... مؤطا امام مالک، صفحہ:483، حدیث:1731۔

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو دُرُست اسلامی لٹریچر پہنچانے اوراس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا،جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مُطابِق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ1424ھ/جولائی2003ء کو اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اہلِ سنّت، بانی دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلْمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے، یہ ادارہ 6 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 126 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2024ء تک اس کے 30 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1):شعبہ فیضانِ قرآن (2):شعبہ فیضانِ حدیث(3):شعبہ فقہ (فقہ حنفی وشافعی)(4):شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5):شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت(6):شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7):شعبہ فیضانِ اولیاوعلما (8):شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت(9):شعبہ تخریج(10):شعبہ درسی کتب(11):شعبہ اصلاحی کتب(12):شعبہ ہفتہ وار رسالہ(13):شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(14):شعبہ تراجم کتب(15):شعبہ فیضانِ امیر اہلِ سنّت (16):ماہنامہ فیضانِ مدینہ(17):شعبہ ماہنامہ خواتین(18):شعبہ پیغاماتِ عطّار(19):شعبہ دینی کاموں کی تحریرات(20):دعوتِ اسلامی کے شب و روز(21):شعبہ بچّوں کی دنیا(22):شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (23):شعبہ گرافکس ڈیزائننگ(24):شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین(25):شعبہ انتظامی امور

(26):شعبہ تنظیمی رسائل (27):شعبہ جات کورسز کا نصاب (28):شعبہ میڈیا کانٹینٹ (29):شعبہ خود کفالت(30):شعبہ لغت۔

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں: ❁ باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ❁ قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مُطابِق منظرِ عام پر لانا ❁ افادۂ خواص و عوام کے لئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا ❁ سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طِبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا ❁ اہل بیت و صحابہ کرام اور علما و بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا ❁ بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظرِ عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا ❁ نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا ❁ دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبا و اساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات و حواشی کے ساتھ شائع کرکے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُ للّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کے لئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

تاریخ:8 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / 15 جون 2024ء

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ ایک دِن مسجد میں تشریف لائے، دیکھا ایک شخص جھوٹے قصّے سُنا رہا ہے، آپ نے لوگوں سے پوچھا: مَا هٰذَا یہ کیا ہے؟ (یعنی لوگوں کا مجمع کیوں لگا ہوا ہے؟)، عرض کیا گیا: یہ شخص ہے، لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا ہے، فرمایا: نصیحت تو نہیں کر رہا، یہ تو (شہرت کا طلبگار ہے) اپنی پہچان بنا رہا ہے۔ پھر آپ نے اسے بُلا بھیجا، پوچھا: کیا تم ناسِخ اور منسُوخ[1] کا عِلْم رکھتے ہو؟ بولا: جی! نہیں...!! فرمایا: نکل جاؤ ہماری مسجد سے...! تمہیں یہاں بیان کی اجازت نہیں۔ یونہی ایک دِن آپ مسجد سے جھوٹے قصّے سُنانے والوں کو نکال رہے تھے، نکالتے نکالتے امام حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس تک پہنچے، دیکھا: آپ لوگوں کو نفس و شیطان کی چالوں کے متعلق بتا رہے ہیں، انہیں فِکْرِ آخرت دِلا رہے ہیں۔ مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے (ان کا بیان پسند فرمایا اور) انہیں بیان جاری رکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔[2]

رِندوں کو ڈرا سکتے ہیں کیا حضرتِ واعظ | جو کہتے ہیں اللہ سے ڈر کر نہیں کہتے

بیان کے ذریعے دِلوں کی اِصلاح کرنا سُنّتِ انبیا ہے، یہ دِینی کام جتنا اہم ہے، اتنا ہی مشکل بھی ہے ❁ پختہ اور ٹھوس عِلْم ❁ گہرا مطالعہ ❁ اَفکار کی وُسعت ❁ قرآن و حدیث اور دیگر علومِ دِینیہ پر کافی نظر ❁ مقاصِد و اَسرارِ دین سے واقفیت ❁ ذَوقِ اسلام سے ہم آہنگی وغیرہ بنیادی چیزیں ہیں، جو بیان کرنے والے کے لئے اَشد ضروری ہیں۔ پھر دورِ

---

1 ...ایک حکم کو بدل کر دوسرا حکم نازل کرنا، پہلے کو منسوخ اور دوسرے کو ناسخ کہتے ہیں۔

2 ...اتحاف السادۃ، جلد:1، صفحہ:387۔

حاضِر سے واقفیت، عوام کی ذہنی سطح کی پہچان اور مُعاشرے کا گہرا مشاہدہ اَور بھی زیادہ ضروری ہے، اس کے بغیر وَعظ محض بے مقصد رہ جاتا ہے۔ بقول امام غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ واعِظ کا کام لوگوں کے دِلوں کی گرفت ہے۔[1]

کوئی عِلاجِ غَمِ زندگی بتا واعِظ | سُنے ہوئے جو فسانے ہیں پھر سُنا نہ مجھے

ان سب سے اَہَم اِخْلاص اور دَرْدِ اُمّت ہے، اس کے بغیر واعظ کو داد تو مِل سکتی ہے، شاید دِلوں کی اِصْلاح مشکل ہو جائے۔ ایک بار حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے شہزادے عبد الجبار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو بیان کرنے کا فرمایا، انہوں نے بہت جاندار علمی خطاب فرمایا، لوگ سُنتے تو رہے مگر ان پر کوئی اَثَر نہ ہوا، پھر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے خود بیان شروع کیا، آپ نے پہلا جملہ ہی بولا تھا کہ لوگوں کے دِل دہل گئے، رِقّت طاری ہو گئی، شیخ عبد الجبار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو بڑی حیرانی ہوئی، بعد میں اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: بیٹا! تم خُود سے بیان کر رہے تھے، میں رَبّ کی رضا پر کر رہا تھا۔[2]

صداقت ہو تو دِل سینوں سے کھنچنے لگتے ہیں واعظ | حقیقت خود کو منوا لیتی ہے، مانی نہیں جاتی

افسوس! زمانۂ رِسالتِ مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے جتنی دُوری آتی جا رہی ہے، اِخْلاص مسلسل کم اور جہالت بڑھ رہی ہے۔ ایسے ماہِر واعظ موجود تو ہیں لیکن ضرورت سے بہت کم... ناتجربہ کاروں بلکہ جاہلوں کا شور ہے، بعض نادان جان بوجھ کر یا انجانے میں لوگوں کے اَفکار و نظریات اور عقائد کو بگاڑنے، دِلوں میں نبیوں، ولیوں کی نفرت ڈالنے میں مَصْرُوف دکھائی دیتے ہیں۔

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، جلد:3، صفحہ:399۔

2 ...طلوعِ غوث اعظم، صفحہ:294 خلاصۃً۔

الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دِین میں بہت محتاط اور حُسّاس ہیں، آپ ہی کی دِی ہوئی دِینی سوچ ہے کہ ان حالات سے نمٹنے، مُعَاشرے میں ماہِر مبلغین کی کمی پُوری کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے المدینۃ العلمیہ میں ایک ذیلی شعبہ بنام **بیاناتِ دعوتِ اسلامی** قائم کیا گیا۔ اس شعبے میں ❁ دُنیا بھر میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات ❁ بڑی راتوں کے اجتماعات کے بیانات ❁ جمعۃ المبارک کے قرآنی بیانات ❁ اور ہفتہ وار اجتماع کے آخر میں لگنے والے سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول تیار کیا جاتا ہے۔ اب (4 جون 2024) تک الحمد للہ! کُل مِلا کر 856 کے قریب قریب بیانات ویب سائٹ پر اپلوڈ کئے جا چکے ہیں۔

بیان کی تیاری کے مراحِل

ایک بیان جو ہر طرح فائنل ہونے کے بعد مبلغ کے ہاتھ تک پہنچتا ہے، ان مراحل سے گزر کر جاتا ہے: ❁ موضوع کا انتخاب (دورِ حاضِر کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اچھے اچھے موضوعات کا انتخاب) ❁ جمع مواد (قرآن و حدیث، تفسیر، شروحات و دیگر اُردو عربی کتب کے گہرے مطالعہ کے بعد مواد نکالنا) ❁ ترتیبِ مواد (عوام کی سہولت اور آسانیوں کے پیشِ نظر اچھی ترتیب لگانا) ❁ تحریر (لفظ بہ لفظ مکمل بیان بیانیہ انداز میں آسان کر کے یوں لکھنا کہ مبلغ جُوں کا تُوں پڑھ کر سُنائے تو تحریر نہیں، بیان لگے) ❁ تخریج (تمام منقول باتوں کے معتبر و مستند کتابوں سے حوالے درج کرنا) ❁ فارمیشن (مثلاً پیرے بنانا، مشکل الفاظ پر اعراب اور مناسب ہیڈنگز لگانا، مکمل بیان پر طے شُدہ سٹائل شیٹ اپلائی کرنا وغیرہ) ❁ آیات کا تقابُل ❁ پہلی پروف ریڈنگ ❁ تنظیمی چیکنگ ❁ شرعی چیکنگ ❁ احادیث کی تحقیق ❁ دوسری پروف ریڈنگ ❁ اِختتامی مراحِل پُورے کر کے بیان فائنل کرنا۔

نوٹ: یہ بیانات 4 زبانوں؛ انگلش، بنگلہ، پشتو اور سندھی میں ٹرانسلیٹ بھی ہو رہے ہیں۔

جملہ بیانات دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ: www.dawateislami.net پر

موجود ہیں اور Islamic Speaches کے نام سے ان کی ایپلی کیشن بھی موجود ہے۔ اب مبلغین کی سہولت کے لئے ان بیانات کی مجلد پیش کی جارہی ہے۔

اس مجلد کی تیاری میں شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے ان اسلامی بھائیوں کی کاوشیں شامل ہیں: **شہزاد عطّاری مدنی، محمد نبیل عطّاری مدنی، زبیر عطّاری مدنی، محمد امین عطّاری مدنی۔**

نوٹ: مجلد میں شامل بیانات پُرانے تیار کئے گئے ہیں، اس دوران دعوتِ اسلامی کی بعض اِصطلاحات تبدیل بھی ہوئی ہیں، دوبارہ ان کو حتی الامکان تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اگر بالفرض کوئی اصطلاح تبدیل ہونے سے رہ گئی ہو تو مبلغ اسلامی بھائی کو ذیل میں اپڈیٹ اِصطلاحات دی جارہی ہیں وہی استعمال فرمائیں۔

اس کے بجائے	یہ کہیں	اس کے بجائے	یہ کہیں
صدائے مدینہ	فجر کے لئے جگائیں	مدنی دورہ	علاقائی دورہ
بعد فجر مدنی حلقہ	تفسیر سُننے، سُنانے کا حلقہ	یومِ تعطیل اعتکاف	ایک دن راہِ خدا میں
گھر، مسجد، چوک درس وغیرہ	درس	رسالہ مطالعہ	ہفتہ وار رسالہ مطالعہ
اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ	مدرسۃ المدینہ بالغان	مدنی انعامات کا رسالہ	نیک اعمال
اجتماع	ہفتہ وار اجتماع	قافلہ	مدنی قافلہ
مذاکرہ	ہفتہ وار مدنی مذاکرہ		مدنی کورسز

اس کاوِش میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً اللہ پاک کی مدد و توفیق، اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عطا، اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی عِنایت اور امیرِ اہلسنت، مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظرِ شفقت کا نتیجہ ہیں اور خامیوں میں ہماری کوتاہیوں کا دخل ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول المدینۃ العلمیۃ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ انہیں دِن رات ترقیاں نصیب کرے۔ (شعبہ بیانات دعوت اسلامی)

المدینۃُ العلمیۃ

Islamic Research Centre

قرآن اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ
- ...مُوافقاتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا بیان
- ...فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی شان میں نازِل ہونے والی آیات
- ...فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا شوق وذوقِ تلاوت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کر کے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائز ہو جائیں گے۔

درودِ پاک کی فضیلت

اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود نہ پڑھ لو۔[1]

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر درود شریف ۔۔۔ نہ ہووے حشر تلک بھی بر آورِ حاجات

قبولیت ہے دُعا کو درود کے باعِث ۔۔۔ یہ ہے درود کی ثابت کرامت و برکات[2]

وضاحت: یعنی دُعا کے ساتھ دُرود نہ پڑھا جائے تو دُعا قیامت تک بھی قبول نہ ہو گی، دُعا درودِ پاک

1 ...ترمذی، ابواب: الوتر، صفحہ: 145، حدیث: 486۔

2 ...کافِی کی نعت، صفحہ: 41۔

کے صدقے ہی قبول کی جاتی ہے، درود پاک کی یہ عزت و برکت روایات سے ثابت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** اچھی نیت سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ توجہ سے بیان سُنوں گا ❁ سُن کر عمل کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیِ رسول، حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی نیک لوگوں کا تذکِرہ ہو تو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ذِکْر کرنے میں جلدی کیا کرو! **بے شک حضرت عمر فاروق** رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا اسلام قبول کرنا مَدَد تھا، **بے شک حضرت عمر** رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا خلیفہ بننا فتوحات (یعنی کامیابیوں) کا ذریعہ تھا، **اللہ پاک کی قسم!** جب حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ شہید ہوئے، دُنیا کی ہر چیز یہاں تک کہ درختوں کو بھی اس کا دُکھ ہوا، **اللہ پاک کی قسم!** میں سمجھتا ہوں، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جو آپ کو قُوَّت دیتا اور ہدایت کرتا تھا، **اللہ پاک کی قسم!** اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کسی کُتّے سے محبت کرتے تھے تو ضرور میں بھی اس کُتّے سے محبت کروں گا۔[2]

---

1 ...مُسْنَد فِرْدَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

2 ...مُصَنَّف اِبْنِ اَبِی شَیْبَہ، کتاب: الفضائل، جلد:7، صفحہ:480، حدیث:22۔

بہارِ باغِ ایماں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں
چراغِ بزمِ عرفاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

نہ کیوں وہ ذات چمکے، جس نے دِینِ پاک چمکایا
جہاں کے مہرِ تاباں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

وہ عالم دَبدَبہ کا، کانپتے ہیں قیصر و کسریٰ
ہے جن سے دِین کی شاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں [1]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فقہاء صحابہ میں سے ہیں یعنی ❁ آپ رَضِیَ اللہُ عنہ بلند رُتبہ صحابی بھی ہیں ❁ ماہرِ عالمِ دین بھی ہیں ❁ اور بلند رُتبہ مفتی بھی ہیں ❁ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان آپ سے فتوے پوچھا کرتے تھے ❁ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو قرآنِ کریم ایسے پڑھنا چاہے جیسے نازِل ہوا ہے، اسے چاہئے عبد اللہ بن مسعود کی طرح پڑھے۔ [2] ❁ پیارے نبی، سچے نبی، اچھے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نعلین شریف اور تکیہ مبارک اُٹھانے، رکھنے کی خدمت حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ کے سپرد تھی، اسی لئے آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کو صَاحِبُ الْوِسَادَۃِ وَ النَّعْلَیْن کہا جاتا ہے یعنی حُضور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نعلین شریف اور تکیہ مبارک اٹھانے رکھنے والے۔ [3]

ایسے بلند رُتبہ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نصیحت فرمارہے ہیں: جب بھی نیکوں کا ذِکر ہو تو جلدی سے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا ذِکر بھی کیا کرو! پھر غور فرمائیے! حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ نے حضرت عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ سے اپنی محبت کا اِظْہار کیسے زبردست انداز میں کیا ہے، فرمارہے ہیں: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ حضرت عمر رَضِیَ

1 ... دیوانِ سالک، صفحہ:28۔
2 ... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب: المناقب، جلد:7، صفحہ:352، حدیث:8199۔
3 ... بخاری، کتاب: فضائل اصحاب النبی، باب: مناقب عبد اللہ بن مسعود، صفحہ:950، حدیث:3761۔

اللہ عنہ کسی کُتّے سے محبت کرتے تھے تو میں بھی اُس سے محبت کروں گا یعنی ایسی حقیر چیز جس سے عموماً محبت نہیں کی جاتی، اگر بالفرض حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ اس سے محبت کرتے ہوں اور مجھے معلوم ہو جائے تو میں بھی اس چیز سے محبت کروں گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی صحابۂ کرام سے، اَہلِ بیت اطہار سے، خلفائے راشدین سے، پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق سے، دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق سے، تیسرے خلفیہ حضرت عثمانِ غنی سے، چوتھے خلیفہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہم ان سب سے کمال محبت کرنے، ان کا کمال ادب کرنے، ان کے ذِکْر سے زبان تَر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر صحابیٔ نبی، جنّتی جنّتی	چار یارِ نبی، جنّتی جنّتی
ابو بکر و عمر، جنّتی جنّتی	عثمانِ غنی، جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی، جنّتی جنّتی	حَسَنؓ بھی حُسَیْن بھی، جنّتی جنّتی

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ کی نصیحت کے مُطابق آج ہم اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا ذِکْرِ خیر کرنے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔ ❁ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ بلند رُتبہ صحابیٔ رسول بلکہ مُرادِ رَسُول ہیں، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اللہ پاک سے مانگ کر لیا یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی، جس کے نتیجے میں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

رسول اللہ نے فاروق کو اللہ سے مانگا	عطاءِ رَبِّ سُبْحاں حضرتِ فاروق اعظم ہیں
چُنا اس پاک نے دیں کے لئے اس پاک ستھرے کو	حبیبِ دِین داراں حضرتِ فاروق اعظم ہیں



❁ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے اسلام کی عزت اور غلبے میں اِضافہ ہوا، مسلمانوں کو حوصلہ ملا ❁ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کے قبولِ اسلام کے بعد ہی مسلمانوں نے حرمِ پاک میں اعلانیہ نماز ادا کی ❁ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کو اپنا وزیر فرمایا ❁ اسلام کی تمام اَہَم منصوبہ بندیوں میں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ اللہ پاک کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے خصوصی مُشِیر رہے ❁ ساری زِندگی حُضُور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گزاری ❁ خلیفۂ اَوَّل حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ کی وفات کے بعد 10 سال 6 ماہ اور آٹھ دن تک مسلمانوں کے خلیفہ اور اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن رہے۔

پسِ صدیق اکبر مصطفےٰ کے سب صحابہ میں | ہے بے شک سب سے اُونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا[1]

❁ آخر مسجدِ نبوی شریف میں، نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے، ایک کافِر نے خنجر سے آپ پر حملہ کیا، جس سے آپ زخمی ہوئے اور مدینۂ پاک میں شہادت کی موت پائی۔ حضرت صُہَیب رَضِیَ اللہُ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ پاک میں حضور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو مبارک میں دَفْن ہوئے۔[2]

حیاتی میں تو تھے ہی خدمتِ محبوبِ خالق میں | مزار اب ہے قریبِ مصطفےٰ فاروقِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک کے بہت سارے پہلو ہیں، ان میں سے ایک بہت اَہَم پہلو ہے: **حضرت عمر فاروقِ اعظم**

1 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 526۔

2 ... کرامات فاروقِ اعظم، صفحہ: 5 تا 6 خلاصۃً۔

رَضِیَ اللہُ عنہ کا قرآنِ کریم سے گہرا تعلق۔ **الحمد للہ!** تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان ہی قرآنِ کریم سے گہری محبت کرتے تھے، قرآنِ کریم سیکھتے تھے، سمجھتے تھے، قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تھے، اس پر عمل کیا کرتے تھے مگر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک کو پڑھیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کا قرآنِ کریم کے ساتھ جُدا قِسم کا ہی تعلق نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ ہی دیکھ لیجئے!

حضرت عمر فاروقِ رَضِیَ اللہُ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ

مَشْہور واقعہ ہے: حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، آپ اسلام کے سخت دُشْمن تھے، ایک دِن سخت غصے میں، ننگی تلوار لئے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو **مَعَاذَ اللہ!** شہید کر دینے کے ارادے سے جا رہے تھے، راستے میں معلوم ہوا کہ آپ کی بہن بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکی ہیں، بہن کے گھر پہنچے، اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز آ رہی تھی، دروازہ کھٹکھٹایا، اندر گئے، بہن پر بھی تشدد کیا، بہنوئی کو بھی خوب مارا، مگر جب دیکھا کہ مار کھا کر بھی ان کے دِل سے اسلام کی محبت کم نہیں ہو رہی تو خیال کیا کہ آخر دیکھوں تو یہ کیسی طاقت ہے، اسلام میں کیسی لذّت ہے جو اتنی مار کھانے سے بھی کم نہیں ہوتی، بہن سے قرآنِ کریم مانگا، بہن نے فرمایا: ناپاک لوگ اسے ہاتھ نہیں لگا سکتے، غسل کرو یا وُضو کرو پھر قرآنِ کریم ملے گا، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ نے وُضو کیا، قرآنِ کریم ہاتھ میں لیا، کھولا، سورۂ طٰہٰ کی آیات سامنے تھیں، آپ نے پڑھنا شروع کیا، اس آیت پر پہنچے:

اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ (پارہ16، سورۂ طٰہٰ:14)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کر۔

بَس یہیں تک پڑھا تھا کہ قرآنِ کریم نے اپنا اَثَر دکھا دیا، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا دِل پگھل گیا، دِل میں نورِ ایمان پیدا ہوا، بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، کلمہ پڑھا اور ساتھ ہی مسلمانوں نے اس زور سے نعرۂ تکبیر لگایا کہ حرمِ کعبہ تک اس کی گونج جا پہنچی۔ یُوں حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ دائرۂ اسلام میں داخِل ہو گئے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! دیکھئے! حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا قرآنِ کریم کے ساتھ کیسا گہرا تعلق ہے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان میں بعض وہ ہیں جو معجزات دیکھ کر مسلمان ہوئے، بعض اَخلاقِ مصطفےٰ سے مُتَاَثِّر ہو کر مسلمان ہوئے، بعض دلائل سُن کر، اسلام کی سچائی دیکھ کر مسلمان ہوئے، بعض صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ بغیر کسی دلیل کے، بغیر معجزہ دیکھے ہی مسلمان ہوئے، بعض صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان قرآنِ کریم سُن کر، قرآنِ کریم پڑھ کر مسلمان ہوئے، یہ جو قرآنِ کریم پڑھ کر، سُن کر مسلمان ہونے والے ہیں، ان میں سرِ فہرست نام حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا ہے، ایک روایت میں ہے: جب آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کی بہن نے آپ کو قرآنِ کریم دیا، آپ نے کھولا، پڑھنا شروع کیا تو جیسے جیسے آپ پڑھتے جاتے تھے، آپ پر لرزہ طاری ہوتا جارہا تھا، آخر ایمان آپ کے دِل میں اُتر گیا اور آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔[2]

رسول اللہ نے فاروق کو اللہ سے مانگا | عطاءِ رَبِّ سُبْحَاں حضرتِ فاروق اعظم ہیں
چُنا اس پاک نے دیں کے لئے اس پاک ستھرے کو | حبیبِ دِین داراں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...اِتْحَافُ الْخِیَرَۃِ الْمَھَرَۃ، کتاب: الفضائل، باب: فضائل عمر، جلد:9، صفحہ:221 تا 222، حدیث:8865 خلاصۃً۔

2 ...مُسْنَدِ بَزَّار، جلد:1، صفحہ:401، حدیث:279 ملتقطاً۔

مُوَافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہ

مُحَدِّثِیْن، علمائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم جب خلیفۂ دُوُم، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک بیان کرتے ہیں تو اس میں ایک خاص عُنْوان ذِکْر کیا جاتا ہے: مُوَافِقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہ۔

یہ عنوان خاص حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک کا ہے، ان کے عِلاوہ اور کسی صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرت میں باقاعِدہ سے **مُوَافقات** بیان نہیں کی جاتیں۔

مُوَافقات کا مطلب ہے: قرآنِ کریم کی وہ آیات جو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی رائے کے مُوَافِق نازِل ہوئیں؛ مثلاً حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں کوئی رائے پیش کی، اس پر قرآنِ کریم کی آیت نازِل ہوگئی، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی زبان مبارک سے کوئی جملہ نکلا، اس پر آیتِ کریمہ نازِل ہوگئی، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے کوئی کام کیا، اس کے درست ہونے پر قرآنِ کریم کی آیت نازِل ہوگئی۔ یہ کُل 20 یا اس سے بھی زیادہ آیات ہیں جو حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی رائے کے مُوَافِق نازِل ہوئیں، انہی کو "مُوَافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہ" کہا جاتا ہے۔

مثلاً ❁ ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی نہ بنالیں، اس پر آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پارہ 1، سورۃ البقرۃ:125)	ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور اے (مسلمانو!): تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔



❁ ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم صَفَا اور مَرْوَہ کا طواف (یعنی سَعی کریں، صَفَا و مَرْوَہ کے پھیرے لگایا) کریں تو (کتنا اچھا ہو گا...!)، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِۚ-فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَاؕ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:158)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک صفا اور مَرْوَہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے چکر لگائے۔

❁ عبد اللہ بِنْ اُبَیْ جو مُنافِقوں کا سردار تھا، یہ جب واصِلِ جہنّم ہوا، اس وقت حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اس مُنافِق کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے، اس پر حکمِ قرآنی نازِل ہوا:

وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖؕ (پارہ10، سورۃ التوبۃ:84)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا

❁ ایک بار "اِبْنِ صُوریا" جو کافِر تھا، اس نے کہا: ہم جبریل کے دُشمن ہیں، اگر تمہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے پاس میکائیل وحی لے کر آتے ہوتے تو ہم کلمہ پڑھ لیتے، اس بدبخت کی ایسی گستاخی والی گفتگو پر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَجِبْرِیْلَ وَ مِیْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ۔

حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس کافِر کو یہ جواب دیا، اُدھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ

رسالت میں حاضِر ہوئے اور یہی جملہ آیتِ قرآنی بَن کر نازِل ہوا، اللہ پاک نے فرمایا:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِیْلَ وَ مِیْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ(۹۸) (پارہ1، سورۃ البقرۃ:98)	ترجمہ کنزُ العِرفان: جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

اسی طرح اسلام میں پہلے شراب حلال تھی، ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے دُعا کی: اَللّٰهُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ یعنی اِلٰہی! شراب کے مُعَامَلے میں ہماری راہنمائی فرما۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (پارہ5، سورۃ النساء:43)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک سمجھنے نہ لگو وہ بات جو تم کہو۔

اس آیت میں صِرْف نمازوں کے اَوقات میں شراب پینے سے منع کر دیا گیا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کو بُلایا، یہ آیتِ کریمہ سُنائی، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ نے پھر دُعا کی: اِلٰہی! مزید واضِح حکم عطا فرما، اب یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:219)	ترجمہ کنزُ العِرفان: آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو: ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے۔

اس آیت میں شراب کی بُرائی بیان کی گئی مگر اسے مکمل طَور پر حرام قرار نہ دیا گیا،

پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو بُلایا، یہ آیت سُنائی، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے پھر دُعا کی: اِلٰہی! مزید واضح حکم عطا فرما، اب یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۹۰)

(پارہ7، سورۃ المائدۃ:90)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت میں شراب کو مکمل طَور پر حرام کر دیا گیا۔[1]

ملی تائیدِ خدا، تائیدِ حبیبِ خدا
مل گئی تائیدِ اَصحابِ خَیرُ الوَریٰ

دیا حق نے ان کا ساتھ ہے
فاروقِ اعظم کی کیا بات ہے

پیکرِ صدق و صفا ان کے
حق میں رسول خدا کی دُعا

جب بھی کچھ کہے حق تیرے ساتھ ہے
فاروقِ اعظم کی کیا بات ہے

مُوافقاتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ** پڑھنا مفید رہے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادِیث میں فضائلِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ

1 ... ثلاث رسائل فی مُوافقات عمر بن الخطاب، صفحہ: 111 تا 164 ملتقطاً۔

اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی مُوَافقات یعنی آپ کی رائے کے مُوَافِق نازِل ہونے والی ان آیات کو سامنے رکھ کر اندازہ لگائیے کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی رائے کیسی پختہ تھی، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کی سوچ، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کی فکر کیسی اعلیٰ تھی، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کا دِلی میلان کیسا زَبردست تھا، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ قرآنِ کریم کے مِزاج سے کتنے واقِف تھے کہ آپ کی سوچ کے مُوَافِق، آپ کی فِکْر کے مُوَافِق، آپ کی رائے اور دِلی میلان کے مُوَافق قرآنِ کریم اُترا کرتا تھا۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے قرآنِ کریم کا اور حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کا آپس میں انتہائی گہرا تعلق...!

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے عمر سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا، جس نے عمر سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی۔ بے شک اللہ پاک عرفہ کی رات کو مسلمانوں پر عُمُومی فخر فرماتا ہے اور عمر پر خصوصی فخر فرماتا ہے، بے شک پہلے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی اُمَّت میں مُحَدِّث ہوتے تھے، اگر میری اُمَّت میں کوئی مُحَدِّث ہے تو وہ عمر ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان نے پوچھا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیسے مُحَدِّث؟ فرمایا: وہ جس کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں۔[1]

ہمارے ہاں عُمُوماً جو لفظِ مُحَدِّث بولا جاتا ہے جیسے مَوْلانا سَردار احمد صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ کو مُحَدِّثِ اعظم پاکستان کہتے ہیں، اس سے مراد ہے: حدیث شریف کا بہت بڑا عالِم، اور اس حدیثِ پاک میں جو لفظ مُحَدِّث آیا ہے، اس سے مراد وہ شخص ہے جس کی زبان پر فرشتے کلام کرتے ہیں اور یہ والے مُحَدِّث حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں۔

1... معجم اوسط، جلد:5، صفحہ:102، حدیث:6726۔

ایک حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِہٖ بے شک اللہ پاک نے عمر کی زبان اور دِل پر حق رکھ دیا ہے۔[1] طَبرانی شریف کی حدیثِ پاک میں ہے، مکی مدنی آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عمر میرے ساتھ ہے، میں عمر کے ساتھ ہوں، میرے بعد عمر جہاں بھی ہو، حق اس کے ساتھ ہو گا۔[2] ایک حدیثِ پاک میں ہے: انبیا کے سَرْوَر، آقائے عمر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آسمان پر کوئی فرشتہ نہیں مگر وہ عمر کی عزّت کرتا ہے اور زمین پر کوئی شیطان نہیں مگر وہ عمر سے دُور بھاگتا ہے۔[3]

گلی سے ان کی شیطاں دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے | ہے ایسا رُعب، ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک بار صحابیِ رسول، حضرت اَبُو ذَرْ غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ایک نوجوان سے فرمایا: اِسْتَغْفِرْلِی میرے لئے دُعائے مغفرت کرو...!

سُبْحٰنَ اللّٰہ! اندازہ کیجئے! حضرت اَبُوذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بلند رُتبہ صحابی ہیں، ہر صحابی جنّتی ہے، اس کے باوُجود حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ایک نوجوان سے دُعائے مغفرت کروا رہے ہیں، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم مسلمانوں سے اپنے لئے دُعائے مغفرت کروایا کریں،

1 ...کنز العمال، کتاب: الفضائل، فضل عمر بن الخطاب، جزء:11، جلد:6، صفحہ:262، حدیث:32714۔

2 ...تاریخ ابن عساکر، جلد:48، صفحہ:324۔

3 ...جامع صغیر، صفحہ:486، حدیث:7953۔

4 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:526۔

نہ جانے کس کی دُعا قبول ہو جائے اور ہمارا بیڑا پار ہو جائے، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ تو بچوں سے فرمایا کرتے تھے: بچو...! دُعا کرو کہ عمر بخشا جائے۔[1]

خیر! حضرت ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ عنہ خاص اُسی نوجوان سے دُعا کیوں کروا رہے تھے، اس کی وجہ بڑی ایمان افروز ہے، حضرت ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس نوجوان کو فرمایا: میرے لئے دُعائے مغفرت کرو کیونکہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے: بے شک اللہ پاک نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے اور میں نے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کی زبان مبارک سے سُنا ہے کہ تُو بہت اچھا انسان ہے۔[2]

رہے تیری عطا سے یا خُدا تیری عنایت سے | ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا
بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے | کرم جس بخت ور پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِیْن ہم تک رِوایت سے پہنچا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ابھی مُوافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کے متعلق سُنا، بعض نادان فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی ان موافقات کا اِنکار کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ موافقاتِ عمر کو ماننے سے خَتْمِ نبوت کا اِنکار لازِم آتا ہے، مثلاً اگر ہم مانتے ہیں کہ ایک جملہ جو حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی زبان سے نکلا تھا، پھر وہی جملہ قرآنی آیت بَن کر نازِل ہوا تو اس کا مطلب یہ نکلے گا کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ پر بھی مَعَاذَ اللہ! وَحی نازِل ہوتی تھی اور یہ خَتْمِ

1 ... فضائلِ دُعا، صفحہ:112۔
2 ... مستدرک، کتاب: معرفۃ الصحابۃ، جلد:4، صفحہ:40، حدیث:4557۔
3 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:526۔

نبوت کا اِنکار ہے، لہٰذا مُوافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کو ماننا درست نہیں۔

یہ اِن نادانوں کا اعتراض ہے۔ اس اعتراض کے جواب کے طَور پر دو مدنی پھول ذہن نشین کیجئے! ❁ **پہلا مدنی پھول** تو یہ یاد رکھنے کا ہے کہ **دِیْن** ہم تک عقل سے نہیں، دِین روایت سے پہنچا ہے۔ یعنی جو کچھ قرآنِ کریم میں ہے، جو کچھ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اسے ماننے کا نام دین ہے، اب پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جو کچھ فرمایا، یہ سب کچھ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے سُنا، دیکھا اور آگے بیان کیا، پھر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سے تابِعِیْن نے سُنا، تابِعِین سے تَبَع تابِعِیْن نے سُنا، پھر تَبَع تابِعِیْن نے اپنے بعد والوں کو بتایا، یُوں کرتے کرتے ہم تک دِین پہنچا، اب یہ جو روایت ہوئی یعنی ایک شخص اپنے بعد والے کو دِیْن کی باتیں سکھاتا رہا، بتاتا رہا، اس کے متعلق اُصُول مقرر ہیں، بَس جو بات ہم تک پہنچی اور اُن اُصولوں کے مُطابق ہے، اسے قبول ہی کیا جائے گا، اگر ہماری عقل اُس بات کے مُوافِق ہے تو اس پر شکر ادا کرنا چاہئے اور اگر ہماری عقل میں وہ بات نہیں آرہی تو اس پر عقل کے گھوڑے نہیں دوڑائے جائیں گے بلکہ دِیْن کی اس بات کو، حدیثِ پاک کو، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے اُن فرامین کو مانا جائے گا، عقل کی پیروی نہیں کی جائے گی۔ لہٰذا جب اَحادِیث میں موجود ہے کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ اس اُمَّت کے مُحَدِّث ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کی زبان پر فرشتے کلام کرتے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کی زبان پر اللہ پاک نے حق رکھ دیا ہے، اَحادیث میں یہ بھی موجود ہے کہ کتنی ساری آیات حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کی مُوافقت میں نازِل ہوئی ہیں،

حدیثِ پاک کے بڑے بڑے ماہِر عُلَمائے کرام نے یہ اَحادیث، یہ روایات کتابوں میں لکھی ہیں تو اب ہماری عقل میں آئیں یا نہ آئیں، ہم انہیں قبول ہی کریں گے اور بَس...

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں | عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

❁ رہی یہ بات کہ اگر مُوَافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کو مان لیا جائے تو اس سے خَتْمِ نبوت کا انکار ہوتا ہے تو یہ بات ہی سِرے سے غلط ہے، مُوَافِقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کو مان لینے سے خَتْمِ نبوت کا انکار نہیں ہوتا بلکہ یہ تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے کی زَبردست دلیل ہے۔ وہ کیسے؟ یہ سمجھنے کے لئے ایک حدیثِ پاک سمجھئے!

”خَتْمِ نبوت“ کی زبردست دلیل

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حدیثِ پاک ہے: لَوْ كَانَ بَعْدِی نَبِیًّا لَكَانَ عُمَر اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ضرور عمر ہوتا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی۔ یہ حدیثِ پاک خَتْمِ نبوت کی بھی دلیل ہے اور الحمد للہ! عِلْمِ غیب کی بھی بہت پیاری دلیل ہے۔ دیکھئے! مِثال کے طور پر اگر سُوال کیا جائے کہ جس جگہ آج مِینَارِ پاکستان ہے، اس جگہ بالفرض مِینَارِ پاکستان نہ ہوتا تو کیا ہونا تھا؟ کیا کوئی شخص اس سُوال کا یقینی جواب دے سکتا ہے؟ نہیں دے سکتا، اگر کوئی کہے گا کہ اس جگہ ہوٹل ہونا تھا تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہاں ہوٹل نہیں، مَسْجِد ہونی تھی۔ یعنی کوئی بھی شخص حَتْمی طور پر نہیں بتا سکتا کہ اگر مِینَارِ

1 ... مستدرک، کتاب: معرفۃ الصحابۃ، لو کان بعدی نبی، جلد:4، صفحہ:38، حدیث:4551۔

پاکستان نہ ہوتا تو اس جگہ کیا ہونا تھا۔ اب دیکھئے! اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، نیا نبی آنا بالکل ناممکن ہے، بالفرض اگر نیا نبی آنا ممکن ہوتا تو کون نبی بنتا؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا حتمی جواب اِرْشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی آنا تو ناممکن، اگر بالفرض ممکن ہوتا تو پھر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نبی بنتے۔ معلوم ہوا جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہونا ہے، یہ تو غیب جاننے والے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جانتے ہی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ جو نہیں ہے، اگر ہوتا تو کیسے ہوتا، ہمارے آقا، سردارِ انبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ بھی جانتے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے عِلْمِ غیبِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

عَالِمُ الْغَیْب نے ہر غیب سے آگاہ کیا | صدقے اس شان کی بینائی و دانائی کے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہی حدیثِ پاک کہ **اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر نبی بنتے** اس حدیثِ پاک کا اَصْل مطلب بھی سمجھئے! سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وَضاحت کے مُطابق اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ نَبُوَّت کسبی نہیں ہے یعنی کوئی بھی اپنی کوشش سے، اپنی محنت سے نبی نہیں بن سکتا بلکہ اللہ پاک جسے چاہتا ہے نبوت کا تاج پہناتا ہے، ہاں! یہ تاجِ نبوت اللہ پاک پہناتا صِرْف اسی کو ہے جس کو اس کے لائق بناتا ہے، اس اعتبار سے دیکھا جائے تو وہ تمام اَوْصاف جو نبیوں میں ہوتے ہیں، وہ سارے اَوْصاف حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ میں پائے جاتے ہیں مگر اللہ پاک نے انہیں نبی بنایا نہیں ہے،

1 ...ذوق نعت، صفحہ:239۔

کیوں نہیں بنایا...؟ اس لئے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لا چکے ہیں، اب نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اب قیامت تک کوئی بھی نیا نبی نہیں آئے گا۔[1]

اب دیکھئے! وہ عظیم شخصیت جن کے اَوْصاف انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے اَوْصاف جیسے ہیں، جن کا کردار پاکیزہ ہے، جن کے اخلاق پاکیزہ ہیں، جن سے شیطان ڈرتا ہے، جن کی زبان پر فرشتے کلام کرتے ہیں، جن کی زبان پر اللہ پاک نے حق رکھ دیا ہے، جن کی رائے کے مُوافِق قرآنی آیات اُترتی ہیں، جب ایسی بلند شان والے صحابی، اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی پیارے آقا، سردارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی اختیار کرتے ہیں، جب یہ بھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی مانتے ہیں، جب یہ بلند رُتبہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کرتے تو اب قیامت تک کے لئے جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا، اسے چاہئے کہ پہلے آئینے میں اپنا منہ دیکھے، نبوت تو بہت ہی بلند درجہ ہے، اب قیامت تک کوئی شخص حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے درجے تک بھی نہیں پہنچ سکتا، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابی ہیں، اب کوئی بھی صحابی نہیں بَن سکتا، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی مُوافقت میں قرآنِ کریم اُترتا تھا، اب قرآنِ کریم مکمل ہو چکا، اب کسی کی موافقت میں قرآن نہیں اُترے گا، لہٰذا قیامت تک نیا نبی آنا تو دُور کی بات ہے، اب کوئی دُوسرا عمر بھی نہیں ہو سکتا۔

---

1 ... فتاوٰی رضویہ، جلد:15، صفحہ:673۔

معلوم ہوا کہ جب ہم یہ مانتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کی رائے کے مُوَافِق قرآنِ کریم کی آیات اُترا کرتی تھیں، پھر یہ بھی مانتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ اتنی بلند شان والے ہونے کے باوُجود نبی نہیں بلکہ صحابی تھے تو یہ اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب قیامت تک دُنیا میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، اگر آنا ممکن ہوتا تو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ نبی بَن چکے ہوتے، جب وہ شخصیت جن کی موافقت میں قرآن اُترتا تھا، وہ بھی نبی نہ ہوئے تو کوئی اَیرا غَیرا کیسے نبی بَن سکتا ہے۔ لہٰذا مُوافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کو ماننا خَتْمِ نبوت کا اِنکار نہیں بلکہ الحمد للہ! خَتْمِ نبوت کی زبردست دلیل ہے۔

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن | نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو[1]

شانِ فاروقِ اعظم بزبانِ قرآن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی 20 آیات وہ بھی ہیں جن میں اسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان و عظمت بیان کی گئی۔ آیئے! اِن آیات میں سے صِرف 2 آیات سُنتے ہیں اور اگر 20 کی 20 آیات کی تفصیلی معلومات حاصِل کرنا چاہیں تو اس کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ** پڑھ لیجئے۔

(1): فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نیک مومن ہیں

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ:166۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کسی مُعَاملے میں فِکْر مند تھے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! فِکْر کی کیا بات ہے، اللہ پاک آپ کے ساتھ ہے، فرشتے آپ کے ساتھ ہیں، حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل علیہما السَّلام آپ کے ساتھ ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ آپ کے ساتھ ہیں، میں بھی حاضِرِ خِدْمت ہوں، سارے مسلمان آپ کے ساتھ ہیں۔

حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دِل جُوئی کا اہتمام کیا تو اللہ پاک نے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی تَصدِیق میں یہ آیتِ کریمہ نازِل فرمائی اور ارشاد ہوا:[1]

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ	ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو بیشک اللہ خود اُن کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔ (پارہ28، سورۃ التحریم:4)

حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اَکْرَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ یعنی اس آیت میں نیک مؤمن سے مراد ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اعظم (رَضِیَ اللہُ عنہما) ہیں۔[2]

علّامہ عبد الرؤوف مناوی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عالی شان کا معنی یہ ہے کہ اسلام کے پہلے خلیفہ، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ اور اسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ، یہ

---

1 ... مُسلِم، کتابُ: الطَّلاق، باب: فِی الْاِیْلاء، صفحہ: 563، حدیث: 1479۔

2 ... تفسیر دُرِّ منثور، پارہ: 28، التحریم، زیرِ آیت: 4، جلد: 8، صفحہ: 223۔

دونوں حضرات فضیلت میں، اَوصاف میں تمام مسلمانوں سے اَفضل و اعلیٰ ہیں اور انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے بعد ان کا رُتبہ سب سے بڑا ہے۔[1]

عمر کا فی نبی کو حَسْبُكَ الله سے یہ ثابت ہے | ہے شاہد جن پہ قرآں حضرت فاروق اعظم ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): ”فاروقِ اعظم“ کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ:26، سورۂ حُجُرات کی دوسری آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں جب کچھ عرض کرنا ہو تو اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ کسی کی بھی آواز ہرگز محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آواز مبارک سے اُونچی نہ ہونے پائے، ورنہ تمہارے اَعْمال، تمہاری نمازیں، تمہارے روزے، تمہارے حج برباد ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

تِرْمذی کی روایت ہے، جب یہ حکم نازِل ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروقِ اعظم اور چند دیگر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے خود پر بہت احتیاط لازِم کرلی، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ تو اتنی آہستہ آواز میں بات کرتے کہ کبھی کبھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دوبارہ پوچھنا پڑتا کہ کیا کہتے ہو۔[2] اس پر فرمایا گیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں

1 ...فَیْضُ القَدِیْر، جلد:4، صفحہ:251، زیرِ حدیث:4985۔

2 ...ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: من سورۃ الحجرات، صفحہ:753، حدیث:3266۔

لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝۳

(پارہ26، سورۃ الحجرات:3)

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے

وہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان جو بارگاہِ رسالت میں اپنی آواز نیچی رکھتے تھے، بالخصوص حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ ان کے متعلق اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ اللہ پاک نے ان کے دِل تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے پرکھ لئے ہیں، ان کے لئے آخرت میں بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی بخشش یقینی ہے، یہ قطعی یقینی جنّتی ہیں کہ اللہ پاک نے اس آیتِ کریمہ میں ان کی بخشش کا اور ان کے بڑے ثواب کا اعلان فرمادیا ہے۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا | اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ اور تِلاوتِ قرآنِ کریم

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ قرآنِ کریم پر عمل کرنے میں بھی بڑے پختہ تھے، جب آپ رَضِیَ اللہُ عنہ خلیفہ بنے تو آپ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عنہ قرآنِ پاک سُن کر اپنے فیصلے سے رُک جایا کرتے تھے، کبھی بھی قرآنِ کریم کے خِلاف فیصلہ نہ کرتے۔ ایک بار ایک شخص نے کوئی جُرم کیا، اسے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدْمت میں پیش کیا

گیا، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ نے اسے سزا سُنائی تو اس نے یہ آیتِ کریمہ پڑھی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پارہ9، سورۃ الاعراف:199)	ترجمہ کنزُ العرفان: اے حبیب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

یہ آیتِ مبارکہ سُن کر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ اس میں غور کرنے لگے، پھر اس شخص کو مُعاف فرمادیا۔[1]

خدا کے فَضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا	خُدا ان کا محمد مُصطَفٰے فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے	ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروق اعظم کا[2]

نمازِ فجر میں زار و قطار رونے لگے (حکایت)

حضرت عبد اللہ بن شَدَّاد رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نمازِ فجر پڑھا رہے تھے، آپ نے سُورۂ یُوسُف کی تِلاوت شروع کی، پڑھتے پڑھتے آپ سورۂ یُوسُف کی آیت نمبر:84 پر پہنچے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾ (پارہ12، سورۂ یوسف:84)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور یعقوب کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں تو وہ (اپنا) غم برداشت کرتے رہے۔

جب حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ آیتِ کریمہ پڑھی تو آپ زار و قطار

1 ...الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثالثۃ، جلد:1، صفحہ:107۔

2 ...وسائل بخشش، صفحہ:526۔

رونے لگے، روتے رہے، روتے رہے، پھر کافی دیر بعد رکوع فرمایا۔[1]

رِقَّت کے سبب سانس اُکھڑ گئی (حکایت)

حضرت حَسَن رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے سورۂ طُور کی آیت:7 اور 8 کی تِلاوت کی:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌۙ(۷) مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍۙ(۸) (پارہ27، سورۂ طور:7 تا8)	ترجمہ کنزُالعرفان: بیشک تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں

یہ آیات پڑھ کر آپ رَضِیَ اللہُ عنہ پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا اور ایسی رِقَّت طاری ہوئی، ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ روتے روتے آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کی سانس اُکھڑ گئی اور کم و بیش 20 دِن تک آپ کی یہی کیفیت رہی۔[2]

تِرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی[3]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہیں اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ...! آپ کو قرآنِ کریم سے کیسی محبت تھی، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کیسی محبت کے ساتھ، کس پیار کے ساتھ، قرآنِ کریم کے معنی و مفہوم میں ڈُوب کر، خوفِ خُدا کے ساتھ قرآنِ کریم کی تِلاوت کیا کرتے تھے، ہم بھی **الحمد للہ!** مسلمان ہیں۔ ہم ذرا اَپنے اندر بھی جھانک کر دیکھیں، ہر کوئی اپنے بارے میں غور کرے کہ میرے دِل میں قرآنِ

1 ... کنز العمال، کتاب: الفضائل، جزء:12، جلد:6، صفحہ:264، حدیث:35828۔
2 ... سابقہ حوالہ۔
3 ... وسائل بخشش، صفحہ:105۔

کریم کی کتنی محبت ہے؟ یہ ہمارا حق بنتا ہے، ہم اپنے آپ سے پوچھیں کہ کتنے دِن ہو چکے ہیں قرآنِ کریم کھول کر دیکھے ہوئے، یہ قرآن، یہ اللہ پاک کا پاکیزہ کلام، جو اللہ پاک نے ہماری ہدایت کے لئے نازِل فرمایا، یہ قرآن جو شِفَا ہے، یہ قرآن جو جسمانی بیماریوں کے لئے بھی شِفَا ہے، جو باطنی بیماریوں کے لئے بھی شِفَا ہے، یہ قرآن جس میں ہمارے رَبّ نے ہمارے لئے زِندگی کے اُصُول بیان فرمائے ہیں، ہم اس قرآنِ کریم کو، اس پاکیزہ کلامِ اِلٰہی کو کتنا پڑھتے ہیں، اسے سمجھنے کی کتنی کوشش کرتے ہیں۔

اگر کبھی موٹر سائیکل چلا رہے ہوں، موبائل کی گھنٹی بج جائے، کسی کا میسج آجائے تو دِل میں کھلبلی مچ جاتی ہے، نماز پڑھ رہے ہوں، موبائل کی گھنٹی بج جائے یا تھر تھراہٹ (Vibration) محسوس ہو جائے تو نماز سے توجہ ہٹ جاتی ہے کہ پتا نہیں کس کا میسج ہو گا، پتا نہیں کیا کہا ہو گا، پتا نہیں کس کا فون آرہا ہو گا، فارِغ ہو کر فوراً موبائل دیکھتے ہیں، نماز میں اگر گھنٹی بج جائے تو بَس سلام پھیرنے کی دیر ہوتی ہے، بعض تو دُعا مانگنے کی دیر بھی صبر نہیں کرتے، پہلے موبائل دیکھتے ہیں۔ آہ! یہ قرآن ہمارے رَبّ کا کلام ہے، اس میں ہمارے لئے ہدایت ہے، اس میں ہمارے لئے روشنی ہے، اس میں ہمارے لئے نور ہے، اس میں ہمارے مسائل کا حَل ہے، اس میں ہماری پریشانیوں کا حل ہے، اس میں ہمارے مُعَاشِی مُعَاملات کا حل ہے، اس میں گھر جنّت کا گہوارہ بنانے کے اُصُول ہیں، اس میں زِندگی خوب صُورت بنانے کے طریقوں کا بیان ہے، آہ! افسوس! اس پاکیزہ کلام کو پڑھنے کے لئے ہمارا دِل بے چین نہیں ہوتا، اسے سمجھنے کے لئے ہم بے تاب نہیں ہوتے۔ کاش! ہمیں بھی قرآنِ کریم کی محبت نصیب ہو جائے،

کاش! ہم بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے بَن جائیں، کاش! ہم بھی قرآنِ کریم کو سمجھنے والے بَن جائیں، کاش! فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا صدقہ نصیب ہو جائے، کاش! ہماری زِندگی قرآنِ کریم کی آئینہ دار ہو جائے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بے شک قرآن کریم شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی پَس جو قرآنِ کریم کو اپنا امام اور پیشوا بنالے گا، قرآن کریم اسے جنت میں لے جائے گا اور جو قرآنِ مجید کو پسِ پُشت ڈال دے گا، قرآنِ مجید اسے جہنّم میں دھکیل دے گا۔[1]

گَر تُو بِی خَواہِی مُسلْمَاں زِیْستَنْ | نَیْست مُمْکِن جُزْ بَہ قُرْآں زِیْستَنْ

ترجمہ: اگر مسلمان بَن کر زندگی گزارنا چاہتے ہو تو بغیر قرآن کے ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم سے محبت کرنے کے لئے، قرآنِ کریم کی تلاوت کا ذہن بنانے کے لئے، قرآنِ کریم سمجھنے کا، قرآنِ کریم پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ دعوتِ اسلام کا ایک دینی کام ہے: مدرسۃ المدینہ بالغان۔

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے تحت مسجدوں میں، سکول و کالج اور مارکیٹوں وغیرہ میں لگنے والے مدارِسُ المدینہ میں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو تجوید کے ساتھ قرآنِ کریم

1 ...مُصَنَّف عَبْدُ الرَّزَّاق، باب: تعلیم القران، جلد:3، صفحہ:229، حدیث:6030۔

پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ بنیادی ضروری اَحکام و مَسائل اور سنتیں و آداب بھی سکھائی جاتی ہیں۔

فیشن پرست سُنتوں کا عامِل بن گیا

بلوچستان کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں بہت فیشن پرست تھا، چہرے پہ داڑھی تھی نہ سر پر عمامہ شریف کا تاج، راہِ سنّت سے دور دُنیا کی محبت میں مسرور اپنی قیمتی زندگی کو بے عملی اور جہالت کے اندھیروں میں گزار رہا تھا۔ میری زندگی میں روشنی کی کرن اس طرح نمودار ہوئی کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے کا ذہن دیا، نماز عشاء کے بعد لگائے جانے والے مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے ان کی نیکی کی دعوت کو قبول کر لیا اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنے لگا، الحمد للہ! اس کی برکت سے میں نے تجوید کے ساتھ قرآن کریم سیکھ لیا اور فیشن پرستی چھوڑ کر سنّتوں کا عامل بن گیا۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح وشام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”مدنی قاعِدہ (madani qaida)“ موبائِل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے موبائِل ایپلی کیشن بھی جاری کی ہے، اس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ

(Madani Qaida)۔ اس ایپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (Audio) شامِل کی گئی ہے یعنی اس ایپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (Click) کریں گے، آڈیوں (Audio) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس ایپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (Practice) کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ یہ ایپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”زُلفیں رکھنا“ سُنّتِ مصطفےٰ ہے

اے عاشقانِ رسول! زُلفیں رکھنا پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّت مبارکہ ہے ۞ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ اپنے سر مبارک کے بال

1 ... جامع بیانِ عِلْم، بَابُ: عِلْم کے فضائل، جلد:1 صفحہ:201، حدیث:220۔

شریف پورے رکھے ❁ کبھی نصف کان مبارک تک، کبھی کان مبارک کی لو تک، کبھی گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتے ❁ حضرتِ سیّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بال مبارک آدھے مبارک کانوں تک تھے [1] ❁ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زُلفیں کان کی لو سے ذرا نیچے ہوتیں اور مبارک کندھوں کو چوما کرتیں۔ [2]

اے عاشقانِ رسول! سر کے بیچ میں سے مانگ نکالنا سنّت مبارکہ ہے۔ **بہارِ شریعت** میں ہے: بعض لوگ دائیں یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنّت کے خلاف ہے، سنّت یہ ہے کہ بیچ میں مانگ نکالی جائے، بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے، یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ [3]

اللہ پاک ہم سب کو سُنتوں کا عامِل بنائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... شمائل محمدیہ، باب: شعر رسول اللہ، صفحہ: 104، حدیث: 24۔

2 ... شمائل محمدیہ، باب: خلق رسول اللہ، صفحہ: 35، حدیث: 25۔

3 ... بہار شریعت، جلد: 3، صفحہ: 587-588، حصہ: 16۔

آسمانی کتابیں اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...اپنی محافل کو ذِکرِ عمر سے سجاؤ!
- ...محبّتِ فاروقِ اعظم قابلِ رشک دولت ہے
- ...بَیْتُ الْمُقَدَّس کیسے فتح ہوا...؟
- ...فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اسلام کو عزّت دی
- ...اے اہلِ محشر! یہ عمر ہیں...!!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

ایک دِن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہَر تشریف لائے اور اکیلے ہی ایک جانِب چَل پڑے، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دیکھا تو گھبرائے (کہ کہیں کوئی دُشمن نقصان نہ پہنچادے)، چنانچہ اُٹھ کر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے چَل پڑے، آپ نے دیکھا کہ رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک مقام پر پہنچ کر رُکے اور بارگاہِ اِلٰہی میں سجدہ ریز ہوگئے۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ یہ دیکھ کر ادب کرتے ہوئے پیچھے ہٹ کر کھڑے ہوگئے، جب سرورِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سجدے سے سَر اُٹھایا تو فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: اے عُمر! مجھے سجدے میں دیکھ کر تم ایک طرف کھڑے ہوگئے، تم نے بہت اچھا کیا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ مِنْ اُمَّتِكَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ بے شک ابھی جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے اور عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو بھی اُمّتی آپ پر

ایک بار درود شریف پڑھے گا، اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں بھی نازِل فرمائے گا اور 10 درجات بھی بلند فرمائے گا۔[1]

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود | ہے فرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنی محافل کو ذِکرِ عمر سے سجاؤ!

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان، صِدّیقہ بنتِ صِدّیق حضرت عائشہ صِدّیقہ، طیّبہ، طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عُمَرَ اپنی محافل کو حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ

1 ... معجم اوسط، جلد:5، حدیث:6602 ملتقطاً۔

2 ... قبالۂ بخشش، صفحہ:164۔

3 ... مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

اللہ عنہ کے ذکر سے آراستہ کیا کرو![1]

ممکن ہے لوگوں کے ذِہن میں یہ تَصَوُّر ہو کہ 2، 4 سو یا 1 ہزار کا مجمع ہو تو اسی کو مجلس کہا جاتا ہے، ایسا نہیں ہے۔ مجلس کا معنیٰ ہے: بیٹھنے کی جگہ۔ ایک شخص اکیلا بیٹھا ہو، یہ بھی مجلس ہے، 2 فرد بیٹھے ہوں، یہ بھی مجلس ہے، 4 افراد بیٹھے ہوں، یہ بھی مجلس ہے، 500 کا اجتماع ہو یا 5 ہزار کا، یہ بھی مجلس ہی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ ❁ تم چاہے اکیلے بیٹھے ہو، تب بھی ذِکرِ عمر کرو! ❁ گھر والوں کے ساتھ بیٹھے ہو تب بھی ذِکرِ عمر کرو! ❁ دُکان پر بیٹھے ہو تب بھی ذِکرِ عمر کرو! ❁ آفس میں بیٹھے ہو تب بھی ذِکرِ عمر کرو! ❁ دوستوں کے ساتھ ہو تب بھی ذِکرِ عمر کرو! ❁ دستر خوان پر ہو تب بھی ذِکرِ عمر کرو اور ❁ اگر دینی اجتماعات میں ہو تب بھی ذِکرِ عمر کرو! غرض! اپنی ہر ہر مجلس کو حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے ذکر سے سجایا کرو!

پیارے اسلامی بھائیو! ایسی ہی ایک حدیثِ پاک درودِ پاک کے متعلق بھی آئی ہے، اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو![2]

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ گھر میں، دُکان پر، آفس میں، دوستوں کے پاس جب بھی کہیں بیٹھیں تو اپنے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں درودِ پاک عرض کریں اور اسی درودِ پاک کے ضمن میں ذِکرِ صحابہ بھی شامل کر لیں، ذِکرِ اَہلِ بیت بھی شامل کر لیں اور بالخصوص خلفائے راشدین کا بھی ذِکر شامل کر لیں، ہر ہر مجلس میں درودِ پاک

1 ... تاریخ دمشق، جلد:44، صفحہ:380۔

2 ... جامع صغیر، صفحہ:280، حدیث:4580۔

پڑھیں گے، ذِکرِ صحابۂ و اَہلِ بیت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ الْکریم! عشقِ مصطفےٰ میں بھی اِضافہ ہو گا اور دِل میں محبّتِ صحابہ و اَہلِ بیت عَلَیہِمُ الرِّضْوَان بھی بڑھ جائے گی۔

چاہیں تو یُوں درودِ پاک پڑھ لیا کیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خُصُوْصاً عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیٍّ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُم)

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اَصحاب و اَہلِ بیت کا
ہے خُدائے مصطفےٰ اَصحاب و اَہلِ بیت کا

آل و اَصحابِ نبی سب بادشہ ہیں بادشاہ
میں فقط ادنیٰ گدا اَصحاب و اَہلِ بیت کا

میری جھولی میں نہ کیوں ہوں دوجہاں کی نعمتیں
میں ہوں منگتا، میں گدا اَصحاب و اَہلِ بیت کا

کیوں ہو مایوس اے فقیرو! آؤ آ کر لُوٹ لو
ہے خزانہ بٹ رہا اَصحاب و اَہلِ بیت کا[1]

ہر صحابیٔ نبی! جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی! جنّتی جنّتی

چار یارانِ نبی! جنّتی جنّتی
حضرتِ صدیق بھی! جنّتی جنّتی

اور عمر فاروق بھی! جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی! جنّتی جنّتی

فاطمہ اور علی! جنّتی جنّتی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اپنی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے فرمان مبارک پر عَمَل کرتے ہوئے ذِکرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کرنے اور سننے کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں:

1 ...وسائل فردوس، صفحہ:35۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا مختصر تعارُف

حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ عظیم صحابیِ رسول ہیں ❁ دُنیا میں آپ کا نام مبارک عمر ہے ❁ آسمانوں میں آپ کو **فاروق** کے نام سے پہچانا جاتا ہے ❁ آسمانی کتاب تورات شریف میں آپ کا نام **مَنْطِقُ الْحَقّ** (یعنی حق بات کہنے والے) ہے ❁ انجیل شریف میں آپ کا نامِ نامی **کافِی** ہے ❁ اور جنّت میں آپ کا نامِ اَقْدس **سراج** ہو گا۔[1]

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، ایک روایت کے مطابق آپ 39 مردوں کے بعد مسلمان ہوئے، اس لئے آپ کو **مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین** (یعنی 40 کا عدد پُورا کرنے والے) کہا جاتا ہے۔[2] سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے اِسلام لانے کے لئے دُعا فرمائی، لہٰذا آپ کو **مرادِ رسول** بھی کہتے ہیں۔[3] آپ کا عَدل واِنْصاف بے مثال تھا، اس لئے **اَعْدَلُ الْاَصْحَاب** (یعنی صَحابہ میں سب سے بڑھ کر عَدل کرنے والے) کہلائے۔[4]

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ 63 سال دُنیا میں تشریف فرما رہے ❁ 12 سال تک اچھے انداز سے خِلافت (***Caliphate***) کے فرائض انجام دیتے رہے[5] ❁ آپ کا دورِ خِلافت مسلمانوں کے عُرُوج کا سنہرا دَور تھا ❁ آپ کا اندازِ حکومت ❁ آپ کا عدل و اِنْصاف ❁ آپ کا مبارک اَخلاق و کردار ❁ خوفِ خُدا ❁ تقویٰ و پرہیز گاری ❁ عاجزی و انکساری ❁ زُہد ❁ رحم دلی وغیرہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ

1 ... الریاض النضرۃ، الباب الثانی، فی مناقب عمر بن خطاب، صفحہ:235۔
2 ... معرفۃ الصحابۃ، باب الارقم بن ابی الارقم، جلد:1، صفحہ:293 ملتقطاً۔
3 ... فیضان فاروق اعظم، جلد:1، صفحہ:54۔
4 ... فیضان فاروق اعظم، جلد:1، صفحہ:51۔
5 ... الریاض النضرۃ، الباب الثانی، فی مناقب عمر بن خطاب، صفحہ:357 بتغیر قلیل۔

حیات ہے۔

بہارِ باغِ ایماں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں | چراغِ بزمِ عرفاں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
رسول اللہ نے فاروق کو اللہ سے مانگا | عطاءِ رَبِّ سُبحاں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
نہ کیوں وہ ذات چمکے، جس نے دینِ پاک چمکایا | جہاں کے مہرِ تاباں حضرت فاروقِ اعظم ہیں[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے چند فضائل

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے فضائل بے حد و بے شُمار ہیں، ایک مرتبہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر تھے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ذِکْر ہوا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! عمر کے فضائل اور اللہ پاک کے ہاں ان کا مقام و مرتبہ بیان کیجئے! حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: لَوْجَلَسْتُ مَعَكَ قَدْرَ مَا لَبِثَ نُوْحٌ فِیْ قَوْمِہٖ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اُخْبِرَكَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ وَمَا لَهٗ عِنْدَ اللّٰہِ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے جتنی عمر پائی، اگر میں اتنا عرصہ بھی آپ کی خِدْمت میں بیٹھوں اور عمر فاروق کے فضائل ہی بیان کرتا رہوں تب بھی میں حضرتِ عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے فضائل اور اللہ پاک کی بارگاہ میں ان کا مقام و مرتبہ پُورے طور پر بیان نہیں کر سکوں گا۔[2]

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت!** غور فرمایئے! حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ

1 ... دیوانِ سالک، صفحہ: 73-74۔

2 ... الریاض النضرۃ، الباب الثانی فی مناقب عمر، صفحہ: 273۔

عنہ کے فضائل بیان کرنے والے کوئی عام نہیں بلکہ فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور فضائل سننے والے بھی کوئی عام ہستی نہیں بلکہ دوجہاں کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، اس کے باوُجود جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام عرض کر رہے ہیں کہ اگر میں حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر جتنا عرصہ بھی بیان کروں، یعنی ایک ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے فضائل ہی بیان کرتا جاؤں تب بھی میں پُورے فضائل بیان نہیں کر پاؤں گا۔ اس سے اندازہ لگایئے! حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے فضائل کتنے زیادہ ہیں۔

محبتِ فاروقِ اعظم کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ تو فاروقِ اعظم ہیں، ان کی تو شان ہی نرالی ہے، جو خوش نصیب آپ سے محبت کرنے لگتا ہے، وہ بھی نرالی شان والا ہو جاتا ہے۔ صحابیٔ رسول حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ عُمَرَ عُمِّرَ قَلْبُہٗ بِالْاِیْمَانِ** یعنی جو حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے محبت کرے اس کا دِل ایمان سے بھر دیا جاتا ہے۔[1]

بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے | کرم جس بختؔ وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا[2]

محبّتِ فاروقِ اعظم قابلِ رشک دولت ہے

اے عاشقانِ رسول! حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی محبّت کوئی عام شَے نہیں،

1 ... الریاض النضرۃ، الباب الثانی فی مناقب عمر، ذکر الحث علی محبتہ، صفحہ:275۔
2 ... وسائل بخشش، صفحہ:527۔

یہ قابلِ رشک دولت ہے۔ سب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپس میں ایک دوسرے سے محبت کیا کرتے تھے لیکن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی محبّت وہ محبّت ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس محبّت پر فخر کیا کرتے تھے۔

حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: مَتَی السَّاعَۃُ؟ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟

(یقیناً ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قیامت کا عِلْم رکھتے ہیں، آپ کو معلوم تھا کہ قیامت کب آئے گی، تبھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں، قیامت کس دِن آئے گی، یہ بھی بتایا، کس تاریخ کو آئے گی، یہ بھی بتایا۔ ہاں! صِرْف سال نہیں بتایا، اس لئے کہ سال بتانے کی اجازت نہیں تھی، چنانچہ صحابیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے جب پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا جواب دینے کی بجائے فرمایا: وَ مَا ذَا اَعْدَدْتَ لَھَا؟ تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟

(صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یقیناً نمازیں بھی پڑھتے تھے، تلاوت بھی کرتے تھے، روزے بھی رکھتے تھے، نیکیوں پر نیکیاں بھی کیا کرتے تھے مگر صحابیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا مبارک انداز ہے، آپ نے کسی نیکی پر بھروسہ نہیں کیا، بلکہ عاجزی کرتے ہوئے) عَرْض کیا: لَا شَیْءَ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں کوئی تیاری نہیں کر پایا۔

(نمازیں تو ہیں، نیکیاں تو ہیں مگر اُن پر بھروسہ نہیں ہے، اللہ پاک چاہے تو قبول فرمائے، نہ چاہے تو قبول نہ فرمائے)، اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ البتہ میرے پاس ایک دولت ہے اور قیامت کے لئے میرے پاس یہی ایک سہارا ہے اور وہ یہ کہ میں اللہ پاک اور اس کے

پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرتا ہوں۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سُنا تو فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی تم جس سے محبت کرتے ہو، قیامت کے دِن اسی کے ساتھ رہو گے۔

پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا؟ | میں یہ کہوں گا، نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) [1]

حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُس صحابیِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو جو خوشخبری (Good News) سُنائی، ہمیں اس خوشخبری سے جتنی خوشی ہوئی، اتنی خوشی کسی چیز سے نہیں ہوئی تھی۔ مزید فرماتے ہیں: فَاَنَا اُحِبُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَھُمْ بِحُبِّیْ اِیَّاھُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِمِثْلِ اَعْمَالِھِمْ یعنی رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے بہت بلند رُتبہ ہیں، میرے پاس حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جیسی نیکیاں بھی نہیں ہیں، میرے پاس حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جیسے اَعْمال بھی نہیں ہیں مگر میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے بھی محبت کرتا ہوں، ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے بھی محبّت کرتا ہوں، میرے دِل میں محبّتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے چراغ بھی جَل رہے ہیں، لہٰذا مجھے اُمّید ہے کہ میں روزِ قیامت ان حضراتِ عالی وقار کا پڑوس پانے میں کامیاب (Successful) ہو جاؤں گا۔ [2]

عاشقِ صحابہ و اَہْلِ بیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وسائلِ بخشش میں لکھتے ہیں:

خُدا کے فَضْل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا | خُدا اُن کا مُحَمَّد مصطفٰے فاروقِ اعظم کا

1 ... قبالۂ بخشش، صفحہ:135۔

2 ... بخاری، کتاب فضائل الصحابۃ، باب مناقب عمر بن الخطاب، صفحہ:934، حدیث:3688۔

کرم اللہ کا ہر دَم نبی کی مجھ پہ رَحمت ہے | مجھے ہے دوجہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخُدا! تیری عنایت سے | ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا[1]

ہر صحابیٔ نبی! جنّتی جنّتی | سب صحابیات بھی! جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی! جنّتی جنّتی | حضرتِ صدیق بھی! جنّتی جنّتی
اور عمر فاروق بھی! جنّتی جنّتی | عثمانِ غنی! جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی! جنّتی جنّتی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آسمانی کتابیں اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نرالی شان ہے، دیکھئے! ہم جب دُنیا میں آئے نہیں تھے، اس وقت ہمیں کوئی نہیں جانتا تھا، ہمیں کسی نے خواب (Dream) میں بھی نہیں دیکھا ہو گا، پھر جب ہم دُنیا میں آگئے، تب بھی گھر والے، عزیز رشتے دار اور چند اَہْلِ محلّہ ہی ہمیں جانتے تھے، اب جب ہم بڑے ہو گئے، اب بھی ہمارے جاننے والے تھوڑے سے لوگ ہیں، کسی کے سینکڑوں میں ہوں گے، کسی کے ہزاروں یا لاکھوں میں ہوں گے مگر قربان جایئے! پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے صحابہ کی نرالی شان ہے، یہ حضرات ابھی دُنیا میں آئے بھی نہیں تھے، اس سے صدیوں پہلے ان کے تذکرے دُنیا میں موجود تھے، لوگ انہیں جانتے بھی تھے، ان کا ذِکرِ خیر بھی کیا کرتے تھے اور یہ ذِکر بھی کوئی عام ذِکر نہیں تھا بلکہ اللہ پاک کے کلام میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ذِکرِ

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:526۔

خیر کی باقاعدہ تِلاوت کی جاتی تھی اور لوگ ثواب کی اُمّید پر ان کا ذِکرِ خیر کیا کرتے تھے۔

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۫ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ

(پارہ:26، سورۂ فتح:29)

ترجَمۂ کنزُالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تُو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی پہچان کروائی کہ میرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں (1): جو کافِروں پر بہت سخت ہیں (2): آپس میں بہت نرم دِل ہیں (3): یہ کثرت سے نمازیں پڑھتے ہیں، کبھی سجدے کرتے ہیں، کبھی رکوع کرتے ہیں (4): اور یہ ریاکاری نہیں کرتے، دکھاوے کے لئے عبادت نہیں کرتے بلکہ ان کا مقصود صِرف و صِرف اللہ پاک کا فضل اور اس کی رضا ہے (5): صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وہ ہستیاں ہیں کہ ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان اور عبادت کا نُور دکھائی دیتا ہے۔

اللہ پاک نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے یہ پاکیزہ اَوْصاف بیان کرنے کے بعد فرمایا:

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۟ۚ

(پارہ:26، سورۂ فتح:29)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں۔

اللہ! اللہ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے یہ سارے اَوْصَاف تورات شریف میں لکھے ہیں اور انجیل شریف میں بھی لکھے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ابھی دُنیا میں آئے بھی نہ تھے، اس سے پہلے ہی دُنیا میں ان کے چرچے تھے، لوگ جب تورات شریف کی تلاوت کرتے تھے، انجیل شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے، اس تلاوت میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذِکرِ خیر بھی ہوتا تھا اور لوگ اس پر ثواب کی اُمّید بھی رکھا کرتے تھے۔

خیال رہے! پچھلی آسمانی کتابوں میں لوگوں نے اپنی مرضی کے مطابق تحریف (یعنی تبدیلی) کر دی تھی، اسی لئے ان آسمانی کتابوں کو پڑھنا اب درست نہیں۔ البتہ لوگوں کی تحریفات کے باوُجُود ان کتابوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے تذکرے موجود تھے۔

ہر	صحابیٔ	نبی!	جنّتی	جنّتی	سب صحابیات بھی!	جنّتی	جنّتی
چار	یارانِ	نبی!	جنّتی	جنّتی	حضرتِ صدیق بھی!	جنّتی	جنّتی
اور عمر فاروق بھی!			جنّتی	جنّتی	عثمانِ غنی!	جنّتی	جنّتی
					فاطمہ اور علی!	جنّتی	جنّتی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دینی احکام نافذ کرنے میں سختی کرنے والے حاکم

ایک مرتبہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے ایک پادری سے پوچھا: هَلْ تَجِدُوْنَا فِیْ شَیْءٍ مِّنْ کُتُبِکُمْ یعنی کیا تمہاری کتابوں میں ہمارے بارے میں بھی کچھ لکھا ہے؟ پادری نے ہاں میں جواب دیا، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے

پوچھا: كَيْفَ تَجِدُوْنِيْ مجھے اپنی کتابوں میں کیسا پاتے ہو؟ پادری نے کہا: قَرْنٌ مِّنْ حَدِيْدٍ یعنی ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ لوہے کا سینگ ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوہے کا سینگ! اس کا کیا مطلب ہے؟ پادری بولا: اَمِيْرٌ شَدِيْدٌ یعنی (دینی احکام نافذ کرنے میں) سختی کرنے والے حاکم۔ اس پر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا: اللہ پاک سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔[1]

اَہْلِ نجران کی گواہی

ایک مرتبہ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ گھوڑے پر سُوار کہیں جارہے تھے، اچانک آپ کی پنڈلی مبارک سے کپڑا ہٹ گیا، اتفاقاً اُسی وقت اَہْلِ نجران (جو کافِر تھے، ان) میں سے کسی کی نظر آپ کی پنڈلی مبارک پر پڑی، وہاں سیاہ نشان تھا، اس پر اَہْلِ نجران بولے: هٰذَا الَّذِيْ نَجِدُ فِيْ كِتَابِنَا يُخْرِجُنَا مِنْ اَرْضِنَا یعنی یہ وہی شخص ہے جس کے متعلق ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ ہمیں ہماری زمین سے نکال دے گا۔[2]

اللہ اکبر! اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! دیکھا آپ نے! پچھلی آسمانی کتابوں میں حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا ذِکرِ خیر کتنی تفصیل کے ساتھ موجود تھا، کافِروں نے صِرف آپ کی پنڈلی مبارک پر سیاہ نشان دیکھا، اسی سے وہ آپ کو پہچان گئے۔

بَيْتَ الْمُقَدَّس کیسے فتح ہوا...؟

بَيْتُ الْمُقَدَّس جو بہت مبارک شہر ہے، یہ پہلی مرتبہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ

1 ... مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب لابن الجوزی، الباب الرابع، فی صفۃ فی التوراۃ، صفحہ:15۔

2 ... مجمع الزوائد، باب مناقب عمر بن الخطاب، باب فی صفۃ، جلد:9، صفحہ:32، حدیث:14400۔

عنہ کے دورِ خِلافت میں فتح ہوا، اس کی فتح کا واقعہ بہت حیران کن ہے، ہوا یوں کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے حضرت ابوعُبَیْدَہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ عنہ کو سپہ سالار بنایا اور ایک لشکر دے کر بَیْتُ الْمُقَدَّس کے لئے روانہ کیا، حضرت ابو عبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ عنہ لشکر کے ساتھ بیتُ المقدس پہنچے، کافِروں کے قلعے کا محاصَرہ (یعنی گھیراؤ) کیا، تقریباً 4 ماہ تک یہ جنگ چلتی رہی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

بَیْتُ الْمُقَدَّس میں کافِروں کا ایک بڑا راہِب تھا، ایک روز وہ راہِب قلعے کی دیوار پر چڑھا اور حضرت ابوعُبَیْدَہ بِنْ جَرَّاح رَضِیَ اللہُ عنہ کو مخاطَب کر کے بولا: ہم ہر حال میں تم سے جنگ کریں گے، ہمارے شہر کو صِرْف ایک ہی شخص فتح کر سکتا ہے، اُس کے اَوْصاف ہماری کتابوں میں لکھے ہیں، تم وہ نہیں ہو۔

حضرت ابوعُبَیْدَہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: وہ کون ہو گا؟ تمہاری کتابوں میں اُس کے کیا اَوْصاف لکھے ہیں؟ راہِب بولا: وہ مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا اُمّتی ہو گا، اس کا نام عمر بن خطّاب ہو گا، لوگ اسے فاروق کہیں گے، دِینی معاملے میں نہایت سخت ہوں گے، اللہ پاک کے معاملے میں لوگوں کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

حضرت ابو عبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ عنہ راہِب کی یہ بات سُن کر مسکرائے اور خوشی سے فرمایا: فَتَحْنَا الْبَلَدَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی رَبِّ کعبہ کی قسم! ہم نے یہ شہر فتح کر لیا۔ پھر حضرت ابوعُبَیْدَہ بِنْ جَرَّاح رَضِیَ اللہُ عنہ نے حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کو خط لکھ کر بیت المقدس آنے کا عرض کیا، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ تشریف لائے، وہ نصرانی راہِب حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کو دیکھتے ہی پہچان گیا اور اس نے اپنی قوم کو پُکار کر کہا: اے لوگو!

یہ وہی ہیں، جن کا ذِکر ہماری کتابوں میں ہے، یہی ہمارا شہر فتح کرے گا۔

پھر اُن کافِروں نے بغیر جنگ کئے ہی بَیْتُ الْمُقَدَّس حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے حوالے کر دیا۔[1]

فارقِ حق وباطل امامُ الہُدیٰ | تیغِ مَسلُولِ شدت پہ لاکھوں سلام

وضاحت: حق کو باطل سے جدا کرنے اور ہدایت دینے والے امامِ بَرحق حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اُس تلوار کی طرح ہیں جو اسلام کی حمایت میں سختی سے بلند کی جاتی ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مسلمانوں پر رحیم و کریم ہیں

حضرت کعبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بلند رُتبہ تابعی ہیں۔ جب بَیْتُ الْمُقَدَّس فتح ہوا، اس وقت حضرت کعب الاَحْبار رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے ساتھ پہلی ملاقات ہوئی، اسی وقت حضرت کعب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے کلمہ پڑھ کر اسلام بھی قبول کیا۔[2]

اور اسی موقع پر حضرت کعب الاَحْبار رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بتایا کہ اللہ پاک کی کتاب میں لکھا ہے: ایسے شہر جن میں بنی اسرائیل کا بسیرا ہو گا، ان کی فتح ایک ایسے شخص کے ہاتھ پر ہو گی ❁ جو نیکوکار ہو گا ❁ مسلمانوں پر رحم کرنے والا اور کافِروں کے لئے دردناک (Painful) عذاب ہو گا ❁ اس کا ظاہِر و باطن ایک جیسا ہو گا، اس کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہو گا ❁ اپنے اور بیگانے سب اس کی نظر میں برابر ہوں گے ❁ اس کے ساتھی راتوں کو عبادت کرنے والے ❁ دِن کو روزہ رکھنے والے اور ❁ لوگوں کی غم خواری کرنے والے

1 ... فتوح الشام، ذکر فتح مدینۃ بیت المقدس، جلد:1، صفحہ:223-225-232 ملتقطاً۔

2 ... فتوح الشام، ذکر مدینۃ بیت المقدس، جلد:1، صفحہ:233 خلاصۃً۔

ہوں گے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! یہ ساری صِفات حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی بیان ہو رہی تھیں ❁ آپ نیکوکار بھی ہیں ❁ مسلمانوں پر رحم کرنے والے بھی ہیں ❁ عدل و انصاف قائم فرمانے والے بھی ہیں اور ❁ آپ ہی وہ ہستی ہیں جنہوں نے کافِروں کے شہروں کو فتح فرمایا ❁ یہاں تک کہ قیصر و کِسریٰ کے محلات پر بھی اسلام کا پرچم بلند فرمادیا۔

اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار کے مصداقِ اَعلیٰ ہیں	مُذِلِّ کُفر وطُغیاں حضرتِ فاروق اعظم ہیں
وہ عالَم دَبدبہ کا کانپتے ہیں قیصر و کسریٰ	ہے جن سے دین کی شاں حضرتِ فاروق اعظم ہیں[2]

وضاحت: قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے صحابۂ کرام کی ایک صفت یہ بیان کی ہے: اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار یہ کفار پر بڑے سخت ہیں، یہ آیتِ مبارکہ سب سے اول درجہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ پر صادق آتی ہے، آپ کفر اور سرکشی کو ذلیل کرنے والے ہیں، آپ کے رعب و دبدبہ کی یہ حالت ہے کہ آپ کے نام سے روم اور ایران کے بادشاہ کانپتے ہیں، جن کی وجہ سے اسلام کو اتنی شان و شوکت نصیب ہوئی ان کا نام عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ جہنّم سے رکاوٹ ہیں

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہُ عنہا سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری نواسی یعنی سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہُ عنہا کی شہزادی ہیں، آپ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کی

1 ...الریاض النضرۃ، الباب الثانی، الفصل التاسع، ذکر نبذۃ من فضائلہ، صفحہ:274۔

2 ...دیوانِ سالک، صفحہ:73-75۔

زوجیت میں تھیں، ایک دِن حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے دیکھا کہ حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہُ عنہا زار و قطار رو رہی ہیں، آپ نے رونے کا سبب پوچھا تو زوجہ محترمہ نے عرض کیا: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! کعبُ الْاَحْبار کہتے ہیں کہ آپ جہنّم کے دروازے پر ہیں۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ سُنا تو آپ پر خوفِ خُدا طاری ہو گیا، آپ نے فوراً حضرت کعبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ کو بُلایا۔ حضرت کعب رَضِیَ اللہُ عنہ نے حاضِر ہوتے ہی عَرض کیا: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! مجھ پر جلدی مت کیجئے! اللہ پاک کی قسم! ذُوالحج کا مہینا ختم ہوتے ہی آپ جنّت میں تشریف لے جائیں گے۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ بات سُنی تو حیرت سے فرمایا: اَیَّ شَیْءٍ هٰذَا مَرَّةً فِی الْجَنَّةِ وَمَرَّةً فِی النَّارِ ؟یعنی اے کعب! یہ کیا بات ہوئی...؟؟ کبھی کہتے ہو مَیں جہنّم کے دروازے پر ہوں، اور کبھی کہتے ہو میں جنّتی ہوں؟ حضرت کعب رَضِیَ اللہُ عنہ نے عَرض کیا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! اِنَّا لَنَجِدُكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ جَهَنَّمَ تَمْنَعُ النَّاسَ اَنْ یَّقَعُوْا فِیْهَا، فَاِذَا مِتَّ لَمْ یَزَالُوْا یَقْتَحِمُوْنَ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ یعنی اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! ہم نے اللہ پاک کی کتاب میں پڑھا ہے کہ آپ جہنّم کے دروازے پر ہیں اور لوگوں کو جہنّم میں گرنے سے روک رہے ہیں، جب آپ دُنیا سے تشریف لے جائیں گے تو لوگ قیامت تک جہنّم میں گرتے رہیں گے۔[1]

بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے | کرم جس بخت ور پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا

1 ... کنز العمال، کتاب الفضائل، جز:12، جلد:6، صفحہ:256، حدیث:35782۔

خُدا کی خاص رحمت سے، مُحَمَّد کی عنایت سے | جہنّم میں نہ جائے گا، گدا فاروقِ اعظم (1)

اُٹھ! اے جہنّم کے تالے کے بیٹے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! اسی مفہوم کی ایک اَور روایت بھی ہے، حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ جو بُلند رُتبہ صحابیِ رسول ہیں، آپ تورات شریف کے بہت بڑے عالِم تھے، ایک مرتبہ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص چادر تان کر سو رہا ہے، آپ نے اسے پاؤں سے ہِلا کر کہا: کون ہو؟ سونے والے نے اُٹھ کر کہا: اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن (یعنی حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ) کا بیٹا **عبد اللہ بن عمر** ہوں۔ اس پر حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: قُمْ یَا اِبْنَ قُفْلِ جَهَنَّم یعنی اے جہنم کے تالے کے بیٹے! اٹھ جاؤ!

اپنے والِدِ محترم کے متعلق ایسے الفاظ سُن کر حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کو بہت غُصّہ آیا، آپ فوراً اپنے والدِ محترم حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے اور کہا: ابّا جان! حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ آپ کو **جہنّم کا تالا** کہتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ کو بھی یہ سُن کر بڑی حیرت ہوئی، آپ فوراً حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: اے ابنِ سلام! معلوم ہوا ہے کہ آپ مجھے جہنّم کا تالا کہتے ہیں؟ حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں! کہتا ہوں۔ پوچھا: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں جہنمی ہوں؟ حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: مَعَاذَ اللہ! میں نے آپ کو جہنمی نہیں کہا بلکہ **جہنّم کا تالا** کہا ہے، مجھے میرے والِد نے روایت سُنائی تھی کہ اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اُمّتِ محمد

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:527۔

میں ایک شخص ہو گا، اسے لوگ عمر بن خطّاب کہیں گے، وہ سب سے بہتر دِین والا ہو گا، اُس کا یقین بہت پختہ ہو گا، جب تک وہ دُنیا میں رہے گا اُن کا دِین غالِب رہے گا، لوگ اللہ پاک کی رسّی کو مضبوط پکڑے رہیں گے، جہنّم پر تالے پڑے رہیں گے، جب عمر دُنیا سے چلے جائیں گے تو یقین کمزور پڑ جائیں گے، نیک لوگوں کی زِندگیاں کم ہو جائیں گی، لوگ فرقوں میں بٹ جائیں گے، تب جہنّم کے تالے کھول دیئے جائیں گے اور لوگ اُس میں گرنے لگیں گے۔[1]

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے اسلام کو عزّت دی

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! کیسی نرالی شان ہے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ ابھی دُنیا میں تشریف بھی نہیں لائے تھے، اس سے پہلے ہی جو لوگ پچھلی آسمانی کتابوں کی تلاوت کیا کرتے تھے، آسمانی کتابوں کے عالِم تھے، پہلے نبیوں کے ارشادات کو جانتے تھے، انہیں معلوم تھا کہ اُمّتِ مصطفےٰ میں ایک شخص ہوں گے ❁ اُن کا نام عمر بن خطّاب ہو گا ❁ ان کا دِین بہتر اور یقین نہایت پختہ ہو گا ❁ جب تک وہ دُنیا میں رہیں گے، دِین غالِب رہے گا، لوگ جہنّم سے بچے رہیں گے اور جب وہ دُنیا سے چلے جائیں گے تو جہنّم کے تالے کھول دیئے جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ذرا دُعائے مصطفےٰ کی اَثَر انگیزی بھی دیکھئے! اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی تھی: اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَبْنِ الْخَطَّاب اے اللہ پاک! عمر بن خطّاب کے ذریعے اسلام کی عزّت بلند فرما۔[2]

1 ... تاریخ دمشق، جلد:44، صفحہ:334۔
2 ... ابن ماجہ، فضل عمر رَضِیَ اللہُ عنہ، صفحہ:31، حدیث:105۔

اِسی دُعائے مصطفےٰ کی برکت تھی کہ جس دِن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے اسلام قبول فرمایا، اسی وقت مسلمانوں نے خوشی سے **اللہ اکبر** کا نعرہ لگایا، جس کی آواز مکہ مکرمہ میں دُور دُور تک سُنی گئی، اس دِن مسلمانوں نے پہلی بار مسجدِ حرام میں اعلانیہ نماز ادا کی، اُس دِن سے لے کر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کے وِصَالِ ظاہِری تک اسلام کی عزّتیں بلند سے بلند تَر ہی ہوتی گئیں، اسلام دُور دُور تک پھیلا، عدل و انصاف (*Justice*) کا بے مثال نظام قائم ہوا اور کفّار کے محلّات پر بھی اسلام کا پرچم بلند ہو گیا۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے دُعائے مصطفےٰ کا اَثَر...!! حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ جب تک دُنیا میں رہے، اسلام کی عزّت بلند سے بلند تَر ہی ہوتی چلی گئی مگر آہ! آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کے وِصَال کے بعد مختلف فتنوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ فتنوں کا تالا ہیں

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ اور حضرت ابوذَر غفاری رَضِیَ اللہُ عنہ کی ملاقات ہوئی، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ نے حضرت ابوذَر رَضِیَ اللہُ عنہ سے ہاتھ ملایا اور پیار سے اُن کا ہاتھ مبارک دبا دیا، اس پر حضرت ابوذَر غفاری رَضِیَ اللہُ عنہ نے کہا: دَعْ یَدِیْ یَا قُفْلَ الْفِتْنَةِ یعنی اے فتنے کے تالے! میرا ہاتھ چھوڑ دیں۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس کی وَضاحت پوچھی تو حضرت ابوذَر رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: ایک دِن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو دیکھ کر فرمایا تھا: لَا تُصِیْبُکُمْ فِتْنَةٌ مَّا دَامَ هٰذَا فِیْکُمْ یعنی جب تک یہ (یعنی حضرت عمرِ فاروق

رَضِیَ اللہُ عنہ) تمہارے درمیان موجود ہیں، تمہیں کوئی فتنہ نہیں پہنچے گا۔[1]

فاروقِ اعظم اسلام کا مضبوط قلعہ

حضرت زید بن وَہب رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار ہم صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ کی خدمت میں حاضِر تھے، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا ذِکرِ خیر ہوا، آپ کا نام سُن کر حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ زار و قطار رونے لگے، یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے چٹائی تَر ہو گئی۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ اسلام کے لئے مضبوط قلعہ تھے، جس میں لوگ داخِل تو ہو سکتے تھے مگر نکل نہیں سکتے تھے۔ آہ! جیسے ہی حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کا انتقال ہوا، لوگ اسلام سے باہَر نکلنے لگے۔[2]

آج اسلام کمزور ہو گیا

جس دِن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا انتقال ہوا، اس دِن پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی (یعنی دودھ کے رشتے سے) اَمّی جان حضرت اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللہُ عنہا نے فرمایا: اَلْیَوْمَ وَھِیَ الْاِسْلَامُ یعنی آج اسلام کمزور ہو گیا۔[3]

بہارِ باغِ ایماں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں | چراغِ بزمِ عرفاں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
عمر عامر ہیں دیں کے حق تعالیٰ ان کا ناصر ہے | دِلِ مومن کے تاباں حضرتِ فاروق اعظم ہیں[4]

1 ... تاریخ دمشق، جلد:44، صفحہ:334۔
2 ... طبقات الکبری، ذکر استخلاف عمر، جلد:3، صفحہ:283۔
3 ... معجم کبیر، جلد:25، صفحہ:86، حدیث:221۔
4 ... دیوانِ سالک، صفحہ:73-75۔

وضاحت: یعنی ایمان کے باغ کی بہار اور معرفت کی محفل کے چراغ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہیں، اور اللہ پاک کی مدد سے اسلام کی عمر بڑھانے والے اور مؤمن کے دل کو چمکانے والے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہیں۔

اے اہلِ محشر! یہ عمر ہیں...!!

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، روزِ قیامت جب حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوں گے، اس وقت اِسْلام عرض کرے گا: یَا رَبِّ هٰذَا عُمَرُ اَعَزَّنِیْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَاَعِزَّهٗ فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیَامَةِ یعنی اے رَبِّ رحمٰن ورحیم! یہ عمر ہیں، انہوں نے دُنیا میں میری عزّت بلند کی، آج میدانِ قیامت میں تُو انہیں عزّت عطا فرما۔

اس کے ساتھ ہی حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو 2 جبے پہنائے جائیں گے، ان جبوں کی خوشبو ایسی ہو گی کہ ان میں سے ایک بھی دُنیا میں کھول دیا جائے تو ساری دُنیا اس کی مہک سے مُعَطَّر ہو جائے۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو نورانی اونٹنی پر بٹھایا جائے گا، آپ کے آگے 70 ہزار جھنڈے لہرا رہے ہوں گے، اس وقت میدانِ محشر میں ایک آواز گونجے گی: یَاَهْلَ الْمَوْقِفِ هٰذَا عُمَرُ فَاعْرِفُوْهُ اے اَہْلِ محشر! یہ عمر ہیں، انہیں پہچان لو...![1]

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جب تک دُنیا میں تشریف فرما رہے، اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں رہے ❁ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ

1 ...الریاض النضرۃ، الباب الثانی، الفصل التاسع، ذکر نبذۃ من فضائلہ، صفحہ:274۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنگوں میں بھی شریک ہوئے ❁ جان ہتھیلی پر رکھ کر اسلام کی خاطر لڑے ❁ اسلام کی سربلندی کی خاطِر آپ نے خود کو مشقت میں بھی ڈالا ❁ دُنیا میں نظامِ عدل قائِم ہوا، اس کے لئے آپ بھوکے بھی رہے ❁ تقریباً آدھی دُنیا کا رُعب دار خلیفہ ہونے کے باوُجُود آپ نے پیوند لگے ہوئے کپڑے بھی پہنے ❁ قربانیاں دیں ❁ مشقت اُٹھائی ❁ اپنی خواہشات کو زیر کرکے ہمیشہ اسلام ہی کو سربلند کیا۔

اس میں ہمارے لئے دَرْس ہے، آہ! ہم اپنی خواہشات کی تکمیل کی خاطِر، اپنے آرام کے لئے، اسلام کی سربلندی کی پرواہ نہیں کرتے، ہمارے کردار کو دیکھ کر کُفّار اسلام سے نفرت کرنے لگتے ہیں، آہ! دُنیا کی محبّت، مال و دولت کی حِرْص، اپنی اَنا کے لئے، ذات پات کے نام پر بے جا لڑائی جھگڑے، قتل و غارت گری، دغابازی، جھوٹ، بہتان تراشی، دھوکہ دہی غرض وہ کونسی بُرائی ہے جو آج مسلمانوں کے کردار میں دیکھنے کو نہیں ملتی...!! یاد رکھئے! ہمارا منفی (**Negative**) کردار صِرْف ہمارے لئے نہیں، اللہ پاک کے پاکیزہ دِین دِینِ اسلام کے حق میں نقصان دِہ ہے، لوگ ہم مسلمانوں کو دیکھ کر اسلام کی تصویر اپنے ذِہنوں میں بٹھاتے ہیں۔

ایک مُفکِّر انگریز کا عبرتناک جواب

شیخ الحدیث، حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک مُفکِّر انگریز کی بات بار بار یاد آتی ہے، اس سے کسی مسلمان نے کہا تھا: تم صاحبِ نظر (یعنی عقل مند) ہو، پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ اس پر انگریز نے ایسا عبرتناک جواب دیا کہ اسے سُن کر ہر غیرت مند مسلمان کی پیشانی پر ندامت سے پسینہ آجائے۔ اس نے کہا: میں

جب اُس اسلام کو دیکھتا ہوں جو اسلامی کتابوں میں لکھا ہے تو میرے دِل میں اسلام کی حقّانیت گھر کر جاتی ہے مگر جب میں اُس اسلام کو دیکھتا ہوں جس پر آج کے مسلمان عَمَل کر رہے ہیں تو میرے دِل میں اسلام سے انتہائی نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔[1]

بَن گئے تنکے نشیمن کے قفس کی تیلیاں | بَن گیا کیا؟ ہم چلے تھے کیا بنانے کے لئے

وضاحت: گھر بنانا تھا، قید خانہ بن گیا، ہم بنا کیا رہے تھے؟ اور بن کیا گیا؟ مطلب یہ کہ ہم اُلٹے رستے کے مُسافِر ہو گئے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم دوسروں کے لئے نمونۂ زِندگی بنتے، ہمارے سبب سے اسلام کو ترقی ملتی مگر الٹ ہو گیا، لوگ ہمارے سبب سے اسلام سے نفرت کرنے لگے۔

اے عاشقانِ رسول! ہم نے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا ذِکرِ خیر سُنا، آپ نے ساری زِندگی اسلام کی سربلندی کے لئے بَسَر فرمائی، آیئے! ہم بھی دِل سے دُنیا کی محبت نکالیں ❁ مال و دولت کی حِرص سے پیچھا چھڑائیں ❁ ذاتی لڑائی جھگڑے مٹا کر سب ایک ہو جائیں ❁ اِتّفاق و اِتّحاد کے ساتھ سب عاشقانِ رسول مِل کر دِین کی خِدمت کریں ❁ ہم اپنا کردار دِین کے مطابق بنائیں ❁ اپنے کام دِین و شریعت کے مطابق ڈھالیں ❁ اپنا چال چلن بدلیں ❁ اپنا طرزِ زِندگی (*Lifestyle*) اسلامی اُصولوں کے مطابق بنائیں ❁ آیئے! سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بنیں ❁ سَر پر عِمامہ ہو ❁ چہرے پر داڑھی ہو ❁ زبان پر سچائی ہو ❁ کردار میں امانت داری ❁ ہمدردی ❁ رحم دلی ❁ عدل و انصاف ہو ❁ دِل میں اللہ و رسول کی محبّت ❁ لِلّٰہیت اور اِخلاص ہو، یوں ہم پاکیزہ زِندگی گزاریں، خُود بھی نیک بنیں اور دوسروں کی ترغیب (*Motivation*) کا سامان بھی کریں۔

1 ... عرفانی تقریریں، بیان: زوال کے اسباب، صفحہ: 101 بتغیر قلیل۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی! | گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
لباس اپنا سنّت سے آراستہ ہو | عمامہ ہو سر پر سجا یاالٰہی!
سجی رُخ پہ اک مُشت داڑھی سجائیں | بنیں عاشقِ مصطفٰے یاالٰہی!
ہو اَخلاق اچّھا ہو کردار سُتھرا | مُجھے متّقی تُو بنا یاالٰہی! (1)

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

اے عاشقانِ رسول! نیک، باکردار اور بااَخلاق مسلمان بننے، سُنّت پر عَمَل کا جذبہ پانے اور اسلام کی سربلندی کے لئے سرگرم رہنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہ چھوڑنے، نیکیاں کرنے اور قبر و آخرت کی تیاری کرنے کا ذِہن بنے گا۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام رسالہ **نیک اَعْمال** بھی ہے۔ یہ مختصر سارِسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے اور چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ کر لیجئے بلکہ مزید آسانی چاہتے ہوں تو اپنے موبائل میں ***Naik Amal*** ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، اس میں مختلف نیک اَعْمال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں، ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے، اور اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوب صُورت ہو جائے

1 ...وسائل بخشش، 102-104۔

گا۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

پورا گھرانہ سُدھر گیا

ضلع اٹک (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی کرنا، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامِل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے مجھے مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، بعدِ مغرب بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں مبلغ نے **نیک اعمال** رسالے کا تعارُف (***Introduction***) کروایا، رسالہ **نیک اَعْمال** میں دَرْج نیکیوں سے بھری زِندگی گزارنے کے مدنی پھول دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِصْلاحِ اُمَّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطّاری بَن گیا، وقت کے ولیٔ کامِل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، میں نے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنا لیا، اس کی برکت سے میرے اَخلاق سَنْوَرنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثر ہوا، الحمد للہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، رضوی، عطّاری ہو گیا، گھر میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے بند ہو گئے اور گُناہوں بھرے چینلز کی جگہ مدنی چینل چلنے لگ گیا۔[1]

1 ...دلوں کا چین، صفحہ:4۔

خوب مَدَنی قافِلوں کی دھوم ہو | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حسین
مَدَنی اِنعامات کی ہو ریل پیل | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حسین[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب **نیک اَعْمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

المدینہ آن لائن لائبریری

پیارے اسلامی بھائیو! الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کا I.T ڈیپارٹمنٹ دِن بہ دِن ہمیں عِلْمِ دین سیکھنے کے آسان ذرائع فراہم کرنے میں مَصْرُوف ہے۔ سینکڑوں کتب و رسائل پر مشتمل **المدینہ آن لائن لائبری** جو پہلے صرف ڈیسک ٹاپ ورژن (**Desktop version**) میں تھی، اب ویب ورژن (**Web version**) میں لائیو (**Live**) کر دی گئی ہے۔ **المدینہ آن لائن لائبریری** میں مکتبۃ المدینہ کی مختلف موضوعات (مثلاً قرآن و سُنّت، عقائدِ اسلام، فقہ و فتاویٰ، اسلامی تعلیمات، اخلاق و آداب، سیرتِ رسولِ عربی، سیرتِ امہاتُ المؤمنین، سیرتِ صحابہ و صحابیات، سیرتِ اولیائے کرام، سیرتِ امیر اہلسنت، ملفوظاتِ امیر اہلسنت اور فیضانِ مدنی مذاکرہ، اوراد و وظائف اور نعتیہ کلام وغیرہ) پر مبنی کتب و رسائل موجود ہیں۔ **المدینہ آن لائن لائبریری** سے فائدہ اُٹھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

www.dawateislami.net/bookslibrary

وزٹ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:258۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قناعت سُنَّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: (1): جو ایمان لایا، بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اس نے اللہ پاک کے دیئے پر قناعت کی بے شک وہ کامیاب (Successful) ہوا[2] (2): اے ابو ہریرہ! قناعت اختیار کرو سب سے بڑے شکر گزار بن جاؤ گے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! قَناعت سُنّتِ مصطفٰے ہے۔ قناعت کا معنی ہے: جتنا ملا اس پر راضی رہنا، زیادہ کی خواہش نہ کرنا ❁ ہمارے پیارے آقا، مدنی مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جو ملتا راضی خوشی تناول فرمالیا کرتے تھے ❁ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا ❁ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کبھی لذیذ (Tasty) اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش نہ فرمائی ❁ رسولِ اَکْرَم، نورِ مُجَسَّم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مال و دولت کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔

---

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعتصام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

2 ... مسلم، کتاب: الزکاۃ، باب: القناعۃ، صفحہ:376، حدیث:1054۔

3 ... ابن ماجہ، کتاب: الزہد، باب: الورع والتقویٰ، صفحہ:684، حدیث:4217 ملتقطاً۔

کل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا | اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام[1]

پیارے اسلامی بھائیو! سُنّتِ مصطفےٰ پر عمل کیجئے، قناعت اختیار کیجئے ❁ قناعت ایمان کا کمال، اسلام کا حُسن ہے ❁ قناعت کرنے والا خود کو دُنیا سے بچاتا، آخرت کی راہ پر چلاتا ہے ❁ قناعت کرنے والا اللہ پاک کا محبوب ہے ❁ قناعت کرنے والے سے لوگ بھی محبت کرتے ہیں[2] ❁ امام شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: قناعت مالداری کی اَصْل ہے۔[3]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خُدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلْم حاصِل کرو، جَہْل زائِل کرو | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:304۔
2 ...نضرۃ النعیم، جلد:8، صفحہ:3175۔
3 ...دیوانِ امام شافعی، صفحہ:133۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے اَعْلٰی اَوْصاف

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...محبّتِ صِدّیق وفاروق کی برکات
- ...شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ کی ایک پیاری تمنّا
- ...فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ اور دِین میں پختگی
- ...فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی پسندیدہ عِبادات
- ...اپنے اعضاء کو کار آمد بنایئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

ایک دِن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہَر تشریف لائے اور اکیلے ہی ایک جانِب چَل پڑے، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دیکھا تو گھبرائے (کہ کہیں کوئی دُشمن نقصان نہ پہنچادے)، چنانچہ اُٹھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے چَل پڑے، آپ نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک مقام پر پہنچ کر رُکے اور سَر سجدے میں رکھ دیا۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ یہ دیکھ کر ادب کرتے ہوئے پیچھے ہٹ کر کھڑے ہوگئے، جب سرورِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سجدے سے سَر اُٹھایا تو فرمایا: اے عُمر! مجھے سجدے میں دیکھ کر تم ایک طرف کھڑے ہوگئے، تم نے بہت اچھا کیا۔ مزید فرمایا: اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ مِنْ اُمَّتِكَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَرَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ بے شک ابھی جبریلِ امین عَلَیْہِ السلام میرے پاس آئے اور عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو بھی اُمّتی آپ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا، اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں بھی نازِل فرمائے گا اور 10

درجات (*Ranks*) بھی بلند فرمائے گا۔[1]

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود | ہے فرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! سچی نیت بخشش کا ذریعہ ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ اللہ پاک کی رضا کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دِین سیکھوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ ذِکْرِ اَہْلِ بیت کی برکتیں لُوٹوں گا ❁ بیان سُن کر، سمجھ کر اس پر عمل کرنے کو شش کروں گا۔

اچّھی اچّھی نیّتوں کا، ہو خدا جذبہ عطا | بندۂ مخلص بنا، کر عَفْو میری ہر خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

محبّتِ صِدّیق و فارُوق کی برکات

حضرت یحییٰ بن اسماعیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میری ایک بڑی بہن تھیں، وہ بیمار ہوئیں اور اُن کا ذہنی توازُن (*Mental Balance*) جاتا رہا۔ کم و بیش 10 سال سے زیادہ عرصہ وہ اس آزمائش میں مبتلا رہیں، گھر کی چھت پر ایک کمرہ تھا، وہ اسی میں رہتی تھیں۔

1 ... معجم اوسط، جلد:5، حدیث:6602 ملتقطاً۔

2 ... قبالۂ بخشش، صفحہ:164۔

3 ... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

ایک رات یوں ہوا کہ میں اپنے کمرے میں سو رہا تھا، اچانک کسی نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا: کون ہے؟ دروازہ کھٹکھٹانے والی ایک عورت تھی، جب اس نے اپنا نام بتایا تو میں نے چونک کر پوچھا: میری بہن؟ جواب آیا: ہاں! تمہاری بہن۔ یہ سننا تھا کہ میں نے لپک کر جلدی سے دروازہ کھولا، آج 10 سال کے بعد میری بہن میرے کمرے میں داخِل ہو رہی تھیں، اُن کا ذہنی توازُن کیسے درست ہو گیا؟ آزمائش کیسے دُور ہوئی؟ اس بارے میں بتاتے ہوئے میری بہن بولیں: میں سو رہی تھی، خواب میں کسی نے مجھے کہا: اللہ پاک نے تمہارے دادا (Grandfather) کی نیکی کی برکت سے تمہارے والد اسماعیل کی حفاظت فرمائی اور تمہارے والِد اسماعیل کی برکت سے تمہاری حفاظت فرماتا ہے۔ تمہارے دادا اور والِد شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن (یعنی مسلمانوں کے پہلے اور دوسرے خلیفہ) حضرت ابو بکر صِدّیق اور عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہما سے محبّت کرتے تھے، اسی لئے حضرت صِدّیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہما نے اللہ پاک کے حُضُور تمہاری سِفارش کی، اب اگر تم چاہو تو میں دُعا کروں، اللہ پاک تمہیں شِفا عطا فرمائے گا، اگر چاہو تو صبر کرو تو تمہارے لئے جنّت ہے۔ میں نے کہا: میں تو جنّت ہی چاہتی ہوں، باقی اللہ پاک کی رحمت وسیع ہے، وہ چاہے تو دُنیا میں شِفا اور آخرت میں جنّت دونوں ہی عطا فرما دے۔ خواب میں آنے والے نے کہا: تمہارے دادا اور والِد شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عنہما سے محبّت کرتے تھے، اس کی برکت سے اللہ پاک نے تمہیں شِفا بھی دی اور تمہارے لئے جنّت کی بشارت بھی ہے۔[1]

خُدا کے فَضْل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا | خُدا اُن کا مُحَمَّد مصطفٰے فاروقِ اعظم کا

1 ... مجموع رسائل ابن رجب، جلد:3، صفحہ:101۔

کرم اللہ کا ہر دَم نبی کی مجھ پہ رَحمت ہے | مجھے ہے دوجہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخُدا! تیری عنایت سے | ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا (1)

ہر صَحابیِ نبی! جنّتی جنّتی | سب صَحابیات بھی! جنّتی جنّتی
حضرتِ صدیق بھی! جنّتی جنّتی | اور عُمرِ فاروق بھی! جنّتی جنّتی (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

محبتِ فاروقِ اعظم کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے مسلمانوں کے پہلے اور دوسرے خلیفہ حضرت ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کی محبّت کی کیسی نِرالی برکات ہیں۔ شیخ اسماعیل اور ان کے والِد شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن حضرت ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے محبّت کیا کرتے تھے، اس کی برکتیں انہیں تو جو ملیں سَو ملیں، اس محبّت کا اَثَر ان کی اَوْلاد کو بھی پہنچا اور اسی محبّت کی برکت سے ان کی بیمار بیٹی کو شِفَا مِل گئی۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ نِرالی، برکتوں والی، رحمتوں والی، مشکلات حل فرمانے اور جنّت تک لے جانے والی عظیمُ الشّان محبّت نصیب فرمائے۔

بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے | کرم جس بخت ور پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
خُدا کی خاص رحمت سے، مُحَمَّد کی عنایت سے | جہنّم میں نہ جائے گا، گدا فاروقِ اعظم (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:526۔
2 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:53 ملتقطًا۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:527۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا مختصر تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ عظیم صحابیٔ رسول ہیں ❁ دُنیا میں آپ کا نام مبارک **عمر** ہے ❁ آسمانوں میں آپ کو **فاروق** کے نام سے پہچانا جاتا ہے ❁ آسمانی کتاب تورات شریف میں آپ کا نام **مَنْطِقُ الْحَقّ** (یعنی حق بات کہنے والے) ہے ❁ انجیل شریف میں آپ کا نامِ نامی **کافِی** ہے ❁ اور جنّت میں آپ کا نامِ اَقْدس **سِراج** ہو گا۔[1] ❁ آپ 583 عیسوی میں، ہجرتِ مدینہ سے 41 سال پہلے مکہ پاک میں پیدا ہوئے ❁ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اِعْلانِ نبوت کے چھٹے سال 614 عیسوی میں آپ نے اسلام قبول کیا ❁ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے اِسْلام لانے کے لئے دُعا فرمائی، اس لئے آپ کو **مُرادِ رسول** بھی کہتے ہیں۔[2]

رسول اللہ نے فاروق کو اللہ سے مانگا | عطاءِ رَبِّ سُبْحاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں
چُنا اس پاک نے دیں کے لئے اس پاک ستھرے کو | حبیبِ دِین داراں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❁ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے اسلام کی عزت اور غلبہ میں اِضافہ ہوا، مسلمانوں کو حوصلہ ملا ❁ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے قبولِ اسلام کے بعد ہی مسلمانوں نے حرمِ پاک میں اعلانیہ نماز ادا کی ❁ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو اپنا وزیر فرمایا ❁ اسلام کی تمام اَہَم منصوبہ بندیوں (***Plannings***) میں

1 ... الریاض النضرۃ، الباب الثانی، فی مناقب عمر بن خطاب، صفحہ: 235۔
2 ... فیضان فاروق اعظم، جلد: 1، صفحہ: 54۔

حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اللہ پاک کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے خصوصی مُشِیْر رہے ❁ ساری زِندگی حُضُور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گزاری ❁ 13 سنِ ہجری بمطابق 634 عیسوی یعنی 53 سال کی عمر مبارک میں آپ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ بنے۔

پسِ صدیقِ اکبر مصطفےٰ کے سب صحابہ میں | ہے بے شک سب سے اُونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا[1]

❁ 24 ہجری بمطابق 643 عیسوی میں مسجدِ نبوی شریف میں، نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے، ایک کافِر نے خنجر سے آپ پر حملہ کیا، جس سے آپ زخمی ہوئے اور مدینۂ پاک میں شہادت کی موت پائی۔ حضرت صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور حضور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو مبارک میں دَفن ہوئے۔[2]

حیاتی میں تو تھے ہی خدمتِ محبوبِ خالق میں | مزار اب بھی ہے قریبِ مصطفےٰ فاروقِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نیک مومن ہیں

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کسی مُعَامَلے میں فِکْر مند تھے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! فِکْر کی کیا بات ہے، اللہ پاک آپ کے ساتھ ہے، فرشتے آپ کے ساتھ ہیں، حضرت جبرائیل، حضرت

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:526۔

2 ...کرامات فاروقِ اعظم، صفحہ:5-6 خلاصۃً۔

میکائیل علیہما السّلام آپ کے ساتھ ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ آپ کے ساتھ ہیں، میں بھی حاضِرِ خِدْمت ہوں، سارے مسلمان آپ کے ساتھ ہیں۔

حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دِل جُوئی کا اہتمام کیا تو اللہ پاک نے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی تَصْدِیق میں یہ آیتِ کریمہ نازِل فرمائی اور ارشاد ہوا:[1]

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ (پارہ28، سورۃ التحریم:4)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو بیشک اللہ خود اُن کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ یعنی اس آیت میں نیک مؤمن سے مراد ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اعظم (رَضِیَ اللہُ عنہما) ہیں۔[2]

عمر کافی نبی کو حَسْبُكَ اللہ سے یہ ثابت ہے | ہے شاہد جن پہ قرآں حضرت فاروق اعظم ہیں

فاروقِ اعظم کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ:26، سورۂ حُجُرات کی دوسری آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں جب کچھ عرض کرنا ہو تو اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ کسی کی بھی آواز ہرگز آپ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آواز مبارک سے اُونچی نہ ہونے پائے، ورنہ تمہارے اَعْمال، تمہاری نمازیں، تمہارے روزے، تمہارے حج برباد ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

1 ... مُسْلِم، کتابُ: الطَّلاق، باب: فِی الْاِیْلاء، صفحہ:563، حدیث:1479۔

2 ... تفسیر دُرِّ منثور، پارہ:28، التحریم، زیرِ آیت:4، جلد:8، صفحہ:223۔

حدیث پاک کی مشہور کتاب **تِرْمذی** کی روایت ہے، جب یہ حکم نازِل ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروقِ اعظم اور چند دیگر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان نے خود پر بہت احتیاط لازِم (**Compulsory/Mandatory**) کرلی، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ تو اتنی آہستہ آواز میں بات کرتے کہ کبھی کبھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دوبارہ پوچھنا پڑتا کہ کیا کہتے ہو۔[1] اس پر فرمایا گیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ(۳)

(پارہ26، سورۃ الحجرات:3)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

وہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان جو بارگاہِ رسالت میں اپنی آواز نیچی رکھتے تھے، بالخصوص (**Specially**) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ ان کے متعلق اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ اللہ پاک نے ان کے دِل تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے پرکھ لئے ہیں، ان کے لئے آخرت میں بخشش اور بڑا ثواب ہے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہما کی بخشش یقینی ہے، یہ قطعی یقینی جنّتی ہیں کہ اللہ پاک نے اس آیتِ کریمہ میں ان کی بخشش کا اور ان کے بڑے ثواب کا اعلان فرمادیا ہے۔

---

1 ... ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: من سورۃ الحجرات، صفحہ:753، حدیث:3266۔

2 ... تفسیر جلالین مع حاشیہ صاوی، پارہ:26، الحجرات، زیرِ آیت:3و4، جز:5، جلد:3، صفحہ:323۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ مِلا | اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام[1]

وضاحت: یعنی وہ 10 خوش نصیب صحابہ کرام علیہمُ الرِّضْوَان جن کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسی دنیا میں جنت کی خوشخبری سنائی ہے اس بابرکت جماعت پر لاکھوں ہوں۔

شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی ایک پیاری تمنّا

پیارے اسلامی بھائیو! مولائے کائنات، مولیٰ علی، شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بہت بلند رُتبہ صحابی ہیں، امام حسن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کے والِدِ محترم بھی ہیں، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ بھی ہیں، آپ کی شان و عظمت سے کون واقِف نہیں ہے۔ آیئے! مولیٰ علی شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی ایک خُوب صُورت تمنّا سنتے ہیں:

حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایسا اَعْمال نامہ جو میں روزِ قیامت اللہ پاک کے حُضُور لے کر حاضِر ہونا چاہتا ہوں، ایسا اَعْمال نامہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ہے۔[2]

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یقیناً حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ خُود بھی بہت بلند رُتبہ ہیں، آپ کی پاکیزہ سیرت، آپ کے کردار (***Character***)، آپ کے اَخْلاق و عادات، عبادات وغیرہ میں بھی کوئی کمی نہیں، آپ بھی انتہائی باکمال ہیں لیکن ہر کمال والا زیادہ کمال کی طرف رغبت رکھتا ہے، یقیناً مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا یہ فرمانِ عالی شان ہماری تعلیم کے لئے ہے، آپ اس سے اندازہ لگایئے! حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سیرت، آپ کا کردار کتنا عظیمُ الشان ہے۔ یہ ذہن میں رہے کہ اَعْمال نامے میں انسان کا ہر چھوٹا

---

1 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:311۔

2 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، استئذان عمر...الخ، جلد:4، صفحہ:49، حدیث:4579 خلاصۃً۔

بڑا عَمَل دَرَج ہوتا ہے، گویا مولیٰ علی شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ فرمارہے ہیں کہ ہر وہ چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا عَمَل جو حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے اَعْمال نامے میں لکھا گیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ بالکل ویسے ہی اَعْمال میرے اَعْمال نامے میں بھی دَرَج ہوں۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے چند اعلیٰ اَوْصاف

(1): فاروقِ اعظم اور دِین میں پختگی

حدیثِ پاک کی مشہور کتابوں **بخاری** اور **مسلم** شریف میں حدیثِ پاک ہے: ایک دِن اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں سو رہا تھا، میں نے خواب دیکھا (خیال رہے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی صِرْف آنکھیں سوتی ہیں، دِل نہیں سوتا اور نبیوں کے خواب سچّے ہوتے ہیں، خیر! آپ صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کیا خواب دیکھا؟ فرمایا:) مجھ پر لوگ پیش کئے گئے، ہر ایک نے قمیص پہن رکھی تھی، کسی کی قمیص سینے (**Chest**) تک تھی، کسی کی اس سے نیچے (اور ایک روایت میں ہے: کسی کی قمیص سینے تک تھی، کسی کی ناف تک، کسی کی گھٹنوں (**Knees**) تک، کسی کی آدھی پنڈلی (**Shin Bone**) تک[1])، پھر مجھے عمر فاروقِ اعظم (رَضِیَ اللہُ عنہ) دِکھائے گئے، ان کی قمیص ان کے پاؤں سے بھی نیچے تھی کہ چلنے میں گھسٹ رہی تھی۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے اس کی تعبیر کیا کی؟ فرمایا: دِین۔[2]

یعنی وہ لوگ جن کی قمیص سینے تک تھی، وہ کمزور دِین والے تھے، جن کی قمیص ناف

---

1 ... الصواعق المحرقۃ، باب الخامس، فصل الرابع، صفحہ: 119، حدیث: 41۔

2 ... بخاری، کتاب بدء الایمان، باب تفاضل اہل الایمان فی الاعمال، صفحہ: 76، حدیث: 23۔

تک تھی، وہ قدرے مضبوط دِین والے، جن کی قمیص گھٹنوں تک تھی، وہ مزید کامل دِین والے، جن کی آدھی پنڈلی تک تھی، ان کا دِین پہلوں سے زیادہ مضبوط (Strong) اور ان دکھائے جانے والے لوگوں میں سب سے پختہ دِین والے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ تھے کہ ان کی قمیص قدموں کے نیچے تک گھسٹ رہی تھی۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: غالِب یہ ہے کہ (خواب میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے) ان پیش ہونے والوں میں حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ نہیں تھے[1] (اگر ہوتے تو آپ کی قمیص فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ سے بھی زیادہ لمبی دکھائی جاتی کہ آپ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ سے زیادہ اَفْضَل، زیادہ پختہ دِین وایمان والے ہیں[2])۔

دِین کے مُعَاملے میں سب سے سخت صحابی

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ دِین میں نہایَت پختہ اور بہت مضبوط ایمان والے ہیں۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَشَدُّھُمْ فِیْ دِیْنِ اللہِ عُمَرُ یعنی دِینی مُعَامَلے میں سب صحابہ (رَضِیَ اللہُ عنہم) سے بڑھ کر سختی کرنے والے عمر (رَضِیَ اللہُ عنہ) ہیں۔[3] ایک روایت میں فرمایا: اَشَدُّ اُمَّتِیْ فِیْ اَمْرِ اللہِ عُمَرُ یعنی اللہ پاک کے اَحْکَام کے

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:363 بتغیر قلیل۔

2 ...الکوکب الوھّاج، ابواب فضائل اصحاب رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...الخ، باب فضل عمر...الخ، جلد:23، صفحہ:391، تحت الحدیث:6034 خلاصۃً۔

3 ...ابنِ ماجہ، المقدمہ، فضائل خباب، صفحہ:38، حدیث:154۔

مُعَاملے میں میرا سب سے پختہ اُمّتی عمر فاروق ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا؛ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ دِینی اَحْکام پر بہت سختی سے عَمَل کرنے والے تھے، ویسے تو سب صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان ہی دِین پر مضبوطی سے عَمَل کرنے والے ہیں مگر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی یہ مضبوطی (***Strength***) اور پختگی اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ یہ آپ کی خصوصیت بن گئی، یہاں تک کہ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صُوفیائے کرام (یعنی اللہ پاک کے نیک بندے، اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم) دِین کے مُعَاملے میں بہت سخت (***Strict***) ہوتے ہیں (مثلاً فرائض وواجِبات تو بہت دُور کی بات ہے مُسْتَحَبّات یعنی وہ نیکی کے کام جن کو چھوڑنے میں گُناہ نہیں، انہیں بھی بالکل نہیں چھوڑتے، اُن پر بھی مضبوطی سے استقامت کے ساتھ عَمَل پیرا رہتے ہیں، صُوفیائے کرام نے دِین میں یُوں سخت ہونا) حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ ہی سے سیکھا ہے۔[2]

(2): فاروقِ اعظم کی پسندیدہ عِبادات

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: 4 کام کرتے وقت مجھے بہت مزا آتا ہے: (1): اللہ پاک کے فرائض ادا کرتے وقت (2): اللہ پاک کی حرام کی ہوئی باتوں سے بچتے وقت (3): ثواب پانے کے لئے نیکی کی دَعْوت دیتے وقت (4): اور خوفِ خُدا کے سبب لوگوں کو بُرائی سے منع کرتے وقت۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ یہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا پیارا وَصْف ہے

---

1 ... الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الطبقۃ الاولیٰ، ذکر استخلاف عمر، جلد:3، صفحہ:220۔

2 ... کَشْفُ الْمَحْجُوب، ذِکْرِ فاروقِ اعظم، صفحہ:106 بتغیر قلیل۔

3 ... کتاب اللمع، کتاب الصحاب، ذکر عمر بن الخطاب، صفحہ:175۔

کہ آپ کو دِینی معاملے میں ذَرَّہ برابر بھی کوتاہی برداشت نہ تھی، آپ دِینی اَحکام پر مضبوطی سے عَمَل کرتے، اللہ پاک کی منع کی ہوئی باتوں سے بچتے، نیکی کی دَعْوت دیتے اور بُرائی سے منع کیا کرتے تھے۔

افسوس! آج کل معاملات بہت بگڑ چکے ہیں ❁ دِینی اَحکام پر مضبوطی سے عَمَل کرنا تو دُور کی بات...!! دِینی اَحکام ہیں کیا؟ اب تو ان کی مَعْلُومات بھی بہت کم لوگوں کو ہوتی ہے، ویسے ہمیں بہت کچھ آتا ہے ❁ بڑے بڑے ناوِل پڑھے ہوئے ہیں ❁ اَخْبار (*News Paper*) روزانہ پڑھتے ہیں ❁ موبائلز کی بھی معلومات (*Information*) ہیں ❁ کار کا کونسا نیا ماڈل آیا ہے ❁ آج کل کپڑوں میں نیا فیشن کیا چل رہا ہے ❁ نئی ٹیکنالوجی ❁ دُنیا کے کونے کونے کی خبریں، سب کچھ معلوم ہوتا ہے، ہاں! نہیں معلوم تو یہ نہیں معلوم کہ اللہ پاک نے مجھے کیا کیا حکم دیا ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے زندگی گزارنے کا طریقہ کیا بتایا ہے۔

ظاہِر ہے جب دِین کا عِلْم نہیں ہے تو اس پر عَمَل کیسے ہو سکے گا؟ **اے عاشقانِ رسول!** ہمیں ڈرنا چاہئے، اللہ پاک کے عذاب سے، اس کی پکڑ سے ڈرنا چاہئے، دِین کے مُعَاملے میں سُستی سے کام لینا، خُود گُناہوں میں پڑنا، ہماری آنکھوں کے سامنے دِین کی مُخالفت ہو رہی ہو، اس کی پروا نہ کرنا، یہ بڑی نقصان دِہ باطنی بیماری ہے، اسے تَسَاھُل فِی اللہ (یعنی دِینی مُعَاملے میں سُستی کرنا) کہتے ہیں۔

افسوس! یہ بیماری ہمارے مُعَاشرے میں بہت پھیل چکی ہے ❁ بیٹا نماز نہیں پڑھتا، والِد کو اس کی بالکل فِکْر نہیں ہوتی ❁ گھر میں گانے بجتے ہیں ❁ فلمیں دیکھی جاتی ہیں

اللہ پاک کی نافرمانی ہوتی ہے مگر گھر کے سربراہ کے کان پر جُوں تک نہیں رینگتی (یعنی اسے بالکل پروا نہیں ہوتی)۔ یہ تَساھُل فِی اللہ ہے اور بہت ہی نقصان دِہ باطنی بیماری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک شخص بھی عذاب میں

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام کو حکم فرمایا کہ فُلاں شہر کو اس کے رہنے والوں سمیت زَیْر وزَبر (یعنی ملیا میٹ) کر دو! حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کیا: اے رَبِّ کریم! ان لوگوں میں تیرا ایک فُلاں نیک بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کی مقدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ پاک نے فرمایا: اَقْلِبْهَا عَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ یعنی شہر ان پر اُلٹ دو کیونکہ میری نافرمانیاں دیکھ کر اس نیک شخص کے چہرے کا رنگ کبھی تبدیل نہ ہوا (یعنی اُسے میری نافرمانی دیکھ کر کبھی بُرا نہ لگا)۔[1]

بُرائی دیکھ کر پریشان ہونا ایمان کا تقاضا ہے

اس حدیثِ پاک کے تحت مِرآۃُ المناجیح میں ہے: اس حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں نیکیاں کرنا اور گُناہوں سے بچنا ضروری ہے، وہاں مُعاشرتی بگاڑ (Social Disorder) کی وجہ سے پریشان ہونا بھی ایمان کا تقاضا ہے۔ جو لوگ اللہ پاک کی رضا کی خاطِر مُعاشرتی بُرائیوں کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتے، ان کا تقویٰ کس کام کا...!! اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ مُعاشرے کو گُناہوں سے پاک کرنے کی کوشش کرتے رہنا بھی ہم

1 ...شُعَبُ الایمان، باب فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، جلد:6، صفحہ:97، حدیث:7595۔

سب کی ذِمّہ داری (*Responsibility*) ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُرائی کو دِل میں بُرا جانو...!!

صحابیِ رسول حضرت ابو سعید خُدْری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو اپنی زَبان سے بدلنے کی بھی طاقت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین (*Weakest*) ایمان کی علامت ہے۔[2]

کیا ہم دل میں بُرا جانتے ہیں؟

یہ حدیث شریف لکھنے کے بعد شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں: ❁ اپنے ضمیر سے سُوال کیجئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خود کو لاچار پانے کی صورت میں آیا آپ نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! ❁ بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں دَیر کر دے ❁ کھانے میں نمک (*Salt*) تیز ہو جائے ❁ بیٹا اسکول کی چھٹی کر لے تو ضَرور ناگوار گزرے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشش تک نہ کی جائے حالانکہ اگر بچّہ 10 سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو والِد پر واجِب ہے کہ اس پر سختی کرے۔ ورنہ گنہگار

---

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:545 بتغیر قلیل۔

2 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النہی... الخ، صفحہ:42، حدیث:49۔

اور عذابِ نار کا حقدار ہو گا۔ ❁ آپ ہی کہیے! کیا آپ کا یہ طریقہ دُرُست ہے؟ ❁ آپ سوچئے! مثلاً میوزِک بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں مگر کیا یہ آپ کے دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا آپ اِسے بُرا محسوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو مَعَاذَ اللہ! میوزیکل ٹیون موجود ہے ❁ 2 افراد گلی میں گالَم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ کبھی کبھی اپنے منہ سے بھی مَعَاذَ اللہ! گالی نکل ہی جاتی ہے ❁ فُلاں نے آپ سے جھوٹ بولا، آپ کو ناگوار گزرا؟ جی ہاں، کیوں؟ اس لئے کہ میرا ذاتی نقصان ہوا، باقی اللہ پاک کی رِضا کے لئے بُرا کہاں سے لگے گا کہ خود اپنی زبان سے بھی مَعَاذَ اللہ! جُھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں (*Examples*) صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بَہُت ساروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں، گالی اور جھوٹ کی عادت (*Habit*) نہیں، پھر بھی بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کا ذہن (*Mindset*) نہیں۔ اگر رضائے الٰہی کیلئے صحیح معنوں میں برائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کڑھنے کی عادت پڑ جائے تب تو مُعاشَرے (*Society*) میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے کیوں کہ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکّے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہر طرف سنّتوں کی بہار آجائے گی۔[1]

اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا صدقہ ہمیں بھی یہ سوچ، یہ فِکْر، یہ پیارا پیارا جذبہ مِل جائے کہ ہم بھی دِینی مُعَاملے میں بالکل کوتاہی نہ کیا کریں اور اگر کسی کو دِین میں کوتاہی کرتا دیکھیں تو فوراً موقع کی مناسبت سے، پیارے اور حکمت بھرے انداز میں نیکی کی دعوت پیش کر دیا کریں۔

1 ... نیکی کی دعوت، صفحہ: 466 تغیر قلیل۔

دے دُھن مجھ کو نیکی کی دعوت کی مولیٰ | مچا دوں میں دھوم اُن کی سنّت کی مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3):فاروقِ اعظم کی اعلیٰ ظرفی

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے پاکیزہ اَوْصاف میں سے ایک بہت پیارا وَصْف یہ بھی ہے کہ آپ بہت اعلیٰ ظرف تھے، کوئی آپ کی اچھی بات کی طرف تَوَجُّہ دِلاتا تو آپ خوش بھی ہوتے اور اس کی بات کو قبول بھی کر لیا کرتے تھے۔ آپ کا فرمانِ عالی شان ہے: اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَنْ رَّفَعَ اِلَیَّ عُیُوْبِیْ یعنی میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جو مجھے میرے عیب بتائے۔[1]

عورت نے دُرُست کہا

ایک مرتبہ ایک خاتُون نے بھرے مجمع میں آپ کی رائے سے اِخْتِلاف (Disagree) کیا اور آپ کے مقابلے میں اپنی رائے دِی، آپ نے بڑے تحمل کے ساتھ، غور سے اس کی بات سُنی، پھر اس کی رائے کو قبول کرتے ہوئے فرمایا: اِمْرَاَۃٌ اَصَابَتْ وَ رَجُلٌ اَخْطَاَ یعنی عورت نے صحیح کہا اور ایک مرد نے خطا کی۔[2]

امیرِ اہلسنت سیرتِ فاروقی کے مظہر

الحمدللہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سیرتِ فاروقی کے مظہر ہیں، آپ نے اپنے مریدوں اور تمام چاہنے والوں کے سامنے اپنی ذات کو ایک کھلی کتاب (Open)

1 ... الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الطبقۃ الاولیٰ، ذکر استخلاف عمر، جلد:3، صفحہ:222۔

2 ... کنز العمال، کتاب النکاح، الصداق، جز:16، جلد:8، صفحہ:226، حدیث:45792 ملتقطاً۔

Book) کی طرح رکھا ہے، آپ نے بھی سب کو اس بات کی اجازت (Permission) دے رکھی ہے کہ اگر میری ذات میں کوئی بھی خلافِ شریعت بات دیکھیں تو فوراً میری اصلاح کریں، یہاں تک کہ آپ جب مدنی مذاکرہ (سوال جواب کا سلسلہ) فرماتے ہیں تو اس کی ابتداء میں ہی کہہ دیتے ہیں: **آپ سوالات کیجئے، میں ہر سوال کا جواب دے پاؤں یہ ضروری نہیں، اگر بھول کر تا پائیں تو فوراً میری اِصلاح فرمائیں، مجھے اپنے موقف پر بلاوجہ اڑتا نہیں بلکہ شکریہ کے ساتھ رجوع کرتا پائیں گے۔** آپ کی اسی اعلیٰ ظرفی کی وجہ سے آج پوری دنیا میں آپ کے لاکھوں مُرید ہیں جو آپ کے اِرشادات پر دل وجان سے عمل کرتے ہیں، اللہ پاک نے لوگوں کے دلوں میں آپ کی ایسی محبت ڈال دی ہے کہ کئی لوگ بغیر دیکھے ہی آپ کے مرید بن جاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی یہ انداز اپنا لینا چاہئے، اِصلاح کے معاملے میں ہمیشہ اَوپَن ڈَور پالیسی (Open Door Policy) رکھنی چاہئے، یعنی کوئی بھی چھوٹا یا بڑا ہماری اِصلاح کرنا چاہے تو اس کے لئے دروازے کھلے رکھنے چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کے بہت فائدے (Benefits) ہوں گے، اس کی برکت سے ایک تو ہماری غلطیاں کم ہوں گی، کردار نکھرے گا، اِصلاح ہوتی ہی رہے گی اور ساتھ ہی ساتھ اس انداز کی برکت سے لوگوں کے دِلوں میں محبّت بھی بڑھے گی، عزّت (Respect) میں بھی اِضافہ ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4):فاروقِ اعظم اور قرآنِ کریم سے محبّت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایک پیارا پیارا وَصف یہ بھی ہے کہ آپ قرآنِ کریم سے بہت محبّت کرتے تھے، قرآنِ کریم کی تِلاوت بڑے ذوق کے ساتھ کیا کرتے تھے، بہت دفعہ تو تِلاوت کرتے ہوئے آپ کی کیفیت بدل جاتی اور آپ خوفِ خُدا کے سبب زار و قطار رونے لگتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن شَدَّاد رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نمازِ فجر پڑھا رہے تھے، آپ نے سُورۂ یُوسُف کی تِلاوت شروع کی، پڑھتے پڑھتے آپ سورۂ یُوسُف کی آیت نمبر: 84 پر پہنچے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾ (پارہ12، سورۂ یوسف:84)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور یعقوب کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں تو وہ (اپنا) غم برداشت کرتے رہے۔

جب حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ آیتِ کریمہ پڑھی تو آپ زار و قطار رونے لگے، روتے رہے، روتے رہے، پھر کافی دیر بعد رکوع فرمایا۔[1]

رونے کے سبب سانس اُکھڑ گئی

اسی طرح حضرت حَسَن رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے سورۂ طُور کی آیت: 7 اور 8 کی تِلاوت کی:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک تیرے رب کا عذاب ضرور

1 ... کنز العمال، کتاب: الفضائل، جزء: 12، جلد: 6، صفحہ: 264، حدیث: 35828۔

دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ (پارہ27، سورۂ طور:7تا8) | واقع ہونے والا ہے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں

یہ آیات پڑھ کر آپ رَضِیَ اللہُ عنہ پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا اَور ایسی رِقَّت طارِی ہوئی، ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ روتے روتے آپ کی سانس اُکھڑ گئی اور 20 دِن تک آپ کی یہی کیفیت رہی۔[1]

تِرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی[2]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہیں اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ...! آپ کو قرآنِ کریم سے کیسی محبت تھی، آپ کیسی محبت کے ساتھ، کس پیار کے ساتھ، قرآنِ کریم کے معنیٰ و مفہوم میں ڈُوب کر، خوفِ خُدا کے ساتھ قرآنِ کریم کی تِلاوت کیا کرتے تھے، ہم بھی الحمد للہ! مسلمان ہیں۔ ❁ ہم ذرا اَپنے اندر بھی جھانک کر دیکھیں ❁ ہر کوئی اپنے بارے میں غور کرے کہ میرے دِل میں قرآنِ کریم کی کتنی محبت ہے؟ ❁ یہ ہمارا حق بنتا ہے، ہم اپنے آپ سے پوچھیں کہ کتنے دِن ہو چکے ہیں قرآنِ کریم کھول کر دیکھے ہوئے، ❁ یہ قرآن یہ اللہ پاک کا پاکیزہ کلام، جو اللہ پاک نے ہماری ہدایت کے لئے نازِل فرمایا ❁ یہ قرآن جو شِفَا ہے ❁ یہ قرآن جو جسمانی بیماریوں کے لئے بھی شِفَا ہے ❁ جو باطنی بیماریوں کے لئے بھی شِفَا ہے ❁ یہ قرآن جس میں ہمارے رَبّ نے ہمارے لئے زِندگی کے اُصُول بیان فرمائے ہیں، ہم اس قرآنِ کریم

1 ...کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الفاروق، جز:12، جلد:6، صفحہ:264، حدیث:35827۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:105۔

کو، اس پاکیزہ کلامِ اِلٰہی کو کتنا پڑھتے ہیں، اسے سمجھنے کی کتنی کوشش کرتے ہیں۔

❁ اگر کبھی موٹر سائیکل چلا رہے ہوں، موبائل کی گھنٹی بج جائے، کسی کا میسج آجائے تو دِل میں کھلبلی مچ جاتی ہے ❁ دورانِ نماز موبائل کی گھنٹی بج جائے یا تھرتھراہٹ (Vibration) محسوس ہو جائے تو نماز سے توجہ ہٹ جاتی ہے کہ پتا نہیں کس کا میسج ہو گا، پتا نہیں کیا کہا ہو گا، پتا نہیں کس کا فون آرہا ہو گا، فارِغ ہو کر فوراً موبائل دیکھتے ہیں ❁ نماز میں اگر گھنٹی بج جائے تو بَس سلام پھیرنے کی دیر ہوتی ہے، بعض تو دُعا مانگنے کی دیر بھی صبر نہیں کرتے، پہلے موبائل دیکھتے ہیں، غور فرمایئے! ❁ یہ قرآن ہمارے رَبّ کا کلام ہے ❁ اس میں ہمارے لئے ہدایت ہے ❁ اس میں ہمارے لئے روشنی ہے ❁ اس میں ہمارے لئے نور ہے ❁ اس میں ہمارے مسائل (Problems) کا حَل (Solution) ہے ❁ اس میں ہماری پریشانیوں (Worries) کا حل ہے ❁ اس میں ہمارے مُعَاشی مُعَاملات (Financial Matters) کا حل ہے ❁ اس میں گھر جنّت کا گہوارہ بنانے کے اُصول ہیں ❁ اس میں زِندگی خوب صُورت بنانے کے طریقوں کا بیان ہے، آہ! افسوس! اس پاکیزہ کلام کو پڑھنے کے لئے ہمارا دِل بے چین نہیں ہوتا، اسے سمجھنے کے لئے ہم بے تاب (Restless) نہیں ہوتے۔

❁ کاش! ہمیں بھی قرآنِ کریم کی محبت نصیب ہو جائے ❁ کاش! ہم بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے بَن جائیں ❁ کاش! ہم بھی قرآنِ کریم کو سمجھنے والے بَن جائیں ❁ کاش! فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا صدقہ نصیب ہو جائے ❁ کاش! ہماری زِندگی قرآنِ کریم کی آئینہ دار ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن جنّت میں لے جائے گا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بے شک قرآن کریم شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی پَس جو قرآنِ کریم کو اپنا امام اور پیشوا بنا لے گا، قرآن کریم اسے جنّت میں لے جائے گا اور جو قرآنِ مجید کو پسِ پُشت ڈال دے گا، قرآنِ مجید اسے جہنّم میں دھکیل دے گا۔[1]

گَر تُو مِی خَواہِی مُسلمَاں زِیسْتَنْ | نَیسْت مُمکِنْ جُزْ بہ قُرآں زِیسْتَنْ

ترجمہ: اگر مسلمان بَن کر زندگی گزارنا چاہتے ہو تو بغیر قرآن کے ایسا ہر گز ممکن نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5): فاروقِ اعظم اور ذِکْرُ اللہ کی کَثْرت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے پیارے اَوْصاف میں سے ہے کہ آپ اللہ پاک کا ذِکْر کَثْرت سے کیا کرتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: کَانَ اَکْثَرُ کَلَامِ عُمَرَ اللہُ اَکْبَر یعنی حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی زبان پر اَکْثَر اللہُ اَکْبَر! اللہُ اَکْبَر! کا ذِکْر جاری رہتا تھا۔[2]

اپنے اعضاء کو کارآمد بنائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ کَثْرت کے ساتھ اللہ پاک کا ذِکْر کیا کریں۔

1 ...مُصَنَّف عَبْدُ الرَّزَّاق، باب: تعلیم القران، جلد:3، صفحہ:229، حدیث:6030۔

2 ...ریاض النضرۃ، الباب الثانی فی مناقب عمر بن الخطاب، جز:2، الفصل التاسع، ذکر تعبدہ، صفحہ:311۔

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ (پارہ:9، سورۃ الاعراف:180)

ترجمہ کنز العرفان: اور بہت اچھے نام اللہ ہی کے ہیں تو اسے ان ناموں سے پکارو۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے ہمیں حکم دیا کہ اے مسلمانو! ❁ تم اپنے دِل کو ❁ اپنی آنکھوں کو ❁ اپنے کانوں کو ❁ اپنے اَعضاء کو کار آمد (Useful) بناؤ! اور یہ اس طرح ہو گا کہ ❁ دِل میں اللہ پاک کی یاد بساؤ! ❁ اس کے پیارے پیارے، اچھے اچھے، عزّت والے، عظمت والے ناموں کو سمجھو! ❁ کانوں سے ان ناموں کو سُنو ❁ ان ناموں سے اللہ پاک کو پُکارو! ❁ ان ناموں سے اللہ پاک کا ذِکْر کرو! اس کی برکت سے تمہارے اَعْضَاء بے کار (Useless) نہیں رہیں گے بلکہ کارآمد ہو جائیں گے۔[1]

کاش لب پر مرے رہے جاری ذِکْر آٹھوں پہر ترا یارَبّ!
چشمِ تَر اَور قلبِ مضطر دے اپنی الفت کی مَے پِلا یارَبّ!
نفس و شیطان ہو گئے غالِب ان کے چنگل سے تُو چھڑا یارَبّ![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6): فاروقِ اعظم خوفِ خدا کی باتیں سنتے

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایک پیارا وَصف

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:9، الاعراف، زیرِ آیت:180، جلد:9، صفحہ:386 خلاصۃً۔

2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:79 ملتقطًا۔

یہ بھی ہے کہ آپ بہت خوفِ خُدا والے تھے ❁ خوفِ خُدا سے رونا ❁ آنسو بہانا ❁ خوفِ خُدا کے سبب گُناہوں سے بچتے رہنا ❁ نیک کام کرتے رہنا ❁ خوفِ خُدا کے سبب بندوں کے حقوق پُورے کرنا ❁ خوفِ خُدا کے سبب اپنے اَعْمال کا جائزہ لیتے رہنا آپ کے معمولات کا حِصَّہ تھا ❁ اور ایک خاص بات کہ آپ دِل میں خوفِ خُدا بڑھانے کے لئے خوفِ خُدا والی باتیں سنتے رہتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے حضرت کعبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ کو فرمایا: اے کعب! ہمیں ڈر والی باتیں سناؤ! اس پر حضرت کعب رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! اگر آپ قیامت کے دِن 70 نبیوں کے عَمَل کے برابر نیکیاں لے کر بھی آئیں تو قیامت کے اَحْوال دیکھ کر اپنے اَعْمال کو کم سمجھیں گے۔

یہ سُن کر حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے سَر جھکا لیا (اور فِکْرِ آخرت کرنے لگے،) کچھ دَیر کے بعد فرمایا: اے کعب! مزید سُنایئے! حضرت کعب رَضِیَ اللہُ عنہ نے کہا: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! جہنّم ایسی ہولناک ہے کہ اگر جہنّم میں سے بَیْل کی ناک جتنا حِصَّہ مشرق میں کھول دیا جائے تو مغرب میں موجُود شخص کا دماغ اس کی گرمی کی وجہ سے اُبَل کر بہہ جائے۔ یہ سُن کر حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے پھر سر مبارک جھکا لیا (اور آخرت کی فِکْر کرنے لگے۔)[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کاش ہمیں بھی خوفِ خدا نصیب ہو جائے

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، قطعی جنّتی صحابی

1 ... حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، جلد:5، صفحہ:404، رقم:7529 ملتقطاً۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ فِکْرِ آخرت والی، خوفِ خُدا والی باتیں سنا کرتے تھے اور خود فرمائش کر کے سُنا کرتے تھے، اب ہم ذرا غور کریں! ہم کیا سننا پسند کرتے ہیں؟ ❁ ہمارے ہاں لوگ گانے سننے کے شوقین ہیں ❁ کامیڈی سننے کے شوقین ہیں ❁ ہم ہنسنے ہنسانے کی باتیں سنتے ہیں ❁ غفلت بڑھانے والی باتیں سنتے ہیں ❁ دِل پر زنگ چڑھانے والی باتیں سنتے ہیں، آہ! افسوس! ❁ ہمارے مُعاشرے میں غیبت (Back-Biting) بڑے شوق سے سُنی جاتی ہے ❁ اپنے مسلمان بھائیوں کی بُرائیاں سننے میں مزہ آتا ہے ❁ دُنیا بھر کی خبریں سننا بہت پسند ہوتا ہے۔ کاش! ہمیں حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا فیضان نصیب ہو جائے! کاش! ہم بھی ❁ فِکْرِ آخرت والی باتیں سُنا کریں ❁ خوفِ خُدا والی باتیں سُنا کریں ❁ نیکیاں بڑھانے والی باتیں سنیں ❁ نعتیں سنیں ❁ تِلاوت سُنیں ❁ سنتوں بھرے بیانات سُنیں ❁ عِلْمِ دِین کی باتیں سُنیں ❁ حدیثیں سُنیں، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! غفلت دور ہو گی، دِل کا زنگ اُترے گا، گُناہوں سے نفرت ملے گی، نیکیاں کرنے کی رغبت نصیب ہو گی اور اللہ پاک نے چاہا تو ہم نیک پرہیز گار، اچھے اور باکردار مسلمان بننے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی! | گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
ہو اَخلاق اچّھا ہو کردار سُتھرا | مُجھے متّقی تُو بنا یاالٰہی! (1)

کتاب: فیضانِ فاروقِ اعظم پڑھ لیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے اس مختصر سے وقت میں مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ

1 ...وسائل بخشش، 102-104۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے چند ایک اعلیٰ اَوصاف سننے کی سَعادت حاصِل کی، اللہ پاک ہمیں یہ پاکیزہ اَوصاف اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! الحمد للہ! مکتبۃ المدینہ نے حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرت پر ایک کتاب شائع (Publish) کی ہے، جس کا نام ہے: **فیضانِ فاروقِ اعظم**۔ 2 جلدوں پر مشتمل بڑی پیاری کتاب ہے، اس میں حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی پیدائش (Birth) سے لے کر آپ کی شہادت تک تفصیل (Detail) کے ساتھ آپ کی سیرت کو بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کو ضرور حاصِل کیجئے! خُود بھی پڑھیئے! گھر والوں، دوستوں اور جاننے والوں کو بھی یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب (Motivation) دِلایئے!

اسی طرح شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک مختصر رسالہ ہے: **کراماتِ فاروقِ اعظم**۔ یہ بھی بہت ہی پیارا اور معلوماتی رسالہ ہے، اسے بھی پڑھیئے! بلکہ گھر میں اس رسالے سے دَرْس دیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ثواب بھی ملے گا اور بہت ساری معلومات بھی حاصِل ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کرام و اَہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عنہم کی محبّت بڑھانے، فیضانِ اَوْلیاء پانے، نیک نمازی، باکردار اور بااَخلاق مسلمان بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اور ذیلی حلقے کے 12 دینی

کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہ چھوڑنے، نیکیاں کرنے اور قبر و آخرت کی تیاری کرنے کا ذِہن بنے گا۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام رسالہ **نیک اَعْمال** بھی ہے۔ یہ مختصر سا رِسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے اور چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر لیجئے بلکہ مزید آسانی چاہتے ہوں تو اپنے موبائل میں ***Naik Amal*** ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، اس میں مختلف نیک اَعْمال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں، ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے، اور اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوب صُورت ہو جائے گا۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

پورا گھرانہ سُدھر گیا

ضلع اٹک (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی کرنا، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامِل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے مجھے مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، بعدِ مغرب بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں مبلغ نے **نیک اعمال** رسالے کا تعارُف (***Introduction***) کروایا، رسالہ **نیک**

اَعْمال میں دَرَجِ نیکیوں سے بھری زِندگی گزارنے کے مدنی پھول دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِصْلاحِ اُمَّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطّاری بَن گیا، وقت کے ولیٔ کامِل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُنَاہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، میں نے گُنَاہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنا لیا، اس کی برکت سے میرے اَخلاق سَنْوَرنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثر ہوا، الحمد للہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، رضوی، عطّاری ہو گیا، گھر میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے بند ہو گئے اور گُنَاہوں بھرے چینلز کی جگہ مدنی چینل چلنے لگ گیا۔[1]

خوب مَدَنی قافِلوں کی دھوم ہو | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حسین
مَدَنی اِنعامات کی ہو ریل پیل | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حسین[2]

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب **نیک اَعْمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

المدینہ آن لائن لائبریری

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کا I.T ڈیپارٹمنٹ دِن بہ دِن ہمیں عِلْمِ دین سیکھنے کے آسان ذرائع فراہم کرنے میں مَصْرُوف ہے۔ سینکڑوں کتب و رسائل پر

1 ...دلوں کا چین، صفحہ:4۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:258۔

مشتمل **المدینہ آن لائن لائبریری** جو پہلے صرف ڈیسک ٹاپ ورژن (*Desktop version*) میں تھی، اب ویب ورژن (*Web version*) میں لائیو (*Live*) کر دی گئی ہے۔ **المدینہ آن لائن لائبریری** میں مکتبۃ المدینہ کی مختلف موضوعات (مثلاً قرآن و سُنّت، عقائدِ اسلام، فقہ و فتاویٰ، اسلامی تعلیمات، اخلاق و آداب، سیرتِ رسولِ عربی، سیرتِ امہاتُ المؤمنین، سیرتِ صحابہ و صحابیات، سیرتِ اولیائے کرام، سیرتِ امیر اہلسنت، ملفوظاتِ امیر اہلسنت اور فیضانِ مدنی مذاکرہ، اوراد و وظائف اور نعتیہ کلام وغیرہ) پر مبنی کتب و رسائل موجود ہیں۔ **المدینہ آن لائن لائبریری** سے فائدہ اُٹھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

www.dawateislami.net/bookslibrary

وزٹ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعتصام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

قناعت سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو ایمان لایا، بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اس نے اللہ پاک کے دیئے پر قناعت کی بے شک وہ کامیاب (*Successful*) ہوا[1] (2): اے ابوہریرہ! قناعت اختیار کرو سب سے بڑے شکر گزار بَن جاؤ گے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! قناعت سُنّتِ مصطفےٰ ہے۔ قناعت کا معنی ہے: جتنا ملا اس پر راضی رہنا، زیادہ کی خواہش نہ کرنا ❁ پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو ملتا راضی خوشی تناول فرمالیا کرتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی لذیذ (*Tasty*) اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش نہ فرمائی ❁ رسولِ اَکْرَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مال و دولت کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔

کل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا | اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام[3]

پیارے اسلامی بھائیو! سُنَّتِ مصطفےٰ پر عمل کیجئے، قناعت اختیار کیجئے ❁ قناعت ایمان کا کمال، اسلام کا حُسن ہے ❁ قناعت کرنے والا خود کو دُنیا سے بچاتا، آخرت کی راہ پر چلاتا ہے ❁ قناعت کرنے والا اللہ پاک کا پیارا ہے ❁ قناعت کرنے والے سے لوگ بھی محبت کرتے ہیں[4] ❁ امام شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: **قناعت مالداری کی اَصْل ہے۔**[5]

---

1 ... مسلم، کتاب: الزکاۃ، باب: القناعۃ، صفحہ: 376، حدیث: 1054۔
2 ... ابن ماجہ، کتاب: الزہد، باب: الورع والتقویٰ، صفحہ: 684، حدیث: 4217 ملتقطًا۔
3 ... حدائق بخشش، صفحہ: 304۔
4 ... نضرۃ النعیم، جلد: 8، صفحہ: 3175۔
5 ... دیوانِ امام شافعی، صفحہ: 133۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خُدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلم حاصِل کرو، جَہل زائِل کرو | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو (1)

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل کی سیاہی بڑھنے کا سبب توبہ نہ کرنا ہے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: مؤمن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ (داغ) لگ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کرے، باز آجائے اور مغفرت طلب کرے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر وہ (گناہ میں) بڑھتا چلا جائے تو پھر وہ دھبہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الذنوب، صفحہ:688، حدیث:4244)

1 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:669 ملتقطاً۔

امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...محبّتِ حُسَین کی برکت سے مغفرت ہوگئی
- ...امام حُسَین کی عِبَادات
- ...امامِ عالی مقام کی غریبوں سے محبّت
- ...امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ معاف کرنے والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ بابَرَکت میں درود و سلام کے تحفے پیش کرنا بہت ہی سَعادت کی بات ہے اور درودِ پاک نہ پڑھنا بڑی مَحْرُومی ہے، ہمیں چاہئے کہ درودِ پاک پڑھنے کی لازمی عادَت (*Habit*) بنائیں، آیئے! سلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّھَداء، امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے مَرْوِی 2 حدیثیں سنتے ہیں: (1): امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میرے نانا جان، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کے سامنے میرا ذِکْر ہوا، اس نے درودِ پاک نہ پڑھا، بے شک وہ جنّت کا رستہ بُھول گیا[1] (2): امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے ہی روایت ہے، دوجہاں کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کنجوس ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذِکْر ہوا، پھر اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔[2]

پڑھتا رہوں کثرت سے درود اُن پہ سَدا میں | اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[3]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 ... معجمِ کبیر، جلد:2، صفحہ:249، حدیث:2818۔

2 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب قول رسول اللہ... الخ، صفحہ:811، حدیث:3546۔

3 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:114۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ مثلاً نیت کیجئے: ❁ نگاہیں نیچی کئے تَوَجُّہ کے ساتھ بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جتنی دیر ہو سکا دوزانو یعنی اَلتَّحِیَّات کی شکل میں بیٹھوں گا ❁ ضرورتاً سمٹ، سرک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ❁ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁ گھورنے، جھڑکنے، الجھنے سے بچوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر مسلمانوں سے سلام کروں گا ❁ ہاتھ ملاؤں گا ❁ اور انفرادی کوشش کر کے نیکی کی دعوت پیش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت یعلیٰ بن مُرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی کسی جگہ دعوت تھی، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کو ساتھ لے کر دعوت پر جانے کے لئے روانہ ہوئے، راستے میں ایک مقام پر دیکھا؛ نواسۂ رسول، امامِ عالی مقام امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ (جو ابھی چھوٹی عمر میں تھے، آپ) بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تیزی سے ان کی طرف بڑھے اور (جیسے والد اپنے بچے کے لئے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے کہ بچہ آکر سینے سے لگ جائے، ایسے ہی) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں ہاتھ مبارک کھول دیئے۔

اب یہاں نانا جان (Grandfather) اور نواسے (Grandson) کا پیار بھرا انداز دیکھئے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تھے کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

1 ... بخاری، کِتَابُ بدءُ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

بھاگ کر سینے سے لگ جائیں مگر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے اِدھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا (گویا ننھے شہزادے چاہتے تھے کہ نانا جان مجھے پکڑیں، چنانچہ جیسے بچے بعض اوقات کھیلنے کے لئے بھاگتا ہے تو والِد وغیرہ آہستہ آہستہ پیچھے بھاگتے ہیں اور بچہ ہنستا ہے، ایسے ہی) رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کو ہنساتے رہے، آخِر انہیں پکڑ لیا۔

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی مبارک نگاہوں کو لاکھوں سلام ہوں...!! یہ بلند قسمت حضرات کتنی تفصیل (Detail) کے ساتھ محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کو نوٹ کیا کرتے تھے، چنانچہ روایت کے الفاظ ہیں، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کو پکڑا، اپنا ایک ہاتھ مبارک اُن کی ٹھوڑی (Chin) کے نیچے رکھا، دوسرا ہاتھ مبارک سَر کے پیچھے گُدّی پر رکھا اور پیار کے ساتھ اُن کا مُنہ چوما، پھر فرمایا: حُسَیْنٌ مِنِّی وَ اَنَا مِنْ حُسَیْن حُسَین مجھ سے ہے اور میں حُسَیْن سے ہوں، اَحَبَّ اللہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا جو حسین سے محبّت کرے، اللہ پاک اس سے محبّت فرماتا ہے حُسَیْنٌ سِبط مِنَ الْاَسْبَاطِ حُسَیْن اَسْباط میں سے ایک سِبط ہیں۔[1]

سِبط کا معنٰی اور شانِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ

سِبط کا معنٰی ہے: وہ درخت (Tree) جس کی جڑ (Root) ایک اور شاخیں (Branches) بہت زیادہ ہوں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حُسَیْن سِبط ہیں، مطلب یہ کہ جیسے حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلام کے 12 بیٹوں سے آپ کی نسل چلی اور بڑھتے بڑھتے بہت پھیل گئی، ایسے ہی حُسَیْن میرے سِبط ہیں کہ ان سے میری نسل چلے گی اور

1 ...ابنِ ماجہ، المقدمہ، فضل الحسن والحسین ابنی علی...الخ، صفحہ:37، حدیث:144۔

مشرق و مغرب (East & West) میں پھیل جائے گی۔[1]

یہاں بڑا ایمان افروز نکتہ ہے؛ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ارشاد فرمایا:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ (پارہ:30، الکوثر:1)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

اس آیت میں کَوثَر کا ایک معنٰی ہے: اَوْلاد کی کَثْرت۔[2] یہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے جوانی تک زِندہ نہ رہے، سب شہزادے بچپن (Childhood) ہی میں وفات پاگئے تھے، اس کے باوُجُود اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلاد کو باقی رکھا، دیکھ لیجئے! آج بھی لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں ساداتِ کرام دُنیا میں موجود ہیں، یہ ہے؛ کَثْرتِ اَوْلاد۔ گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے ہیں کہ اللہ کریم نے مجھے یہ شان بخشی کہ میری اَوْلاد بہت زیادہ ہوگی، قیامت تک رہے گی مگر میری اس شان کا ظُہُور حُسَیْن کے ذریعے سے ہوگا کہ حُسَیْنٌ سِبْط مِنَ الْاَسْبَاط حُسَیْن مضبوط جَڑ والا درخت ہے، یہ خُود اگرچہ شہید ہو جائیں گے مگر ان کے ذریعے سے میری اَوْلاد قیامت تک رہے گی۔

حُسَیْنٌ مِنِّی کا معنٰی

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث مبارکہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حُسَیْنٌ مِنِّی وَاَنَا مِنْ حُسَیْن یعنی حُسَیْن مجھ سے ہے اور میں حُسَیْن سے ہوں۔

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:479 بتغیر قلیل۔
2 ... تفسیر نور العرفان، پارہ:30، الکوثر، زیرِ آیت:1، صفحہ:906 بتغیر قلیل۔

جب کسی سے انتہائی محبّت کا اِظْہار کرنا ہو تو عربی(Arabic) میں اس طرح کا جملہ بولتے ہیں، جیسے فارسی کا ایک شعر ہے:

مَنْ تُو شُدَمْ تُوْ مَنْ شُدِیْ، مَنْ تَنْ شُدَمْ، تُوْ جَاں شُدِیْ

تَا کَس نَہ گُوْیَدْ بَعْد اَزِیں مَنْ دِیْگَرَمْ تُوْ دِیْگَرِیْ

یعنی میں تُو بن گیا ہوں اور تُو میں بن گیا ہے، میں جسم ہوں اور تُو جان ہے، پَس اس کے بعد کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں کوئی اَور ہوں اور تُو کوئی اَور ہے۔

فرمانِ عالی شان کا مطلب یہ ہے کہ حُسَیْن اور میں 2 جسم ایک جان ہیں، میری محبّت حُسَیْن کی محبّت ہے، حُسَیْن کی محبّت میری محبّت ہے، ایسے ہی جو حُسَیْن سے لڑے وہ یہ نہ سمجھے کہ میں حُسَیْن سے لڑ رہا ہوں بلکہ وہ مجھ سے لڑ رہا ہے۔ یاد رہے! آئندہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ (میدانِ کربلا میں) جو واقعات (Events/Incidents) پیش آنے والے تھے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں نُورِ نبوت سے دیکھ لیا تھا، اس لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ اتنی گہری محبّت کا اِظْہار فرمایا۔[1]

محبّتِ امام حُسَیْن کی فضیلت

پھر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی فرمایا کہ اَحَبَّ اللہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا جو حُسَین سے محبّت کرتا ہے، اللہ پاک اس سے محبّت فرماتا ہے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمایئے! امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:479 خلاصۃً۔

2 ...ترمذی، ابواب المناقب...الخ، باب مناقب ابی محمد الحسن...الخ، صفحہ:857، حدیث:3782 ملتقطًا۔

عنہ سے اِیمانی محبّت رکھنا کتنی فضیلت کی بات ہے کہ جو امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبّت کرتا ہے، وہ بندہ اللہ پاک کا محبوب بن جاتا ہے۔

وہ جنّت میں ہمارے ساتھ ہو گا...!!

امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا فرمانِ عالی شان ہے: جو ہم سے دُنیا کی خاطِر محبّت کرتا ہے تو بیشک دُنیادار تو کسی بھی نیک یا بَد سے محبّت کر لیتا ہے، ہاں! جو ہم سے صِرْف وصِرْف اللہ پاک کی رضا کی خاطِر محبّت کرتا ہے، وہ اور ہم قیامت کے دِن ایسے ایک ساتھ ہوں گے، یہ کہہ کر آپ نے شہادت کی اور اس کے ساتھ والی انگلی (*Finger*) کو مِلا دیا۔[1]

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اَصْحاب و اَہْلِ بیت کا
ہے خدائے مصطفےٰ، اصحاب و اہلِ بیت کا

جینا مرنا اُن کی اُلفت میں ہو یا رب! اور ہو
قُربِ جنت میں عطا اصحاب و اہلِ بیت کا

حَشْر میں مجھ کو شفاعت کی عطا خیرات ہو
واسطہ یا مصطفےٰ! اصحاب و اہلِ بیت کا[2]

محبّتِ حُسَین کی برکت سے مغفرت ہو گئی

علّامہ اِبْنِ جوزی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عَمْرو بن لَیْث رحمۃُ اللہ علیہ کے سامنے ان کی فوج جمع کی گئی، آپ نے اپنی فوج کی کَثْرت دیکھی تو دِل ہی دِل میں سوچا: اے کاش! امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی شہادت کے وقت کربلا میں موجود ہوتا، میرے پاس اتنی ہی فوج (*Army*) ہوتی تو میں اپنی جان، اپنی شان و شوکت اور ساری فوج اُن کے قدموں پر قربان (*Sacrifice*) کر دیتا۔

1 ...مقتل الحسین لطبرانی، صفحہ:76، رقم:115۔
2 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:35 ملتقطاً۔

اُس زمانے کے کسی ولیُّ اللہ کو خواب میں غیبوں کی خبر رکھنے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عَمْرو بن لیث سے کہہ دو کہ اس کے دِل میں جو خیال آیا ہے، ہمیں اس کی خبر ہے اور ہم نے اس کے اِرادے کو قبول کر لیا ہے، اللہ پاک اسے اس ارادے پر بڑا اَجْر عطا فرمائے۔[1]

کتابوں میں لکھا ہے: حضرت عَمْرو بن لَیْث رحمۃُ اللہ علیہ کی وفات (**Death**) کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: وہی ایک خیال جو محبّتِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے سبب میرے دِل میں آیا تھا، اسی کی برکت سے اللہ پاک نے مجھے بخش دیا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! امام عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے اِظْہارِ محبّت کا کیسا اِنْعام ملا...!! اللہ پاک ہم سب کو امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی سچی، پکّی، اِیْمانی محبّت نصیب فرمائے۔ اللہ پاک ہماری نسلوں (**Generations**) کو بھی صحابہ و اَہْلِ بیت کا سچّا پکّا عاشِق بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

میری جھولی میں نہ کیوں ہوں دو جہاں کی نعمتیں — میں ہوں منگتا میں گدا اصحاب و اہلِ بیت کا
کیوں ہو مایوس اے فقیرو! آؤ آ کر لوٹ لو — ہے خزانہ بٹ رہا اصحاب و اہلِ بیت کا
فضلِ رب سے دو جہاں میں کامیابی پائے گا — دل سے جو شَیدا ہوا اصحاب و اہلِ بیت کا[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بستان الواعظین، مجلس فی فضل یوم عاشوراء، عمرو بن لیث، صفحہ:213 ملتقطًا۔
2 ...مدارج النبوہ، قسم اول، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت، جز:1، صفحہ:305 خلاصۃً۔
3 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:35۔

امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کا مختصر تَعَارُف

سلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّھَداء، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نواسۂ رسول ہیں مولائے کائنات، مولا علی اور جگر گوشۂ رسول، سیدہ فاطمہ بتول رَضِیَ اللہُ عنہما کے شہزادے ہیں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ 5 شعبان، سن 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام: حُسَیْن اور شبیر رکھا امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی کنیت: ابو عبد اللہ ہے لقب: سِبْطِ رسول (رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے) اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُول (یعنی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے[1]

پیارے اسلامی بھائیو! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی وِلادت کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی خبر بھی مشہور (*Famous*) ہو گئی تھی، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر خبر دی کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے نواسے کو آپ کی اُمَّت شہید کر دے گی، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے آپ کے مقامِ شہادت یعنی کربلا کی مٹی بھی بارگاہِ رسالت میں پیش کی۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! تقدیر کا لکھا پُورا ہوا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے 72 وفادار رُفقا کے ساتھ، 10 محرم الحرام، سن 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں یزید پلید کے خِلاف حق کی آواز بلند کرتے ہوئے، نانا کے دِین پر پہرا دیتے ہوئے، ظُلم سہتے ہوئے، دُکھ اور غم کے پہاڑ کے سامنے ثابت قَدم رہ کر انتہائی عزّت (*Respect*) کے ساتھ، شُجاعت (*Bravery*)

1 ... سوانح کربلا، صفحہ:103۔

2 ... سوانح کربلا، صفحہ:106۔

کے ساتھ، شان و شوکت کے ساتھ شہید ہوئے اور رہتی دُنیا تک کے لئے باطِل کے خِلاف کھڑے ہونے کا، حق پر چلنے کا، دینداری کا، عزّت سے جینے، عزّت سے مرنے کا، شُجاعت کا، بہادری کا، استقامت کا اور صبر و رضا کا سبق دے گئے۔

حُسَیْن ایک علامت ہے زِندگی کے لئے | حُسَیْن عَزْمِ سَفر ہے مُسَافری کے لئے

ایک اور شاعِر نے کہا:

فِطرَت کی مصلحت کا اشارہ حُسَین ہے | قربانیوں کی آنکھ کا تارا حُسَیْن ہے
وہ اس لئے لڑے کہ سِتم کو مِٹا سکیں | پھر کیوں نہ ہم کہیں کہ ہمارا حُسَیْن ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام حُسَیْن کے فضائل پر اَحادیث

قاسِمِ نعمت، مالِک جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِمام حَسَن مجتبٰی اور اِمام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کے متعلق فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِی جس نے ان دونوں (امام حسن اور امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما) سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی وَ مَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِی اور جس نے ان دونوں سے دشمنی رکھی، اس نے مجھ سے دشمنی رکھی[2] رسولِ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے: هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی حَسَن اور حُسَیْن دُنیا میں میرے 2 پھول ہیں[3] پیارے آقا، سَیِّدُ الْاَنبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم امام حَسَن اور امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کو

1 ... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:174، حدیث:2549۔
2 ... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:182، حدیث:2581۔
3 ... ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی محمد حسن بن علی، صفحہ:856، حدیث:3777۔

سُونگھا کرتے اور سینے سے لپٹاتے تھے۔[1]

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی | زَہراء ہیں کلی جس میں حُسَین اور حَسَن پھول[2]

وضاحت: اے رَضا! اُس عِزّت والے، کَرَم والے باغ (یعنی خاندانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی کیا بات ہے کہ جس میں حضرت فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ عنہا کلی ہیں اور حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عنہما پھول ہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک اَور مقام پر بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں | کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گُل[3]

عاشقِ صحابہ واہلِ بیت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ کے اِس شعر کی وَضاحت یوں فرماتے ہیں: اِن دو سے مُراد حضرتِ امامِ حسن اور حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عنہما ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے اِن دونوں کا صَدقہ بارگاہِ رسالت میں پیش کیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے اِن دو پھُولوں کے صَدقے میں رَضا پر ایسا کرم کیجیے کہ رَضا بھی قیامت کے دِن پھول (*Flower*) کی طرح مسکرا رہا ہو۔[4]

پنج تن پاک بھی...!! جنّتی! جنّتی!

روایات میں ہے: ایک مرتبہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنی پیارے شہزادی حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ عنہا کے ہاں تشریف لے کر گئے، اس

1 ...ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی محمد حسن بن علی، صفحہ:856، حدیث:3779۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ:79۔
3 ...حدائق بخشش، صفحہ:77۔
4 ...دوست کسے بنایا جائے؟، صفحہ:21 بتغیر قلیل۔

وقت حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ سوئے ہوئے تھے، امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ نے دودھ مانگا، پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوئے اور اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے بکری کا دُودھ (Goat Milk) نکالا، ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عنہ کو عطا نہ فرمایا تھا کہ امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے بھی دُودھ مانگ لیا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بیٹا! پہلے تمہارے بھائی نے دُودھ مانگا ہے، ہم پہلے اسے پلائیں گے، پھر تمہیں دیں گے۔ یہ دیکھ کر سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ عنہا نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! لگتا ہے آپ حَسَن کو زیادہ چاہتے ہیں...!! فرمایا: میں ان دونوں ہی سے محبّت کرتا ہوں۔ بے شک میں، تم، یہ دونوں (یعنی حَسَن و حُسَین) اور یہ سونے والا (یعنی حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہم) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔[1]

ہر	صحابیٔ نبی!	جنّتی	جنّتی	سب صحابیات بھی!	جنّتی	جنّتی
چار	یارانِ نبی!	جنّتی	جنّتی	حضرتِ صدّیق بھی!	جنّتی	جنّتی
اور	عُمرِ فاروق بھی!	جنّتی	جنّتی	عُثمانِ غنی!	جنّتی	جنّتی
فاطمہ	اور علی!	جنّتی	جنّتی	حسن اور حسین بھی!	جنّتی	جنّتی
والِدَین	نبی!	جنّتی	جنّتی	ہر زوجۂ نبی!	جنّتی	جنّتی
اور	ابو سُفیان بھی!	جنّتی	جنّتی	ہیں معاویہ بھی!	جنّتی	جنّتی (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:164۔

2 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:53۔

حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہما کے لئے روشنی ہو گئی

صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ رات کا وقت تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نمازِ عشا پڑھا رہے تھے، ننھے شہزادے امامِ حَسَن و امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہما بھی وہیں موجود تھے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سجدے میں جاتے تو دونوں شہزادے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیٹھ مبارک پر بیٹھ جاتے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سجدے سے سر اُٹھاتے تو انہیں نَرمی سے پکڑ کر زمین پر چھوڑ دیتے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ سجدے میں جاتے تو دونوں شہزادے پھر ایسے ہی کرتے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے نَماز مکمل فرمالی تو دونوں شہزادوں کو جھولی میں بٹھالیا، حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! شہزادوں کو گھر چھوڑ آؤں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت عطا فرمادی۔ ایک روایت میں ہے: گلی میں اندھیرا تھا تو دونوں شہزادوں کو گھر جانے میں ڈر (Fear) محسوس ہوا، چنانچہ ان شہزادوں کی خاطِر اسی وقت آسمان پر بجلی چمکی اور گلی روشن ہو گئی، جب تک شہزادے اپنے گھر پہنچ نہیں گئے، اس وقت تک روشنی موجود رہی۔[1]

امام حُسَین کی عِبادات

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، سلطانِ کربلا امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ بہت عِبادت گزار، متقی اور پرہیز گار تھے، علّامہ اِبنِ اَثیر جَزَرِی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کَثْرت سے نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، حج کرتے، صدقہ و خیرات

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:158-159۔

(Charity) کرتے اور ہر بھلائی کا کام بجا لایا کرتے تھے[1] شہزادۂ امامِ عالی مقام حضرت امام زینُ العابِدین رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میرے اَبُّو جان امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ دِن رات میں ایک ہزار نوافِل ادا کیا کرتے تھے[2] امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے متعلق یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے 25 حج پیدل ادا فرمائے۔[3]

امام حُسَیْن کی 4 پسندیدہ عِبَادات

عاشُورا کی رات جب امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ میدانِ کربلا میں تھے، آپ نے اپنے بھائی جان حضرت عبّاس علمبردار رَضِیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: کسی طرح جنگ کو کل تک کے لئے ملتوی (Postpone) کروا دیجئے! تاکہ آج رات ہم اللہ پاک کی عِبَادت کر سکیں، اللہ پاک خُوب جانتا ہے کہ مجھے (1): نماز پڑھنا (2): قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنا (3): کثرت سے دُعائیں مانگنا اور (4): کَثْرت سے اِسْتِغْفَار کرنا بہت پسند ہے۔[4]

پیارے اسلامی بھائیو! محبت اطاعت کرواتی ہے، امامِ عالی مقام امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عنہ سے ہماری محبت کیسی ہے؟ ذرا ہم غور کریں؟ 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام کی رات امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی ظاہری زندگی مُبارَک کی آخری رات تھی مگر اللہ پاک کی عبادت کا ذوق وشوق دیکھئے؟ کاش! کاش! کاش! ہم غلامانِ امام حسین بھی اپنے محبوب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عبادات وریاضات کرتے ہوئے اپنی زندگی کے شب وروز گُزاریں۔ یاد رکھئے! حدیثِ پاک

1 ... اسد الغابہ، جلد:2، صفحہ:27، رقم:1173۔
2 ... اَلْعِقْدُ الْفَرِید، باب من کلام الزہاد واخبار العباد، جلد:3، صفحہ:114 ملتقطاً۔
3 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:180۔
4 ... الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، جلد:3، صفحہ:166۔

میں ہے: بندہ اُسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہو گا۔[1] اگر ہم زَبان سے امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبت کے دعوے کرتے رہیں مگر امام عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی مبارک سیرت کو نہ اپنائیں تو ہماری محبت ناقص ہے کیونکہ عاشق اپنے محبوب کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنے مُبارَک چہرے پر اپنے نانا جان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت داڑھی شریف سجائی ہوئی تھی، آپ کے ابو جان مولا مشکل کُشا رَضِیَ اللہُ عنہ کی بھی گھنی (یعنی بھری ہوئی) داڑھی شریف تھی۔ ہم غور کریں کہ ہمارے چہرے پر یہ سُنّتِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے؟ امامِ عالی مقام حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنی مبارک زندگی کی آخری نمازِ فجر اپنے خیمے (*Tent*) میں باجماعت ادا فرمائی جبکہ دُشمن چاروں طرف سے تلواریں چمکا رہے تھے؟ اہلِ بیتِ اَطہار علیہمُ الرِّضْوان کی اَصل محبت اِن کی پیروی کرنے میں ہے، امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی مبارک زندگی سے ہمیں یہ دَرس ملتا ہے کہ ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنی چاہئیں اور وقت آنے پر دِین کی خاطر ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اللہ کریم ہمیں صحابہ و اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عنہم کی حقیقی محبت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

لباس مبارک میں سنتوں کا لحاظ

امام عالی مقام کا دَرْزی (*Tailor*) جس سے آپ نے کپڑے سِلوائے، وہ کہتا ہے: میں نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ سے عرض کیا: لباس کی لمبائی پیروں تک رکھوں؟ فرمایا:

1 ... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، صفحہ: 934، حدیث: 3688 مفہوماً۔

نہیں۔ میں نے عرض کیا: ٹخنوں سے نیچے تک رکھ دوں؟ فرمایا: مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ یعنی جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکتا ہے، وہ آگ میں ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ سُنتوں کا لحاظ رکھنے والے تھے، لباس میں سُنّت یہ ہے کہ تہبند (یا شلوار وغیرہ) ٹخنوں سے اُوپَر رہے۔ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس کا لحاظ فرمایا۔

اب محبّتِ امام حُسَین کا دَم بھرنے والے ذرا اپنے لَباس پر غور کر لیں، ❁ ہم لباس میں سنتوں کا لحاظ رکھتے ہیں یا جدید فیشن پر چلتے ہیں؟ ❁ ہمارے سَر پر سُنّت کے مُطابق عمامہ شریف سجا رہتا ہے یا نہیں؟ ❁ ہماری شلوار، پاجامہ یا پینٹ وغیرہ ٹخنوں سے اُوپَر ہوتی ہے یا جدید فیشن (*Latest Fashion*) کی بے جا محبّت کی بدولت ٹخنوں سے نیچے لٹک رہی ہوتی ہے؟ آہ! افسوس! آج کل فیشن پرستی کا دور دورہ ہے، چلنے، پھرنے، اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے وغیرہ میں سُنّتوں کا لحاظ رکھنا تو دُور کی بات بہت سارے لوگوں کو ان سُنتوں کا عِلْم تک نہیں ہوتا۔ کاش! امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے صدقے ہمیں سُنتوں کی محبّت نصیب ہو جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا | جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 ... مقتل الحسین لطبرانی، صفحہ:33، رقم:28۔
2 ... مشکوٰۃ، کتابُ الاِیمان، بابُ الاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

اِسبال کسے کہتے ہیں؟

خیال رہے! شلوار، پاجامہ یا پینٹ وغیرہ ٹخنوں (Ankles) سے نیچے رکھنے کو اِسبال کہتے ہیں[1] اور یہ مکروہِ تنزیہی (یعنی شریعت میں ناپسندیدہ) ہے۔ ہاں! خود پسندی (Self-Centeredness) اور تکبر (Arrogance) کی نیت سے ہو تو گُناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[2]

امامِ عالی مقام کی غریبوں سے محبّت

امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایک بہت پیارا وَصْف ہے کہ آپ غریبوں، مسکینوں، یتیموں (Orphans) کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ہم اَہْلِ بَلا ہیں (یعنی دُنیا میں ہمارے لئے بہت آزمائشیں ہیں)، ہم نے دُنیوی عیش و عشرت کو چھوڑ دیا، اپنی ساری تمنّائیں مٹا دیں اور اپنی زِندگی دوسروں کی تمنّائیں (Wishes) پُوری کرنے لئے وقف (Dedicate) کر دی۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کی...!!

غریبوں مسکینوں سے محبّت

ایک مرتبہ امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی زوجہ محترمہ (Wife) نے آپ کو پیغام دِیا کہ ہم نے گھر میں آپ کے لئے بہترین کھانا اور خوشبو (Perfume) تیار کر رکھی

1 ... بہار شریعت، جلد:1، صفحہ:632 حصہ:3 مفصلاً۔
2 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:22، صفحہ:167 ملخصًا۔
3 ... کَشْفُ الْمَحْجُوب، صفحہ:115 بتغیر قلیل۔

ہے، آپ جسے اپنے لائق دیکھیں، انہیں ساتھ لے کر گھر تشریف لے آئیے۔ یہ پیغام سُن کر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ مسجد میں تشریف لے گئے، وہاں جو غریب مسکین جمع تھے، انہیں ساتھ لیا اور گھر آ گئے، زوجہ محترمہ کو فرمایا: میں تمہیں اپنے حق کی قسم دیتا ہوں! تم کھانا اور خوشبو بچا کر نہیں رکھو گی۔ زوجہ محترمہ نے ایسا ہی کیا، سارا کھانا اور خوشبو حاضِر کر دی، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے ان غریبوں مسکینوں کو کھانا کھلایا، انہیں کپڑے عطا فرمائے اور خوشبو بھی لگائی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! کیسی نِرالی شان ہے...!! ہمارے آقا، ہمارے محبوب، نواسۂ رسول، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ غریبوں سے کیسی محبّت فرمایا کرتے تھے! کاش! ہم بھی غریبوں سے محبّت کیا کریں، ان کے کام آیا کریں، مسکینوں، یتیموں، بے سہاروں کے دُکھ بانٹا کریں۔

غریبوں کی دِل جُوئی کی اہمیت

غریبوں کی دِل جُوئی کی کتنی اہمیت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا:

وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ (پارہ:15، الکہف:28)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں۔

یہ آیتِ کریمہ اُن صحابہ کے حق میں نازِل ہوئی جو پہلے غُلامی (Slavery) کی زندگی

1 ... مکارم الاخلاق لطبرانی، صفحہ:104، رقم:172 ملتقطًا۔

گزار چکے تھے، یہ فُقَرا تھے، اللہ پاک نے ان کے متعلق اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ اے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اپنے آپ کو ان فقرا صحابہ کے ساتھ مانُوس رکھئے! حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ نازِل ہونے کے بعد حالت یہ ہوگئی کہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ساتھ تشریف فرما رہتے، ہم خُود اجازت لے لیتے تو لے لیتے، ورنہ حُضُور ہمیں وہیں بیٹھا چھوڑ کر کبھی نہیں اٹھتے تھے۔[1]

بے دام ہی بک جائیے بازارِ نبی میں | اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں کے ساتھ محبّت کریں، دِل میں ان کی اُلفت بڑھائیں، ان کے ساتھ عزّت (*Respect*) سے پیش آیا کریں اور جہاں تک ہو سکے ان کا سہارا بننے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ پاک کا پیارا بنانے والا عَمَل

حسنی، حسینی سید، حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے مال دارو! اگر دُنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو اپنے مال کے ذریعے غریبوں سے ہمدردی کرو![2] پھر غوثِ پاک رحمۃُ اللہ علیہ نے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگ اللہ پاک کے عِیَال (یعنی اللہ پاک کے بندے اور اس کے محتاج) ہیں، اللہ پاک کا زیادہ پیارا وہ ہے جو اللہ پاک کے عیال کو زیادہ فائدہ

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:447و448۔
2 ... فتح الرحمٰن، صفحہ:127۔

پہنچانے والا ہو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کا دُکھ بانٹنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **FGRF** خاص اسی مقصد کے لئے کام کرتا ہے، غریبوں، بے سہاروں، یتیموں، مسکینوں کی غمخواری کرنا، ان کے کام آنا، ان کی مدد کرنا، مشکل وقت (**Tough Time**) میں اُمَّت کا سہارا بننا، آفتوں (**Calamities**)، مصیبتوں میں گھِرے ہوؤں کے کام آنا اس شعبے (**Department**) کا خاص کام ہے۔ آپ بھی **FGRF** کا ساتھ دیجئے! نیک کاموں میں حِصَّہ شامل کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا | دردمندوں سے ضعیفوں سے محبّت کرنا
مرے اللہ! بُرائی سے بچانا مجھ کو | نیک جو راہ ہو، اس رہ پہ چلانا مجھ کو

امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مُعاف کرنے والے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! امام عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی ایک پیاری پیاری عادت یہ بھی تھی کہ جو کوئی آپ کو تکلیف پہنچاتا، آپ اسے مُعاف کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ عِصام بن مُضْطَلِق جو مولائے کائنات مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے ساتھ بغض رکھتا تھا، ایک مرتبہ اس نے امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے سامنے آپ کے اَبُو جان مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا، اس پر امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اسے کچھ نہ کہا، کوئی جوابی کاروائی بھی نہ کی بلکہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

1 ... موسوعہ ابنِ ابی دُنیا، کتاب قضاء الحوائج، جلد:4، صفحہ:159، حدیث:24۔

پڑھ کر یہ آیات تِلاوت فرمائیں:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ۚ

(پارہ:9، الاعراف:199-201)

ترجمہ کنزُ الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو، اور اے سُننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی بُرے کام پر اُکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے۔ بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب اُنہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے، ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

پھر فرمایا: (اے عِصَام) خُود پر بوجھ ہلکا رکھ...!! میں اللہ پاک سے تیرے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا سُوال کرتا ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! کیسا پیارا انداز ہے، کتنے پیارے اَخلاق ہیں۔ سامنے والا بُرا بھلا کہہ رہا ہے اور امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ اسے بخشش کی دُعائیں دے رہے ہیں۔ نفرتیں مٹانے اور محبتیں بڑھانے کا یہ بہت ہی پیارا نسخہ ہے، ہمیں بھی یہ نسخہ اپنانا چاہئے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

ترجمہ کنزُ العِرفان: برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کر دو تو تمہارے اور جس شخص کے

1 ... تفسیر بحر المحیط، پارہ:9، الاعراف، زیرِ آیت:201، جلد:4، صفحہ:570۔

(پارہ:24، حم السجدہ:34) | درمیان دشمنی ہو گی وہ اس وقت ایسا ہو جائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام میں مسلمانوں کو اَخلاقیات کی انتہائی اعلیٰ، جامع (**Comprehensive**) اور شاہکار تعلیم دی گئی ہے کہ برائی کو بھلائی سے ٹال دو جیسے کسی کی طرف سے تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرو، کوئی جہالت اور بیوقوفی کا برتاؤ کرے تو اس پر حِلم اور برداشت (**Tolerance**) کا مظاہرہ کرو اور اپنے ساتھ بدسلوکی ہونے پر عَفْوُ و درگُزر سے کام لو...!!(1)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نانائے حُسین، سلطانِ دارین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نعتِ پاک میں لکھتے ہیں:

بد نہیں تم ان کی خاطِر | رات بھر روؤ گر اہو
بد کریں ہر دَم بُرائی | تم کہو ان کا بھلا ہو(2)

اللہ پاک ہمیں بھی مُعاف کرنے، بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام عالی مقام کے عبرتناک اَشْعار

اِسحاق بن اِبراہیم کہتے ہیں: ایک مرتبہ امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ قبرستان گئے اور عربی کے اَشْعار پڑھے (جن کا ترجمہ یُوں ہے): میں نے قبر والوں کو پکارا مگر وہ خاموش

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:24، حم السجدہ، زیرِ آیت:34، جلد:8، صفحہ:641 بتغیر قلیل۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:339۔

(Silent) رہے، پھر ان کی قبر کی مٹی نے مجھے جواب دیا، بولی: کیا تم جانتے ہو میں نے اپنے رہنے والوں کا کیا حال کیا؟ میں نے ان کا گوشت نَوچ لیا، لباس چیر پھاڑ دیا، اُن کی آنکھوں کو پگھلا کر مٹی میں مِلا دیا، اُن کے جوڑ (Joints) علیحدہ علیحدہ کر دیئے، ان کی ہڈیاں (Bones) توڑ ڈالیں اور ان کے جسموں کو بالکل گلا دِیا اور اُن پر آفتیں طویل ہو گئیں۔[1]

مصیبت تو قبروں کے اندر ہے

نواسۂ رسول حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ جب قبروں کو دیکھتے تو فرماتے: اُوپَر سے یہ قبریں کیسی بھلی لگتی ہیں مگر مصیبت تو ان کے اندر ہے، اللہ! اللہ! اے اللہ کے بندو...! دُنیا میں مشغول نہ ہو جاؤ! **بے شک قبر عمل کا گھر ہے (یعنی وہاں اعمال ہی ساتھ جائیں گے)**، نیک اَعْمال کر لو! ان سے غفلت (Carelessness) مت برتو...!![2]

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار | مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بیشمار
یاد رکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھڑی | تجھ کو ہو گی مجھ میں سُن! وحشت بڑی
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا | ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا
گُھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا | بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی | قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی[3]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ قبرستان بھی جایا

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:187۔
2 ...بستان الواعظین، مجلس فی ذکر القبور، حکایۃ عن الحسین، صفحہ:157۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:711و712 ملتقطاً۔

کرتے تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ عِبرت حاصِل کرنے کے لئے قبرستان جایا کریں، وہاں دَفن مسلمانوں کے لئے فاتحہ شریف بھی پڑھیں، ان کے لئے دُعائے مغفرت بھی کریں اور ساتھ ہی ساتھ عِبرت بھی لیا کریں، وہاں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے تَصَوُّر باندھیں، سوچیں کہ عنقریب مجھے بھی یہیں آنا ہے، آہ! میرا بھی آخری ٹھکانا یہی ہو گا، ہائے! ہائے! قبر کی یہ تنہائی، وحشت، اندھیرا...!! آہ! قبر میرے حُسن کو تباہ کر ڈالے گی، طاقت و قُوَّت سب ختم ہو جائے گی، آنکھیں پگھل کر بہہ جائیں گی، گوشت جھڑ جائے گا، آہ! میرے اس خوبصُورت جسم (Beautiful Body) کو مٹی میں مِلا دیا جائے گا اور پھر...!! پھر روزِ قیامت اُٹھنا، رَبِّ رَحمٰن کے حُضُور حاضِر ہونا اور اپنے اعمال کا حِساب دینا ہو گا۔

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار — مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شُمار
یاد رکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھڑی — تجھ کو ہو گی مجھ میں سُن! وحشت بڑی
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا — ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا
گُھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا — بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی — قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی[1]

اس انداز پر عبرت و نصیحت کے لئے ہم قبرستان حاضِری کی عادَت (Habit) بنائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِل کا زنگ اُترے گا، گُناہوں سے نفرت نصیب ہو گی اور نیکیاں کرنے کا ذِہن (Mindset) بنے گا۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 711و712 ملتقطاً۔

امام عالی مقام کا ایک خطبہ

آخر میں آیئے! امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایک سبق آموز خطبہ سنتے ہیں: تاریخِ ابنِ عساکر میں کربلا کے دِن 10 مُحَرَّمُ الحرام کی صبح کو امام عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے اللہ کے بندو! اللہ پاک سے ڈرو! اور دُنیا سے بچتے رہو! بے شک اس دُنیا میں اگر کسی نے ہمیشہ رہنا ہوتا تو ضرور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام ہمیشہ رہتے مگر اللہ پاک نے اس دُنیا کو آزمائش کے لئے پیدا فرمایا ہے، یہاں کے رہنے والے سب فَنَا ہونے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں، دُنیا کی نئی چیزیں پُرانی ہونے والی ہیں، یہاں کی نعمتیں ختم ہونے والی ہیں، یہاں کی خوشیاں ختم ہونے والی ہیں، پَس! سامانِ سفَر تیار کرو! بے شک بہترین سامانِ سَفَر تقویٰ ہی ہے، اللہ پاک سے ڈرو! تاکہ تم کامیاب (Successful) ہو جاؤ...!![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ (Linkup) ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب حصّہ لیجئے! اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: ہفتہ وار اجتماع بھی ہے۔ آیئے! ہفتہ وار اجتماع میں

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:218۔

پابندی سے شرکت (Participation) کا ذِہن پانے کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

گُناہوں بھری زِندگی میں مدنی انقلاب

پاکستان کے شہر کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زِندگی بسر کر رہا تھا، دُنیوی لذّات میں مَصرُوف رہنا میرا معمول تھا، بُرے دوستوں کی صحبت نے مجھے اور بگاڑ دیا تھا، دوستوں کے ساتھ مل کر رات بھر گُناہوں کا سلسلہ جاری رہتا، ایک بار ایک اسلامی بھائی نے مجھے مَغْرِب کے وقت نماز کی دعوت دی، نہ جانے ان کی دعوت میں کیا اَثَر تھا کہ میں اُن کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑا، نمازِ مغرب پڑھی، نماز کے بعد ایک اسلامی بھائی نے فیضانِ سُنَّت سے دَرْس دیا، دَرْس کے فوراً بعد اسلامی بھائیوں نے ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں جانے کی تیاری شروع کر دی۔ ایک اسلامی بھائی نے مجھے بھی ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کی ترغیب دِلائی، ان کا انداز ایسا پیارا تھا کہ میں فوراً ہفتہ وار اجتماع (Weekly Sunnah Inspired Congregation) میں شرکت کے لئے تیار ہو گیا، پھر جلد ہی اسلامی بھائیوں کے ساتھ مِل کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی فضاؤں میں پہنچ گیا، وہاں سنتوں بھرا بیان سُنا، ذِکْرُ اللہ میں مَصرُوف رہا، پھر رِقّت انگیز دُعا ہوئی۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع اور عاشقانِ رسول کی صحبت کا مجھ پر ایسا اَثَر ہوا کہ میں نے دُعا کے دوران رو رو کر اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور آئندہ زِندگی نیکیوں میں گزارنے کی پختہ نیت کر لی، مجھ پر کیف و سُرور طاری تھا، اجتماع سے واپسی کے بعد میں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی اور نیکیوں بھری زِندگی گزارنے میں مَصرُوف ہو گیا۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو! | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انگوٹھی کے بارے میں سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! مَرْد کو سونے (Gold) کی انگوٹھی (Ring) پہننا حرام ہے۔ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنْع فرمایا ❁ نابالغ (یعنی بہت ہی چھوٹے) لڑکے کو بھی سونے چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا، اسی طرح بچوں (یعنی لڑکوں) کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہو گی ❁ لوہے کی انگوٹھی جہنمیوں کا زیور ہے ❁ مرد کے لئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی

1 ... مشکوٰۃ، کتابُ: الْاِیمان، بابُ: الْاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

ہی کی ہو، مرد کے لئے ناجائز ہے ❁ بغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے ❁ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وزن میں ساڑھے 4 ماشے (یعنی 4 گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے ❁ عیدین میں انگوٹھی پہننا مُستحب ہے۔ مگر مرد وہی جائز والی انگوٹھی پہنے ❁ مرد کو چاہیے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت کی انگوٹھی کا نگینہ ہاتھ کی پشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے ❁ چاندی کا چھلّا خاص لِبَاسِ زَنان (یعنی عورتوں کا پہناوا) ہے مردوں کو مکروہِ (تحریمی، ناجائز و گُناہ ہے) ❁ عورت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے ، اس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ❁ لوہے کی انگوٹھی (Iron Ring) پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانعت نہیں۔ (1)

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہئے چشمِ نَم | لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو (2)

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:57و58 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:669۔

امامِ پاک اور یزید پلید

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...قرآنِ کریم میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عنہما کا ذِکرِ خیر
- ...امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کا تعارُف و فضائل
- ...سانحۂ کربلا سے ملنے والے چند مدنی پھول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں حاضِر ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب نصیب ہو گا۔ یاد رکھئے! اعتکاف کی نیت کے بغیر مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، یاد رہے! صرف کھانے، پینے، سونے وغیرہ کے لئے اعتکاف کی نیت کرنا بھی دُرُست نہیں، اعتکاف کی نیت رضائے اِلٰہی کے لئے ہو، اگر مسجد میں کھانا وغیرہ کھانا ہو یا سونے کا ارادہ بن جائے تو اللہ پاک کی رضا کے لئے اعتکاف کی نیت کیجئے، کچھ دیر عبادت یا ذِکْر و درود کیجئے، اب چاہیں تو کھا، پی یا سو سکتے ہیں۔

درودِ پاک کی فضیلت

سرورِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے 3،3 مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[1]

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی | کوئی کمی سَرْوَرا تم پہ کروڑوں درود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم کبیر، جلد:18، صفحہ:362، حدیث:928۔

2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:271۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفضل عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! سچی نیت بخشش کا ذریعہ ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ اللہ پاک کی رضا کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دِین سیکھوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ ذِکرِ اَہْلِ بیت کی برکتیں لُوٹوں گا ❁ بیان سُن کر، سمجھ کر اس پر عمل کرنے کوشش کروں گا۔

اچّھی اچّھی نیّتوں کا، ہو خدا جذبہ عطا | بندۂ مُخلِص بنا، کر عَفْو میری ہر خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کا ذِکْر

حضرت عَلَّامہ پیر مِہْر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ سَیِّد زادے ہیں، یقیناً اللہ پاک کے ولیٔ کامِل بھی ہیں، عاشِقِ رسول بھی ہیں، یکم رمضان المبارک 1275 کو گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی (پنجاب، پاکستان) میں پیدا ہوئے، حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی اَوْلاد میں سے ہیں، 27 صَفَرُ المظفر کو تقریباً 81 سال کی عمر پاک کر دُنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ بہت زبردست عالِمِ دِیْن تھے، قرآن وحدیث کی اتنی گہری سمجھ بوجھ رکھتے تھے کہ... سُبْحٰنَ اللہ! ایک مرتبہ ایک انگریز پادری پیر مِہْر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اَور اس نے ایک عجیب سا سُوال کیا، بولا: تم مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہو کہ قرآن شریف میں ہر چیز کا ذِکْر ہے، یہ دعویٰ غلط ہے، دیکھو!

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

امام حُسَین (رَضِیَ اللہُ عنہ) تمہارے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے نواسے ہیں، انہوں نے کربلا میں اسلام کی خاطِر اتنی بڑی قربانی پیش کی، وہ قرآنِ کریم کے، تمہارے دِین کے اتنے بڑے اور زبردست خادِم (یعنی نگہبان) ہیں، اس کے باوُجود قرآنِ کریم میں اِمام حُسین (رَضِیَ اللہُ عنہ) کا نام تک موجود نہیں ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ قرآنِ کریم میں ہر چیز کا ذِکر ہے، یہ دعویٰ ہرگز درست نہیں ہے۔

پیر مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ نے اطمینان کے ساتھ انگریز کا اعتراض سُنا، جب اس نے اپنی بات پُوری کرلی تو فرمایا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ پادری بولا: جی ہاں! پڑھا ہے، اس وقت بھی قرآن میری جیب میں ہے، (یہ کہہ کر اُس انگریز نے اپنی جیب سے قرآن شریف نکالا اور بولا:) فرمایئے! کہاں سے پڑھوں؟

اب ذرا توجُّہ کے ساتھ سچے عاشقِ رسول، عالمِ دِین حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ کی علمی شان و شوکت سنیئے! فرمایا: پادری صاحب! قرآن پڑھیئے، کہیں سے پڑھ دیجئے! پادری باادب ہو کر بیٹھ گیا اور عربی لہجے میں تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا شروع کیا۔

ذرا اندازہ کیجئے! ہے کافِر مگر قرآنِ کریم کو اپنے ساتھ رکھتا ہے، ہے کافِر مگر قرآنِ کریم کو ادب کے ساتھ، عربی لہجے میں، تجوید کے ساتھ پڑھتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید اس کے اسی ادب، قرآنِ کریم کے ساتھ اس لگاؤ ہی کی برکت تھی کہ تقدِیر اسے پیر مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدمت میں لے آئی۔ بہر حال! پادری صاحب نے پڑھنا شروع کیا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔

اتنا ہی پڑھا تھا، مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ نے روک دیا اور فرمایا: عِلْمُ الْاَعْدَاد کے

اعتبار سے بِسْمِ اللہ شریف کے 786 عدد ہیں۔ اب ذرا لکھئے:

لفظ امام حُسَیْن کے عدد ہیں:	210	امام حُسَین کا سنِ پیدائش:	4 ہجری
آپ کا سنِ شہادت:	61 ہجری	لفظ کرب وبلا کے عدد:	261
لفظ امام حسن کے عدد:	200	امام حسن کا سن شہادت:	50 ہجری

210 + 4 + 61 + 261 + 200 + 50، یہ کُل کتنے ہوئے؟ 786۔ پیرِ مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے پادری! قرآنِ مجید کی ایک ہی آیت جو تُو نے پڑھی ہے، اسی میں امام حسین کا نام بھی موجود ہے، امام حسین کے سالِ پیدائش کا ذِکر بھی موجود ہے، امام حسین کے سالِ شہادت کا ذِکر بھی موجود ہے، امام حُسَین جس مقام پر شہید ہوئے، اس مقام کا ذِکر بھی موجود ہے اور ساتھ ہی ساتھ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے بھائی جان امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ کے نام اور سالِ شہادت کا بھی ذِکر ہے اور اسی آیت سے یہ بھی پتا چل گیا کہ یہ دونوں بھائی امام ہیں (رَضِیَ اللہُ عنہما)۔ ابھی تو یہ قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے، آگے چلئے تو شاید ان کی زندگی کے کئی واقعات بھی مل جائیں گے۔[1]

بے ادب گستاخ فرقہ کو سُنا دے اے حسنؔ | یُوں کہا کرتے ہیں سُنّی داستانِ اہلبیت[2]

انگریز پادری نے جب یہ ایمان افروز جواب سُنا تو اس کے دِل میں ہدایت کا نُور جگمگا اُٹھا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[3]

نِگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی | بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

1 ... مِہرِ مُنیر، صفحہ: 425 تا 426، خلاصۃً۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ: 103۔
3 ... تحریکِ پاکستان میں علماءِ کرام کا کردار، صفحہ: 63۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حِکایت کو سامنے رکھ کر عاشقانِ رَسُول عُلماء کی علمی شان و عظمت کا بھی اندازہ لگایئے، کیسے زَبَردست انداز میں، فِی الْبَدِیْہ (یعنی پہلے کسی تیاری کے بغیر، فوراً) جواب ارشاد فرمایا۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کی جامعیت بھی دیکھئے! صِرْف ایک بِسْمِ اللہ شریف میں کتنا کچھ بیان ہو گیا...! اور ایسا نہیں ہے کہ بِسْمِ اللہ شریف میں بَس اتنی ہی باتوں کا ذِکْر ہے، اسلام کے چوتھے خلیفہ، بابِ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم (شہر عِلْم کے دروازے)، مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو بِسْمِ اللہ شریف کی تفسیر سے 70 اُونٹ بھر دوں (یعنی اتنے کاغذوں پر یہ تفسیر لکھی جائے کہ وہ کاغذ 70 اُونٹوں پر رکھے جائیں)،[1] یہ ابھی صِرْف قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے، اندازہ کیجئے! مکمل قرآنِ پاک میں عِلْم کے کتنے سمندر موجود ہوں گے؟

پھر اسی حِکایت سے اَہَم ترین مدنی پھول جو سیکھنے کو ملا، وہ ہے: امامِ حَسَن مجتبیٰ اور امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہما کی شان و عظمت، قرآنِ کریم میں ان کا اچھا تذکرہ ہونا۔ جو لوگ قرآنِ کریم کو سمجھتے ہیں، جو قرآنِ کریم کے رازوں سے واقف ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کو پڑھنے سمجھنے کے لئے زِندگیاں لگادی ہیں، وہ جانتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن کے کیسے پیارے پیارے اَوْصاف و فضائل کا بیان موجود ہے، دیکھ لیجئے! ایک عاشِقِ رَسُول، ماہِر عالِمِ دِین، پِیْر مِہْر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ نے صِرْف بِسْمِ اللہ شریف کی روشنی میں حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عنہما کی زندگی مبارک کا پُورا نقشہ کھینچ دیا۔

یہ پِیْر مِہْر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ علیہ کا اپنا خوبصُورت، عالِمانہ انداز ہے، ورنہ قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن کا واضح ذِکْر بھی موجود ہے، سنئے!

---

1 ... الاتقان فی علوم القرآن، النوع: الثامن والسبعون، صفحہ: 586۔

پارہ:22، سورۂ اَحزاب، آیت:33، ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔

طَبرانی شریف اور مُسلِم شریف میں حدیثِ پاک ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَین (رَضِیَ اللّٰہُ عنہم) کو چادر مبارک میں لے کر یہ آیت تِلاوت فرمائی،[1] ایک روایت میں ہے: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی: مولیٰ! یہ میرے اَہلِ بیت ہیں، انہیں خوب ستھرا فرمادے۔[2]

پارہ:25، سورۂ شُوریٰ، آیت:23، ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى ؕ

ترجمہ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازِل ہوئی، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے اَہلِ قرابت جن سے محبت کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، یہ کون ہیں؟ فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے یعنی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہم اجمعین۔[3]

پارہ:5، سورۂ نساء، آیت:54 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

---

1 ... مسلم، کتاب: فضائل الصحابۃ، باب: من فضائل علی بن ابی طالب، صفحہ:940، حدیث:2404۔

2 ... ترمذی، ابواب: المناقب عن رسول اللہ، باب: فضل فاطمۃ، صفحہ:871، حدیث:3875۔

3 ... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:181، حدیث:2575۔

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۚ

ترجمہ کنزُالعرفان: بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے۔

حضرت امام باقر رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں بیان کئے گئے وہ لوگ جنہیں اللہ پاک نے اپنا فَضل عطا کیا اور جن سے کافِر و مُنافِق حَسَد کرتے ہیں، خُدا کی قسم! یہ ہم اَہْلِ بیت ہیں۔[1]

اَہْلِ بَیْت کون ہیں؟

اس کے عِلاوہ قرآنِ کریم کی کئی آیات ہیں، جن میں اَہْلِ بیتِ اَطْہار کی شان و عظمت بیان کی گئی ہے، یقیناً حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن بھی ان فضائل میں شامِل ہیں کہ یہ بھی اَہْلِ بیت ہیں۔ لفظِ اَہْل کا معنی ہے: والا۔ بیت کا معنیٰ: گھر۔ اَہْلِ بیت کا معنی ہوا: گھر والے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اَہْلِ بیت کون ہیں؟ سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْواجِ پاک، جنہیں قرآنِ کریم نے اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِیْن (مؤمنوں کی مائیں) قرار دیا، ان کے بعد پیارے آقا، سردارِ اَنبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَوْلاد پاک، آپ کے تمام شہزادے، چاروں شہزادیاں اور اِن شہزادیوں کی اَوْلاد، ان سب کو اَہْلِ بیتِ کہا جاتا ہے، لہٰذا قرآنِ کریم کی جتنی آیات میں اَہْلِ بیتِ اطہار کا ذِکْر ہے، اُن تمام آیات میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کا بھی ذِکْر موجود ہے۔

ان کی پاکی کا خُدائے پاک کرتا ہے بیاں | آیۂ تطہیر سے ظاہِر ہے، شانِ اَہْلِ بیت[2]

1 ...الصواعق المحرقۃ، الباب: الحادی عشر، صفحہ: 190۔

2 ...ذوق نعت، صفحہ: 100۔

وضاحت: آیۂ تَطْہِیر (یعنی پارہ:22، سورۂ اَحزاب کی آیت:33 جس میں اَہْلِ بیت کی ظاہِر و باطن کی پاکی کا بیان ہے، اس آیت) سے صاف ظاہِر ہے کہ اللہ پاک بھی اَہْلِ بیتِ اطہار کی پاکی کا بیان فرماتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا مختصر تعارُف

سلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّہَداء، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نواسۂ رسول ہیں مولائے کائنات، مولا علی اور جگرِ گوشۂ رسول، سیدہ فاطمہ بتول رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کے شہزادے ہیں امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ 5 شعبان، سَن 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام: حُسَیْن اور شبیر رکھا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی کنیت: ابو عبد اللہ ہے لقب: سِبْطِ رسول (رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے) اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُول (یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے[1] قاسِمِ نعمت، مالِک جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے امام حَسَن مجتبیٰ اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے متعلق فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں[2] ایک حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِی جس نے ان دونوں (امام حسن اور امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی وَ مَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِی اور جس نے ان دونوں سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی[3] رسولِ اَکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے: ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا (یعنی) حَسَن اور حُسَیْن دُنیا میں میرے 2 پھول

1 ... سوانح کربلا، صفحہ:103۔
2 ... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:174، حدیث:2549۔
3 ... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:182، حدیث:2581۔

ہیں[1] پیارے آقا، سَیِّدُ الْاَنبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم امام حَسَن اور امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کو سُونگھا کرتے اور سینے سے لپٹاتے تھے۔[2]

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی | زَہراء ہیں کلی جس میں حُسَیْن اور حَسَن پھول[3]

وضاحت: اے رَضا! اُس عِزّت والے، کَرَم والے باغ (یعنی خاندانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی کیا بات ہے کہ جس میں حضرت فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کلی ہیں اور حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہما پھول ہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ ایک اَور مقام پر بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں | کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گُل[4]

وضاحت: یارسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! حَسنین کَرِیْمَیْن جن کو آپ نے اپنا پھول فرمایا ہے، ان کا واسطہ حشر میں رضا پر ایسا کرم فرمایئے کہ رضا پھول کی طرح کِھل اُٹھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی وِلادت کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی خبر بھی مشہور ہو گئی تھی، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر خبر دی کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے نواسے کو آپ کی اُمَّت شہید کر دے گی، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے آپ کے مقامِ شہادت یعنی کربلا کی مٹی بھی بارگاہِ رسالت میں پیش کی۔[5]

1 ...ترمذی، ابواب: المناقب، باب: مناقب ابی محمد حسن بن علی، صفحہ: 856، حدیث: 3777۔
2 ...ترمذی، ابواب: المناقب، باب: مناقب ابی محمد حسن بن علی، صفحہ: 856، حدیث: 3779۔
3 ...حدائق بخشش، صفحہ: 79۔
4 ...حدائق بخشش، صفحہ: 77۔
5 ...سوانح کربلا، صفحہ: 106۔

پیارے اسلامی بھائیو! تقدیر کا لکھا پُورا ہوا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے 72 وفادار رُفقا کے ساتھ، 10 محرم الحرام، سن 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں یزید پلید کے خِلاف حق کی آواز بلند کرتے ہوئے، نانا کے دِین پر پہرا دیتے ہوئے، ظُلم سہتے ہوئے، دُکھ اور غم کے پہاڑ کے سامنے ثابِت قَدَم رہ کر انتہائی عِزّت کے ساتھ، شُجَاعت کے ساتھ، شان و شوکت کے ساتھ شہید ہوئے اور رہتی دُنیا تک کے لئے باطِل کے خِلاف کھڑے ہونے کا، حق پر چلنے کا، دینداری کا، عزّت سے جینے، عِزّت سے مرنے کا، شُجاعت کا، بہادری کا، استقامت کا اور صبر و رضا کا سبق دے گئے۔

حُسَیْن ایک علامت ہے زِندگی کے لئے | حُسَیْن عَزْمِ سَفر ہے مُسَافری کے لئے

ایک اور شاعِر نے کہا:

فِطْرَت کی مصلحت کا اشارہ حُسَین ہے | قربانیوں کی آنکھ کا تارا حُسَیْن ہے
وہ اس لئے لڑے کہ ستم کو مِٹا سکیں | پھر کیوں نہ ہم کہیں کہ ہمارا حُسَیْن ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا بہت مشہور ہے، عموماً ہم یہ واقعہ پڑھتے، سُنتے رہتے ہیں، اگر تفصیل کے ساتھ، درست روایات کی روشنی میں واقعۂ کربلا پڑھنا چاہیں تو مکتبۃ المدینہ کی 2 کتابیں **سوانحِ کربلا** اور **آئینۂ قیامت** پڑھ لیجئے۔ آج ہم اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! واقعۂ کربلا سے حاصِل ہونے والے چند سبق سیکھنے کی سعادت حاصِل کریں گے، ہم **الحمد للہ!** حُسَیْنی ہیں، **الحمد للہ!** ہم یزید سے، یزیدیت سے بیزار تھے، بیزار ہیں اور بیزار رہیں گے، لہٰذا آج ہم امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک سے، واقعۂ کربلا سے حاصِل

ہونے والے مدنی پھول سُن کر، انہیں اپنے دِل کے گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گے تاکہ اِن پر عَمَل کر کے سچّے اور پکّے حسینی ہونے کا ثبوت دے سکیں۔

(1): جذبۂ اِیمانی حکمتِ عملی کے ساتھ

پہلا مدنی پھول جو امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک سے سیکھنے کو ملتا ہے، وہ ہے: **جذبۂ اِیمانی مع حکمتِ عملی**۔ عام طَور پر جس انداز سے اور جن مواقع پر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا حوالہ دیا جاتا ہے، اس سے یُوں لگتا ہے، جیسے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ مَعَاذَ اللہ بہت جَوشیلے تھے، لہٰذا جیسے ہی یزید پلید تختِ حکومت پر آیا، آپ جوش میں آکر، 72 ساتھیوں کے ساتھ میدانِ کربلا میں پہنچے اور یزیدیوں کے خِلاف لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ حالانکہ ایسی بات نہیں ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ جذبۂ اِیمانی والے تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ قرآن پڑھتے بھی تھے، قرآن سمجھتے بھی تھے، حدیث پڑھتے بھی تھے، حدیث سمجھتے تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ دِین کے رازوں کو سمجھتے تھے، دِین کی کامِل سمجھ بُوجھ رکھنے والے تھے، اس لئے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا جذبہ خالی جذبہ نہیں تھا بلکہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا جذبہ جذبۂ اِیمانی تھا، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی شہادت تو اَزَل سے لکھی ہوئی تھی، آپ نے کربلا کے میدان میں شہید ہونا ہی تھا، اس کے اسباب بننے ہی تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ خود بھی اپنی شہادت کے متعلق جانتے تھے، اس کے باوُجود امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے کسی لمحے بھی حکمتِ عملی کو چھوڑا نہیں، ایسا نہیں تھا کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ اُٹھے اور کربلا میں جا کر یزیدیوں سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے بلکہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے پُوری پُوری حکمتِ عملی سے کام لیا اور کمال گہرائی کے ساتھ قرآن و حدیث کو سمجھ کر پُوری عقل مندی

سے فیصلے کئے اور دین پر پُوری طرح عَمَل کرتے ہوئے دِین کے لئے قربانی پیش کی۔

اب یہاں 2 باتیں ہیں، **ایک ہے:** یزید کی بیعت کرنا، اس میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے بالکل مصلحت پرستی نہیں کی، ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصے میں بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے یزید کی بیعت نہیں کی۔ **دوسری بات ہے:** یزید کے خِلاف عملی اقدامات کرنا، اس میں اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے حکمتِ عملی اختیار فرمائی، یزید پلید 60 ہجری میں، رَجَب کے مہینے میں تخت پر بیٹھا، یزید نے مدینۂ منورہ کے گورنر وَلِید کو خط لکھ کر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے بیعت لینے کا کہا، وَلِید نے رات ہی کو امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس پیغام پہنچایا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ وَلِید کے پاس تشریف لائے، وَلِید نے یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا، اس پر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے یزید کی بیعت نہ کی بلکہ اپنے گھر والوں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ رَجب سے لے کر ذوالحج تک یعنی تقریباً 5 مہینے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ مکہ مکرمہ میں رہے اور اس دوران خاموشی اختیار فرمائی۔ ان 5 مہینوں میں کُوفہ والوں کی طرف سے مسلسل خط آئے، کُوفہ والے درخواست کرتے تھے: عالی جاہ! یزید سخت فاسِق اور ظالِم ہے، ہم اس کی بیعت نہیں کرنا چاہتے، اس وقت رُوئے زمین پر صِرْف آپ ہی خِلافت کے حق دار ہیں، آپ ہی یزید کو ظُلم و ستم سے رَوک سکتے ہیں، آپ تشریف لائیے، ہم آپ کی بیعت کریں گے، آپ کے لئے تَن، مَن، دَھن کی بازی لگادیں گے۔

اب شرعی مسئلہ یہ ہے کہ ایک طرف نااَہل ہو، دوسری طرف خِلافت اور عہدے کا اَہل ہو، مسلمان اُس اَہل کو عرض کریں کہ آپ یہ منصب قبول کیجئے تاکہ اُمَّت نااَہل کے ظلم و ستم سے بچ جائے، اس صُورت میں جو خِلافت اور منصب کا اَہل ہے اس پر ضروری ہے کہ وہ منصب کو قبول کرے تاکہ مَظْلُوموں کی مدد ہو۔ جب کُوفہ والوں نے امام حُسَیْن

رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدْمت میں خط بھیج کر بار بار مطالبہ کیا تو اب امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے لئے شَرْعاً لازِم تھا کہ آپ یزید کے خِلاف عملی اقدام کرتے، ورنہ کُوفہ والے روزِ قیامت یہ عُذْر کرتے کہ یا اللہ پاک! ہم نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدْمت میں بار بار عرض کی تھی، جب امام حُسَیْن تشریف نہ لائے تو ہم مجبور ہو گئے اور یزید چاہے ظالِم تھا، فاسِق تھا، ہمیں اس کی بیعت کرنی پڑی۔

اس لئے جب شَرْعاً لازِم ہو گیا تو امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس وقت حکمتِ عملی اختیار فرمائی اور کُوفہ کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے اپنے چچازاد بھائی امام مُسْلِم رَضِیَ اللہُ عنہ کو کُوفے بھیجا۔

یہ تمام حکمتِ عملیاں اختیار کرنے کے بعد امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کُوفہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مگر افسوس! کوفہ والے بے وفا نکلے، انہوں نے خُود خط لکھ لکھ کر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کو کوفہ بُلا کر آپ کو یزیدی فوج کے حوالے کر دیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ ابھی راستے ہی میں تھے کہ یزیدی فوج نے آپ کا راستہ روک لیا، یُوں امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کربلا پہنچے اور دِیْن کی حِفَاظت کرتے ہوئے 72 تَن قربان کئے اور آخر میں خود بھی جامِ شہادت نوش فرمایا۔

ہزاروں میں بہتّر تن تھے تسلیم و رضا والے
حقیقت میں خُدا اُن کا تھا اور یہ تھے خُدا والے

کسی نے جب وطن پوچھا تو حضرت نے یہ فرمایا
مدینے والے کہلاتے تھے، اب ہیں کربلا والے

حسین ابن علی کی کیا مدد کر سکتا تھا کوئی
یہ خود مشکل کشا تھے اور تھے مشکل کشا والے

دوائے دَرْدِ عصیاں پنج تَن کے دَر سے ملتی ہے
زمانے میں یہی مشہور ہیں دارُ الشِّفَا والے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حقیقی حسینی بنیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ قرآنِ کریم کو سمجھتے تھے، ہم بھی قرآنِ کریم کو سمجھیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ حدیثِ پاک

کے عالِم تھے، ہم بھی حدیثِ پاک کا عِلْم حاصِل کریں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ دِیْن کو سمجھتے بھی تھے، دِیْن کے کامِل پَیْرو کار بھی تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اندر جذبۂ ایمانی پیدا کریں، اللہ و رسول جو حکم دیں، اسے مانیں، اسی کے مطابق نیکی کی دعوت دیا کریں۔ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے یزید کے تخت پر بیٹھنے سے لے کر کربلا میں شہید ہونے تک لمحہ لمحہ حکمتِ عملی کا مُظاہرہ فرمایا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حکمتِ عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت دیں۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہر طرف نیکی کی دعوت عام ہو | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حُسَیْن
خوب مدنی قافلوں کو دُھوم ہو | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حُسَیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): کربلا میں اَصْل جنگ لَادِیْنِیَّت کے خِلاف تھی

پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا کے متعلق ایک بنیادی بات ہے، وہ یہ کہ میدانِ کربلا میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کس کے خِلاف کھڑے ہوئے تھے؟ سب جانتے ہیں: امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ یزید کے خِلاف تھے۔ اب سُوال یہ ہے کہ کیا یزید کے ساتھ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کو کوئی ذاتی دُشمنی تھی؟ سب جانتے ہیں کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی کوئی ذاتی دُشمنی نہیں تھی؟ کیا مَعَاذَ اللہ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ تاج و تخت چاہتے تھے؟ نہیں، خُدا کی قسم! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ تاج و تخت نہیں چاہتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ تو جنّتی نوجوانوں کے سردار، مالِکِ جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، دُنیا کے ہزاروں تاج، لاکھوں تخت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے قدموں کی دُھول کے برابر بھی نہیں ہیں۔ پھر امام

حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ یزید کے خِلاف کیوں آئے؟ اس کا بہت آسان اور سادہ سا جواب ہے: امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ اَصْل میں لادِیْنِیَّت کے خِلاف تھے۔ یزید پلید دِیْن کے خِلاف تھا، یزید پلید دِیْن کو، شریعت کے اَحْکام کو پامال کرنا چاہتا تھا، یزید شرابی تھا، شراب کو عام کرنا چاہتا تھا، یزید بد کردار تھا، بد کرداری کو عام کرنا چاہتا تھا، یزید ظالِم تھا، یزید فاسِق تھا، اس لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے یزید کے خِلاف عملی اِقْدام فرمایا۔ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ جب کُوفہ تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک جگہ یزیدی فوج نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے قافلے کو رَوْکا، اس وقت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں کربلا کے اَصْل مقصد اور فلسفہ کربلا کا پُورا پُورا بیان ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو ظالِم بادشاہ کو دیکھے، ایسا بادشاہ جو حرام کو حلال کرے، اللہ پاک کا عہد توڑے، سُنّتِ رسول کا مُخالف ہو، اللہ پاک کے بندوں میں گُناہ اور سرکشی پھیلائے، ایسے بادشاہ کو دیکھنے والا اگر اپنی طاقت کے مُطابق قول و عَمَل کے ذریعے اس بادشاہ کو نیکی کی دعوت نہ دے، وہ شخص بھی اس بادشاہ کے ساتھ (مقامِ سزا) میں ہو گا۔[1] اے لوگو! سُن لو...! ان لوگوں (یعنی یزید اور یزیدیوں) نے شیطان کی اطاعت لازِم کرلی، رحمٰن کی اطاعت کو چھوڑا، فساد پھیلایا، اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کیا، حرام کو حلال کیا، حلال کو حرام بنایا اور میں اس بات کا اَہْل ہوں (یعنی یزید کو اس کے ظُلْم سے روکنا مجھ پر لازِم ہے)۔

اے عاشقانِ صحابہ و اَہْلِ بیت، اے عاشقانِ امام حُسَیْن! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے اس ایمان افروز خطبے کا ایک ایک لفظ بتارہا ہے کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ لَادِیْنِیَّت کے خِلاف لڑے

1 ... تاریخ طبری، جلد:3، صفحہ:306۔

تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ ظُلْم کے خِلاف تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ گُناہ کے مُخالِف تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ دِیْن کے مُحافِظ تھے اور ہم الحمد للہ! حسینی ہیں، ہم الحمد للہ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے غُلام ہیں، ہم حُسَیْنِیَّت کو پسند کرتے ہیں، ہم یزیدیت سے نفرت کرتے ہیں۔

اب ذرا اِنْصاف کے ساتھ ہم اپنے متعلق غور کریں، کیا ہمارا وُجُود ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دیتا ہے، کیا ہمارا لباس ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دیتا ہے، ہمارا چہرہ، ہمارا اندازِ زندگی، ہمارے طَور طریقے یہ سب کیا ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دے رہے ہیں؟ اگر نہیں دے رہے تو اے عاشقانِ رسول! اے عاشقانِ صحابہ و اَہْلِ بیت، اے عاشقانِ امام حُسَیْن! غور کیجئے! ہم کس کی طرف ہیں؟ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی اَصْل جنگ ہی لَادِینِیَّت کے خِلاف تھی، کیا آج حسینی کہلانے والے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی غُلامی کا دَم بھرنے والے لَادِیْنِیَّت کے فروغ میں حِصَّہ دار نہیں بَن رہے؟ یزید کیا کرتا تھا؟ یزید شراب پیتا تھا، کیا ہمارے معاشرے میں شراب عام نہیں ہو رہی؟ یزید بَدکردار تھا، کیا ہمارے معاشرے میں بدکاری اور بدکرداری فروغ نہیں پا رہی؟ یزید مادَر پِدَر آزادی (دِیْن سے لاتَعَلُّق ہو جانا) چاہتا تھا، کیا ہمارے معاشرے میں یہ آزادی فروغ نہیں پا رہی؟ یزید بے حیاء تھا، کیا ہمارے معاشرے میں بے حیائی عام نہیں ہوتی جا رہی؟ یزید نمازوں سے بے پرواہ تھا، کیا آج نمازوں سے بے پروائی نہیں برتی جا رہی؟ مسجدیں وِیران ہو رہی ہیں، گُناہوں کے اڈے آباد ہو رہے ہیں، بے ایمانی، 2 نمبری، بدکاری، گُناہ، ظُلْم، زیادتی، لڑائی جھگڑے عام ہوتے جا رہے ہیں، کیا یہ سب کچھ کرنے والے حسینی کہلانے کے حق دار ہو سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں ہو سکتے۔ جو دِیْن کو عقل پر تولتے ہیں، جو قرآن و حدیث کی تعلیمات

پر مَعَاذَ اللہ! انگلیاں اُٹھاتے ہیں، جو سوشل میڈیا پر، ٹی وِی چینلوں پر بیٹھ کر دِیْن کے خِلاف زبان چلاتے ہیں، کیا یہ حسینی کہلانے کے حق دار ہیں؟ ہر گز نہیں ہیں۔

پھر وہ لوگ بھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں جو گُناہوں سے دُور رہنے کی کوشش تو کرتے ہیں، جو دیندار تو ہیں، جو نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر یزیدیت کے اِس سیلاب کے خِلاف، گُناہوں کی آندھی کے خِلاف، لَادِیْنِیَّت کے خِلاف کھڑے نہیں ہوتے، نیکی کی دعوت نہیں دیتے، بُرائی سے منع نہیں کرتے، کیا یہ لوگ حسینی جذبہ رکھنے والے ہیں؟

اللہ! اللہ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کا جذبۂ اِیْمانی تو دیکھئے! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کربلا کے میدان میں بھی نیکی کی دعوت دیتے رہے، یزیدی قُوَّت کے نشے میں بد مست تھے، یزیدی ظُلْم و سِتَم کی آندھیاں چلا رہے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ اس وقت بھی انہیں برائی سے منع کر رہے تھے، یہاں تک کہ 10 محرم کی صبح کو جب کربلا میں جنگ کا آغاز ہوا، اس سے پہلے بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا، یزیدیوں کو نیکی کی دعوت دی، ظُلْم و سِتَم سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔

اللہُ اَکْبَر! جب امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ میدانِ کربلا میں، یزیدی ظالموں کو بھی نیکی کی دعوت دے رہے ہیں تو کیا حسینی کہلانے والوں کا حق نہیں بنتا کہ وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کریں؟ کیا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے غُلاموں کا یہ حق نہیں ہے؟ کہ وہ بھی گُناہوں کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کے لئے تیار ہو جائیں، بے حیائی پھیل رہی ہو، دِیْن کو، دِینی تعلیمات کو، قرآن و حدیث کے اَحْکام کو پسِ پُشت ڈالا جا رہا ہو تو کیا حسینی کہلانے والوں کو نہیں چاہیئے کہ وقت کی قربانی دیں، مال کی قربانی دیں اور نیکی کی دعوت کے لئے، برائی

سے منع کرنے کے لئے میدان میں اُتر آئیں؟ **اے عاشقانِ امام حُسَیْن!** ہمارا حق بنتا ہے، ضرور بنتا ہے، ہم حسینی ہیں، ہم امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کے غُلام ہیں، ہم پر لازِم ہے کہ ہم امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی پاکیزہ سیرت سے دَرْس حاصِل کریں اور حکمتِ عملی کے ساتھ، قرآن و حدیث کی پیروی کرتے ہوئے، شریعت کے دائرے میں رِہ کر نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں۔ یہ دَرْسِ کربلا ہے اور یہ کردارِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ ہے۔

نانائے حُسَیْن، رحمتِ دارَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: جو نیکی کی دعوت نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔[1]

اللہ کی پناہ! اللہ کی پناہ! **اے عاشقانِ رسول!** غور کیجئے! نیکی کی دعوت نہ دینے والا، بُرائی سے منع نہ کرنے والا جب نانائے حُسَیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے پر نہیں ہے تو وہ حسینی کیسے ہو سکتا ہے...؟ اللہ پاک ہم سب کو پکّا سچّا حسینی بنائے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی توفیق بخشے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاؤں | تُو کر ایسا جذبہ عطا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): کربلا اور دَرْسِ فرض شناسی

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کا خطبہ سُنا جو آپ رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس وقت ارشاد فرمایا: جب یزیدی فوج نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کا راستہ روکا تھا، اس خطبے میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے یزیدیت کا پُورا نقشہ بیان کیا، پھر آخر میں فرمایا: اَنَا اَحَقُّ

1 ...ترمذی، کتاب: البر والصلۃ، صفحہ: 471، حدیث: 1921۔

مِنْ غَیْرِیْ یعنی یزید کو اس کے ظُلم و ستم سے روکنے کے لئے دوسروں کی نسبت میں زیادہ حق دار ہوں۔ مطلب یہ کہ میں نواسۂ رَسُول ہوں، میرا منصب، میرا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ میں سب سے پہلے آگے بڑھ کر یزید کو اس کے ظُلم سے روکوں، اپنے نانا کے دِین پر پہرا دُوں اور اُمَّت کو یزید کی پلیدی اور ناپاکی سے بچاؤں۔

امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کا یہ ایک جملہ سانحۂ کربلا کا گویا مَغْز ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے میدانِ کربلا میں قربانیاں کیوں پیش کیں؟ بھوک پیاس کیوں برداشت کی گئی؟ اس لئے کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ فرض شناس تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے منصب کو جانتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ اپنی ذِمَّہ داریوں کو سمجھتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کو اپنی ذِمَّہ داری کا اِحْسَاس تھا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کو اپنے اس فرضِ منصبی کی ادائیگی کے لئے اپنے نانا کا شہر مدینہ منورہ چھوڑنا پڑا، اس فرض کی ادائیگی کے لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے مکہ مکرمہ چھوڑا، اسی مقصد کی ادائیگی کے لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کوفے کی طرف روانہ ہوئے، کربلا کے میدان میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کو گھیر لیا گیا، آپ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، پانی بند کر دیا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، ہزاروں کی فوج لا کر کھڑی کر دی گئی، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، دُنیا کا، مال و دولت کا لالچ دیا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، ڈرایا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، آپ کے بھائی، بھتیجے، بیٹے آنکھوں کے سامنے شہید کر دیئے گئے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، ننھے علی اَصْغر رَضِیَ اللہُ عنہ کے گلے پر تیر چلایا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، آخِر قربانیاں دیتے دیتے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ خود بھی شہید ہو گئے مگر آپ

اپنے فرض سے پیچھے نہ ہٹے اور رہتی دُنیا تک کے لئے اپنے غُلاموں کو یہ دَرْس دے دیا کہ بات جب فرض کی آجائے، بات جب ذِمَّہ داریوں کی آجائے، اس وقت بہانے نہیں بنائے جاتے، اس وقت قربانیاں دی جاتی ہیں۔

اے عاشقانِ امام حُسَین! اب ذرا اپنے آپ پر بھی غور کیجئے! ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے ایسے لوگوں کی جو بہانے بنا کر فرض کی ادائیگی سے دُور رہتے ہیں۔ کئی ایسے ہیں جنہیں نماز کی دعوت دی جائے تو بڑی بے شرمی کے ساتھ کہہ دیتے ہیں: میرے کپڑے صاف نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے: ابھی مَصْرُوف ہوں۔ کوئی کہتا ہے: مولانا! حلال روزی کمانا بھی تو عِبَادت ہے۔ رمضان کے روزے نہیں رکھتے، کیوں؟ اس لئے کہ روزہ رکھ کر کام نہیں ہوتا، حج فرض ہونے کے باوُجود حج نہیں کرتے، کیوں؟ اس لئے کہ بچیوں کے ہاتھ پیلے کرنے (یعنی ان کی شادیاں کرنی) ہیں، سُودی کاروبار کرتے ہیں اور اس کا نام بدل کر کہتے ہیں: یہ تو سُود نہیں ہے۔ نشہ آور چیزیں کھاتے، پیتے ہیں اور دِل کی تسلی کے لئے کہہ دیتے ہیں: یہ تو شراب نہیں ہے۔ دِیْن میں غلط تاویلیں کرتے ہیں، فرض سے بھاگتے ہیں، حیلے تراشتے ہیں، پھر اس پر یہ دعویٰ کہ ہم حسینی ہیں۔

غور کیجئے! کیا یہی **حُسَینِیَّت** ہے؟ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ تو وہ ہیں جنہوں نے فرض کی ادائیگی کے لئے کربلا میں ظُلم برداشت کئے، کنبہ قربان کیا، خود شہید ہوئے اور ایک ہم ہیں کہ فرض کی ادائیگی کے لئے صِرف نیند قربان نہیں کی جاتی، وقت کی قربانی نہیں دے سکتے، چند منٹ کے لئے دُکان بند نہیں کرسکتے۔ نانائے حُسَیْن، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ** تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر

ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سُوال کیا جائے گا۔[1]

اس حدیثِ پاک کے مطابق ہم سب نگہبان ہیں، ہم اپنی ذات کے نگہبان ہیں، اپنی اَوْلاد کے نگہبان ہیں، اپنے گھر والوں کے نگہبان ہیں، ہم ذِمَّہ دار ہیں اور ہم سے ہماری ذِمَّہ داریوں کے متعلق پوچھا جائے گا، آہ! وہ قیامت کا سخت ہولناک دِن..! تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا سورج، اگلے پچھلے سب موجود اور سامنا قہر کا...! ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! کیا ہمارے یہ بے بنیاد بہانے اُس وقت کام آسکیں گے؟ آج فیشن کا نام لے کر، آزادی کا نام لے کر، جِدَّت پسندی کا نام لے کر اسلامی تعلیمات کو پسِ پُشت ڈال دیا جاتا ہے، اے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے دیوانو! ذرا سوچئے تو سہی اگر روزِ قیامت پوچھ لیا گیا کہ ہمارے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لاڈلے نواسے تو دِین کی راہ میں، فرض کی ادائیگی کے لئے بھوکے پیاسے شہید ہو گئے، کیا تم نے بھی کچھ قربانی دِی؟ بتایئے! کیا جواب دیں گے؟ آہ! اُس وقت چَرْب زبانی کا نشہ خاک میں مِل جائے گا، اگر کوئی بہانہ لگا بھی لیا تو سُنا کب جائے گا؟ یہ تو سزا و جزاء کا دِن ہے، یہ تو عدل و انصاف کا دِن ہے۔

اے عاشقانِ رسول! آج فرائِض پُورے کرنے کا وقت ہے، آج اپنی ذِمَّہ داریاں نبھانے کا وقت ہے، بہانے کر کے، الٹی منطق چلا کر ہم خُود کو مطمئن تو کر سکتے ہیں مگر اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال نہ ہوئی، نانائے حُسَیْن، رحمتِ دارَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کرم نہ ہوا تو یقین مانیئے! جنّت کی خوشبو تک نہ سُونگھ سکیں گے، آہ! جہنّم ٹھکانا ہوا تو کیا بنے گا، ہائے ہائے! جہنّم کی دہکتی ہوئی آگ، بڑے بڑے بچھّو، موٹے موٹے سانپ بدن کے ساتھ لپٹ گئے تو کیا بنے گا۔ جہنمیوں کے جسم سے بہتا ہوا پیپ پینا پڑ گیا تو کیا کریں گے؟

1 ... بخاری، کتاب: فی الاستقراض، باب، العبد راع فی مال سیدہ، صفحہ: 620، حدیث: 2409۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا عارضی ہے، فانی ہے، چند روزہ ہے، یہاں تکلیف اُٹھانی بھی پڑ جائے تو کیا غم ہے؟ اگر نماز کے لئے کچھ وقت کے لئے دُکان بند کرنی بھی پڑ جاتی ہے، نئے نئے فیشن اپنانے کو دِل کرتا ہے مگر صبر کرتے ہوئے، نفس کی خواہش کو دبا لیتے ہیں، گُناہ کی طرف دِل مائل ہوتا ہے مگر خود کو قابُو میں رکھ کر صبر کرتے ہیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے قربانیاں دے کر جس دِین کی حفاظت فرمائی، اُس دِین کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں، اگر یہ معمولی معمولی قربانیاں دے کر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے صدقے میں، نانائے حُسَیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت کے صدقے میں جنّت ٹھکانا ہو جائے تو یقین مانیئے! یہ نہایت سستا سودا ہے۔

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا | ہم مفلس کیا مول چکائیں، اپنا ہاتھ ہی خالی ہے[1]

اللہ پاک امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے صدقے **فرض شناسی** کی نعمت عطا فرمائے، کاش! ہمیں اِحساسِ ذِمّہ داری نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(4): امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ مَظْلُومِ کربلا ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا واقعۂ کربلا کو ایک اور انداز سے دیکھئے! میدانِ کربلا میں ظالِم کون تھا؟ یزید تھا۔ مَظْلُوم کون تھا؟ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ اور آپ کے رُفقاء۔

معلوم ہوا ظالِم بننا یزیدیت ہے اور مَظْلُوم ہونا، یہ کردارِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ ہے۔ جو کہتا ہے میں حسینی ہوں اسے چاہئے کہ مَظْلُوم بننا پڑے تو بَن جائے، ظُلم کے پہاڑ بھی گِریں تو برداشت کر جائے مگر کبھی بھی ظالِم نہ بنے کہ ظالِم ہونا یزیدیت ہے۔

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:186۔

شاید ہم کہنے کو کہہ دیں کہ ہم تو کسی پر بھی ظُلم نہیں کرتے لیکن اگر ٹھنڈے دِل سے غور کریں تو شاید ایک بھاری اکثریت ظالِموں کی نکل آئے گی۔ جی ہاں! یہ سچ ہے، ہم ظُلم کا اَصْل مفہوم نہیں سمجھتے، ظُلم صِرْف قتل کرنے کا نام نہیں ہے، ظُلم صِرْف چوریاں ڈکیتیاں کرنے کا نام نہیں ہے، ظُلم کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ فرمانِ اعلیٰ حضرت کا خُلاصہ ہے: ہر وہ نقصان یا تکلیف جو شرعی اجازت کے بغیر کسی کے دِین، عِزَّت، جان، جسم، مال یا صِرْف دِل کو پہنچائی جائے، یہ تکلیف چاہے زبان سے ہو، چاہے فعل سے ہو، چاہے تَرْک سے یعنی (کوئی کام کرنا تھا، نہ کیا جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچی)، اسے ظُلم کہتے ہیں۔ ظُلم کی کُل 18 قسمیں ہیں اور ہر قِسْم کے تحت سینکڑوں صُورتیں پائی جاتی ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب دیکھئے! کیا کیا چیزیں ظُلم میں شامل ہیں، مثلاً ❁ آستینیں چڑھا کر کسی کی طرف لپکے، اُس کا دِل دکھا، یہ ظُلم ہے ❁ کسی کو گھُور کر دیکھا، اسے تکلیف ہوئی، یہ ظُلم ہے ❁ کسی کا قرضہ دبالیا ❁ گالی دِی ❁ طعنہ دیا ❁ مذاق اُڑایا ❁ طنز کیا ❁ نام بگاڑا ❁ چوری کی ❁ مال چھینا ❁ لُوٹا ❁ رشوت لی ❁ سُود کھایا ❁ جُوئے کے ذریعے مال بٹورا ❁ ناپ تول میں ڈنڈی ماری ❁ والدین کو ستایا ❁ پڑوسی کو تکلیف دِی ❁ رات کو شور شرابا کر کے دوسروں کی نیند خراب کی ❁ راستے میں کوڑا پھینک کر ❁ غلط پارکنگ کر کے تکلیف کا سبب بنے ❁ الزام لگایا ❁ بہتان باندھا ❁ بلا اجازت کسی کی کوئی چیز استعمال کی، یہ سب ظُلم ہے اور ظُلم چاہے چھوٹا ہو، چاہے بڑا ہو، ظُلم ظُلم ہی ہے، اگر ہم سچّے حسینی بننا چاہتے ہیں، اگر ہم واقعی یزیدیت سے بیزار ہیں تو ہمیں ہر قسم کا ظُلم چھوڑ کر شریف انسان بننا ہوگا اور اگر خُدانخواستہ پہلے کسی پر ظُلم کیا ہے تو اس سے توبہ بھی کرنی ہوگی اور اس شخص سے مُعافی بھی مانگنی ہوگی۔

1 ... فتاوی رضویہ، جلد:24، صفحہ:459-460ملتقطاً۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھئے گا، شریف وہ نہیں ہے جو صِرف شریفوں کے سامنے شرافت دکھائے بلکہ جو حقیقی شریف ہے وہ شریفوں کے ساتھ تو شریف ہوتا ہے ہی، اس کے ساتھ ساتھ بدمعاشوں کے ساتھ بھی شریف ہی ہوتا ہے، یہ جو کہتے ہیں: ہم شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاشوں کے ساتھ بدمعاش ہیں، جو ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنے کے قائل ہیں، جو کہتے ہیں: میاں! شرافت کا زمانہ نہیں ہے، ایسوں کو چاہئے ذرا غور کریں، یہ کس کی طرف ہیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی طرف ہیں یا یَزِید کی طرف ہیں؟

الحمد للہ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ تو اپنے غُلاموں کے ساتھ بھی شریف تھے اور یزید کے مقابلے پر کھڑے ہو کر بھی الحمد للہ! شریف ہی تھے اور الحمد للہ!

ہر زمانہ میرے حُسَیْن کا ہے

لہٰذا یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ شرافت کا زمانہ نہیں ہے؟ شرافت کا زمانہ تھا، شرافت کا زمانہ ہے اور قیامت تک رہے گا، بَس ہم شریف ہو جائیں تو بات بنے گی۔

قُوَّت اور طاقت کا نشہ

ایک بہت ہی خطرناک باطنی بیماری ہے: قُوَّت کا نشہ۔ سچّا پکّا حسینی بننے کے لئے ہمیں یہ بیماری اپنے اندر سے ختم کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ظُلم عُموماً وہی کرتا ہے جسے قُوَّت و طاقت کا نشہ ہو، یزید پلید کو بھی طاقت ہی کا نشہ تھا، یزید تاج و تخت اور طاقت و قُوَّت کے نشے میں بدمست تھا، اسی لئے اس نے اَہْلِ بیتِ اَطْہار پر ظُلم کے پہاڑ توڑے، اگر یہ عاجزی کرنے والا ہوتا تو کبھی بھی اتنی بڑی جسارت نہ کرتا۔

تاریخِ اُمَم کا یہ پیام ازلی ہے | اے صاحبِ نظراں! نشۂ قُوَّت ہے خطرناک

یہ بھی یاد رکھئے! طاقت و قُوَّت کے نشے میں طاقت ہونا ضروری نہیں ہے، بہت دفعہ

طاقت ہوتی نہیں ہے، لوگ اپنے گمان میں اپنے آپ کو طاقت ور تَصَوُّر کر لیتے ہیں۔ مولانا رُوم رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

نَفْسِ کُش را فِرْعَوْن نیست | لَیْک اُو را عَوْن کُش را عَوْن نیست

یعنی: کون ہے جس کا نفسِ اَمّارہ فِرْعَون نہیں، ہاں! فِرْعَونِ مِصْر کو تخت ملا تھا، سب کو تخت نہیں ملتا۔

یہ اَصْل بات ہے، جو اپنے اندر سے طاقت و قُوَّت کا یہ نشہ ختم کر لے، "میں، میں" نہ کرے، اپنے نَفْس کو قابُو میں کر لے یا یُوں کہہ لیجئے کہ اپنے اندر کے فِرْعَون کو مار لے حقیقت میں وہ شخص ظُلْم سے بچ سکتا ہے۔ مُعَاشَرے میں غَور کر لیجئے! جو عاجزی والا ہوتا ہے، وہ کبھی دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچاتا، اگر جانے انجانے میں کبھی کسی کو کچھ کہہ بھی بیٹھے تو جلدی سے معافی مانگ لیتا ہے اور جو عاجزی والا نہیں ہوتا، جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، وہ بات بات پر آستینیں چڑھانے کو دوڑتا ہے۔

اس لئے اگر ہم واقعی حسینی بننا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر کے فِرْعَون (یعنی نَفْسِ اَمّارہ) کو قابُو میں کرنا پڑے گا، عاجزی اپنانی ہوگی۔ یہ بھی یاد رہے! عاجزی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم لوگوں سے ڈرنا شروع کر دیں، نہیں، نہیں، لوگوں سے ڈرنا تو بزدلی ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ بزدل نہیں تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ تو کمال کے بہادر تھے۔ عاجزی لوگوں کے ڈر سے نہیں ملتی، حقیقی عاجزی خوفِ خُدا سے نصیب ہوتی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السَّلام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ کا مشہور درباری پرندہ ہے: ہُدہُد۔ ایک بار ہُدہُد حضرت سلیمان علیہ السَّلام کی اجازت کے بغیر کہیں چلا گیا، ہُدہُد کی اس حرکت سے حضرت سلیمان علیہ السَّلام سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ہُدہُد واپس آئے گا تو میں اسے سزا دُوں گا۔ جب ہُدہُد واپس آیا اور دیکھا کہ حضرت سلیمان علیہ السَّلام جلال میں ہیں تو اس

نے عاجزی کی، اپنے پروں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے حاضِر ہوا اَور موقع دیکھ کر، ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے قیامت کے دِن بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا ذِکْر کر دیا، بَس قیامت کا ذِکْر سننا تھا، حضرت سلیمان علیہ السَّلام کانپ گئے اور آپ نے ہُدہُد کو مُعاف کر دیا۔[1]

اللہ پاک ہمیں بھی خوفِ خُدا نصیب کرے، کاش! ہم عاجزی کے پیکر بن جائیں، کاش! پکّے سچّے حسینی بنیں اور ہمیشہ شریف بَن کر رہیں، مَظْلُوم تو بھلے ہی بَن جائیں مگر کبھی بھی ظالِم نہ بنیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! پکے سچے حسینی بننے کے لئے، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سیرتِ پاک کا فیضان حاصِل کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ ہو جایئے۔ **الحمد للہ!** امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی یاد میں، کربلا کے اَصْل مقصد پر عَمَل کرنے یعنی بُرائی سے روکنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ہزاروں عاشقانِ رسول مدنی قافلوں میں سَفَر کرتے ہیں، ہم بھی مدنی قافلوں میں سَفَر کی سعادت حاصل کریں، عَمَلی طَور پر کربلا والوں کی یاد منائیں اور ڈھیروں ثواب حاصِل کیجئے۔

اور دعوتِ اسلامی کے 12 دِینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!** امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا فیضان نصیب ہو گا اور دِین و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ دَعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک دینی کام ہے: مدرسۃ المدینہ بالغان۔

1 ... تفسیر خازن، پارہ:19، سورۂ نمل، زیرِ آیت:21، جلد:3، صفحہ:342۔

ہم جانتے ہیں کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے شہادت کے بعد نیزے پر بھی قرآنِ کریم پڑھا تھا مگر آہ! آج حسینی کہلانے والے اُوپر سے دیکھ کر دُرُست قرآن پڑھنا بھی نہیں جانتے، اس لئے فیضانِ قرآن عام کرنے کے لئے، مسلمانوں کو تجوید و قراءت کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھانے کے لئے مسجدوں، دکانوں، سکولوں کالجوں وغیرہ میں اسلامی بھائیوں کے لئے مدرسۃ المدینہ لگایا جاتا ہے، آپ بھی اس دینی کام میں ضرور حِصَّہ لیجئے!

زندگی میں نیکیوں کی بہار کیسے آئی؟

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دینی ماحول سے وابستگی سے پہلے میں بے نمازی تھا۔ دوستوں کے جھرمٹ میں وقت کی دولت برباد ہونے کا احساس تک نہ ہوتا۔ میری نافرمانیوں بھری زندگی میں نیک اعمال کی بہار اس طرح آئی کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی مجھے مدرسۃ المدینہ بالغان میں تجوید کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنے کی دعوت دیا کرتے تھے، ایک دِن میں نے ان کی دعوت قبول کر ہی لی اور مدرسۃ المدینہ میں شریک ہو گیا، مدرسۃ المدینہ میں نہ صرف قرآنِ مجید درست مخارِج کے ساتھ پڑھنے کی تعلیم دی جارہی تھی بلکہ نماز، روزہ وغیرہ کے مسائل اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سیکھنے سکھانے کا سلسلہ بھی تھا۔ مجھے اس محبت بھرے ماحول نے متأثر کر دیا چنانچہ میں پابندی سے مدرسۃ المدینہ میں شرکت کرنے لگا۔ اس کی برکت سے میں نے داڑھی بھی رکھ لی اور عمامہ شریف بھی سجالیا، الحمدللہ! یُوں مجھے گناہوں بھری زندگی سے نجات بھی نصیب ہو گئی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی | صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

”تجہیز و تکفین“ ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! دَعْوَتِ اسلامی کے شعبہ **کفن دفن** اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے: ***Muslim's Funeral*** (تجہیز و تکفین موبائل ایپلی کیشن)۔ اس ایپلی کیشن میں مَیِّت کے غُسل و کفن اور دفن وغیرہ کے متعلق اہم ترین معلومات فراہم کی گئی ہیں اور ایک خاص بات یہ کہ مَیِّت کو غُسل کیسے دینا ہے، کفن کیسے پہنانا ہے، اس کا عملی طریقہ جاننے کے لئے ***Animated Videos*** اس ایپلی کیشن میں بھی شامل ہیں۔ خود بھی یہ موبائل ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ** یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔[1]

ہر کام شریعت کے مطابِق میں کروں کاش! | یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت سُنَّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم **(1):** جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جَنَّت کے باغات میں بیٹھتا ہے، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے دعا

1 ...زُہد کبیر، صفحہ: 118، حدیث 207۔

2 ...وسائل بخشش، صفحہ: 115۔

کرتے ہیں۔[1] (2):جو ثواب کی اُمّید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دُور کر دیا جائے گا۔[2]

اے عاشقانِ رسول! مریض کی عیادت کرنا سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنتِ انبیا ہے نبیوں کے نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی بھی صحابی کے بیمار ہونے کا پتہ چلتا آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے اگر کوئی شخص 3 دن مسجد سے غائب رہتا تو آپ اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا کرتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے[3] اور عِیادت کے لئے اگر مدینۂ شریف کے آخری کنارے تک بھی جانا پڑتا تو تشریف لے جاتے اور اپنے صحابہ کی عیادت فرماتے۔[4] مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر امیر و غریب کے گھر بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔[5] حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه (یعنی: کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں) سے پاک کرنے والا ہے)[6]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...شعب الایمان، مریض کی عیادت کا باب، جلد:6، صفحہ:531، حدیث:9171۔
2 ...ابو داؤد، کتاب: جنائز، باب: وضو میں عیادت کی فضیلت، صفحہ:500، حدیث:3097۔
3 ...مسند ابی یعلی، جلد:3، صفحہ:141، حدیث:3429۔
4 ...مسلم، کتاب: جنائز، مریض کی عیادت کا باب، صفحہ:331، حدیث:925 خلاصۃً۔
5 ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:407۔
6 ...بُخاری، کتاب: المناقب، صفحہ:919، حدیث:3616۔

آلِ نبی کے فضائل

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...اَہلِ بیت میں کون کون شامل ہیں؟
- ...سب سے اَفضَل نسب والے
- ...اہل بیت دنیا بھر کے لیے امان ہیں
- ...اہل بیت سے بغض رکھنے والوں کا انجام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے مَروی ہے، نبیوں کے سلطان، آقائے ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ یعنی دعا اللہ پاک سے حجاب (پردے) میں ہے جب تک مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کے اہلِ بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔[1]

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
پارہائے صُحُف، غنچہائے قُدُس | اَہلِ بَیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام[2]

وضاحت: یعنی رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جگر کے ٹکڑوں، باغِ نبوت کی مہکتی ہوئی کلیوں یعنی اَہلِ بیتِ کرام پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[3]

1 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...الخ، جلد:2، صفحہ:216، حدیث:1576۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:295-309 ملتقطاً۔
3 ... بخاری، کتاب بدءُ الوحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ مثلاً نیت کیجئے: ❁ نگاہیں نیچی کئے تَوَجُّہ کے ساتھ بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جتنی دیر ہو سکا دوزانو یعنی اَلتَّحِیَّات کی شکل میں بیٹھوں گا ❁ ضرور تاً سِمَٹ، سرک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ❁ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁ گُھورنے، جھڑکنے، الجھنے سے بچوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر مسلمانوں سے سلام کروں گا ❁ ہاتھ ملاؤں گا ❁ اور انفرادی کوشش کر کے نیکی کی دعوت پیش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! تیمور لنگ تیموری سلطنت کے بانی (Founder) اور پہلے حکمران (***Emperor/Ruler***) ہیں۔ 1336 عیسوی میں پیدا ہوئے اور 1405 عیسوی میں یعنی 69 سال عمر پا کر وفات پائی، انہوں نے 10 سال کی عمر ہی میں قرآنِ کریم حفظ کر لیا تھا۔ شیخ زینُ الدِّیْن بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تیمور لنگ مرضُ المَوت (یعنی وہ آخری بیماری جس کے سبب ان کی وفات ہوئی، اس) میں مبتلا تھے، ایک دِن شدید غم کی وجہ سے ان کا چہرہ سیاہ (***Black***) ہو گیا، رنگ بدل گیا، کچھ دَیر بعد جب حالت سنبھلی تو لوگوں نے صُورتِ حال بتائی کہ بیماری کی شِدَّت (***Intensity***) کے سبب اچانک آپ کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا، رنگ بدل گیا تھا، اس پر تیمور لنگ نے کہا: میں نے عذاب کے فرشتے دیکھے تھے، وہ میری طرف آرہے تھے، انہیں دیکھ کر مجھ پر شدید غم (***Intense Sadness***) کا غلبہ ہوا جس کی وجہ سے میرا رنگ کالا ہو گیا تھا، پھر جلد ہی اُمَّت کے غمخوار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرشتوں سے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ میری اَوْلاد (یعنی سید زادوں)

سے محبّت کرتا ہے۔ یہ سُن کر فرشتے واپس لوٹ گئے۔

علّامہ یوسُف بن اسماعیل نبہانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تیمور لنگ کے انتقال کے بعد کسی نے خواب دیکھا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں اور پاس ہی تیمور لنگ بھی بیٹھے ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خواب دیکھنے والے سے فرمایا: اے محمد بن حَسَن! تیمور میری اَوْلاد سے محبّت کرتا ہے۔[1]

فضلِ رَبّ سے دو جہاں میں کامیابی پائے گا | دِل سے جو شیدا ہوا اَصْحاب و اَہلِ بیت کا
اے خُدائے مصطفےٰ! ایمان پر ہو خاتمہ | مغفرت کر! واسطہ اَصْحاب و اَہلِ بیت کا
جینا مرنا اُن کی الفت میں ہو یارَبّ! اور ہو | قربِ جنّت میں عطا اَصْحاب و اَہلِ بیت کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان

اے عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بیت! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک بہت ہی بلند رُتبہ، عظمت و شان والی، بہت اُونچے مقام والی ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ (پارہ:22، الاحزاب:33)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔

تفسیر نور العرفان میں ہے: اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ آیتِ کریمہ اُترنے سے پہلے

1 ...اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الثالث، فصل جملۃ آثار وقصص...الخ، صفحہ:102 ملتقطًا۔
2 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:35۔

اَہْلِ بیتِ پاک اب تک مَعَاذَ اللہ! گنہگار تھے، اس کے بعد پاکی عطا ہوئی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اے اہلِ بیت! اللہ پاک تم کو گُناہوں اور بد اَخلاقی (Immorality) کی نجاست سے آلُودہ نہ ہونے دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ اَزْواج اور آپ کی اَوْلادِ پاک گُناہوں سے پاک ہے۔[1]

تمام بُرے اخلاق سے پاک

صدر الافاضِل مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اہلِ بیتِ کرام کے فضائل کا منبع (Source) ہے۔ اس سے اَہْلِ بیتِ پاک کی اعلیٰ خصوصیات (Great Qualities) اور بلند شان و عظمت کا اِظْہار ہوتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے اَہْلِ بیتِ پاک کو تمام بُرے اَخلاق سے پاک رکھا ہے بلکہ ہر وہ چیز جو ان کے بلند مقام و مرتبے کے لائق نہ ہو، اللہ پاک انہیں اس سے محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔[2]

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں | آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَہْلِ بیت میں کون کون شامِل ہیں؟

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کی گئی آیت کے تحت فرماتے ہیں: اہلِ بیتِ اطہار کون ہیں، اس بارے میں اقوال مختلف ہیں۔ یہ کہنا اَوْلیٰ ہے کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اولاد، آپ کی ازواجِ مطہرات اہلِ بیت ہیں۔ حضرت امام حسن و

1 ... تفسیر نور العرفان، پارہ:22، الاحزاب، زیرِ آیت:33۔
2 ... سوانح کربلا، صفحہ:82۔
3 ... ذوق نعت، صفحہ:100۔

حسین رَضِیَ اللہُ عنہما نیز حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ بھی ان ہی میں شامِل ہیں۔[1]

ساداتِ کرام جہنّم میں نہیں جائیں گے (اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!)

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات خیال میں رہے کہ اَہْلِ بیتِ پاک گُناہوں سے محفوظ ہیں مَعْصُوم (*Innocent*) نہیں ہیں کیونکہ مَعْصُوم صِرْف انبیا اور فرشتے ہی ہوتے ہیں۔ محفوظ کا مطلب یہ ہے کہ ان سے گُناہ ہونا ممکن تو ہے مگر اللہ پاک انہیں گُناہوں سے بچالیتا ہے جبکہ مَعْصُوم کا مطلب ہے: وہ حضرات کہ جن سے گُناہ ہونا شرعاً ممکن ہی نہیں ہے۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ ساداتِ کرام میں سے وہ بلند رُتبہ حضرات جو ولیُّ اللہ ہیں جیسے بی بی فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عنہا، امام حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہما، ایسے ہی حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ علیہما وغیرہ، یہ تو گُناہوں سے محفوظ ہیں، دیگر جو ساداتِ کرام ہیں، ان سے گُناہ ہو تو جاتے ہیں لیکن اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ان کی گُناہوں پر پکڑ نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس ضمن میں عاشِقِ صحابہ و اَہْلِ بیت، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے 2 مبارک فرامین سنیئے!

(1): ہر سیّد صحیح النسب (یعنی وہ سَیِّد کہ واقعی عِلْمِ اِلٰہی میں حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن کی اَوْلاد میں سے ہے، وہ) نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جسم اَقْدَس کا پارہ (جزو، حصّہ) ہے اور نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جسم اَقْدَس کا کوئی پارہ (جزو، حصہ) مستحقِ نار نہیں۔[2]

(2): ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ہاں! سلامت ایمان (یعنی جس سید زادے کا ایمان سلامت ہو اس) کے اعمال کیسے ہی ہوں اللہ پاک کے کرم سے پختہ اُمّید یہ ہی ہے کہ جو اس

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:22، الاحزاب، زیرِ آیت:33، 9/168۔
2 ... فتاوی رضویہ، جلد:15، صفحہ:738، بتقدم و تاخر۔

کے علم میں سید ہیں ان سے اصلاً کسی گُناہ پر کچھ مواخذہ نہ فرمائے۔[1]

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت | تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلِ بیت
کس زباں سے ہو بیاں عزّ و شانِ اَہلِ بیت | مدح گوئے مصطفٰے ہے، مدح خوانِ اہلِ بیت
ان کی پاکی کا خُدائے پاک کرتا ہے بیاں | آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اَہلِ بیت
ان کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں | قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اَہلِ بیت[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جا! تُو نے خود کو جہنّم سے بچالیا

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے سلطانِ مدینہ، قرارِ سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے پچھنے لگائے اور جسم مُبارَک سے جو خون (Blood) نکلا اسے دیوار کے پیچھے جاکر پی لیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جب اس سے پوچھا کہ خون کا کیا کِیا ہے تو عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا خون مُبارَک تھا، میں نے اسے زمین پر بہا دینا گوارا نہ کیا، اب وہ میرے پیٹ میں ہے۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **جا! تو نے خود کو جہنّم سے بچالیا ہے۔**[3]

مدارج النبوۃ میں ہے: جنگِ اُحُد کے موقع پر جب حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم زخمی ہوئے تو حضرت مالِک بن سنان رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ان زخموں (Wounds) کا خون چوس کر پی گئے۔ اس پر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بشارت دی کہ **جو جنتی آدمی کو**

1 ... فتاوی رضویہ، جلد:29، صفحہ:640۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ:100 ملتقطًا۔
3 ... المواہب الدنیۃ، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقتہ... الخ، جلد:2، صفحہ:76 ملتقطًا۔

دیکھنا چاہے تو انہیں دیکھے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! غور فرمایئے! جن صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان نے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ پاک سے نکلا ہوا خُون مبارک پیا، وہ جہنّم سے محفوظ اور جنّت کے حق دار ہو گئے تو وہ پاک حضرات جو اسی خون سے بنے ہیں اور وہ مبارک خون ان کی رگوں (*Veins*) میں جاری ہے، انہیں جہنّم کی آنچ کیوں کر پہنچ سکتی ہے؟[2]

اللہ پاک نے وعدہ فرمایا ہے کہ...

رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہلِ بیت میں سے جو اللہ پاک کی وحدانیت اور میری رسالت کا اقرار کرے گا اللہ پاک اس پر عذاب نہ فرمائے گا۔[3]

آل و اَصحابِ نبی سب بادشہ ہیں، بادشاہ | میں فقط ادنیٰ گدا اَصحاب واَہلِ بیت کا[4]

آپ جیسا کوئی ہو سکتا نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! خُون حرام ہے (*Blood is Prohibited*)، انسان تو انسان کسی حلال جانور کا بھی خُون پینا جائز نہیں ہے کیونکہ خُون ناپاک ہوتا ہے مگر ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نرالی شان ہے، آپ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بے مثل و بے مثال ہیں، آپ کا خُون مبارک ناپاک نہیں ہے، کئی ایک صحابۂ کرام علیہمُ

1 ... مدارج النبوت، باب اول در بیان حسن خلقت وجمال، حصہ:1، صفحہ:26 ملخصاً۔
2 ... مطلع القمرین، صفحہ:61 ملخصاً۔
3 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب وعدنی ربی... الخ، جلد:4، صفحہ:132، حدیث:4772۔
4 ... وسائلِ فردوس، صفحہ:35۔

الرِّضْوَان نے جسمِ پاک سے نکلا ہوا خُون مبارک پیا ہے اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ شارِحِ بُخاری علامہ بدر الدین عینی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے خونِ مُبارَک کا حکم عام انسانوں جیسا نہیں اور) جس قول سے یہ لازِم آئے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عام انسانوں کے برابر (*Equal*) ہیں، وہ کسی جاہِل، اَحْمق (*Stupid*) کے مُنہ کی بات ہی ہو سکتی ہے، بھلا کہاں وہ عالی رتبہ! اور کہاں عام انسان...!![1]

آپ جیسا کوئی ہو سکتا نہیں | اپنی ہر خوبی میں تنہا آپ ہیں[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے اَفْضَل نسب والے

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلادِ مصطفےٰ کی بھی کیا نِرالی شان ہے، یہ وہ بلند رُتبہ ہستیاں ہیں کہ ان کے نسب جیسا دُنیا میں کوئی نسب نہیں ہے۔ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے مخلوق کو 2 قسموں میں تقسیم کیا تو مجھے اُن میں سے اَفْضل قسم میں رکھا، پھر اُن 2 قسموں کو 3 قسموں میں تقسیم فرمایا تو مجھے ان 3 میں سے سب سے اَفْضل اور بہترین قسم میں رکھا، پھر اُن 3 قسموں کے قبیلے (*Tribes*) بنائے تو مجھے سب سے اَفْضَل و اعلیٰ قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں کو گھرانوں میں تقسیم (*Distribute*) فرمایا تو مجھے سب سے اَفْضَل اور بہترین

---

1 ... عمدۃ القاری، کتاب الوضوء، باب الماء... الخ، جلد:2، صفحہ:481، تحت الباب ملتقطاً۔

2 ... سفینۂ بخشش، صفحہ:12۔

گھرانے میں رکھا، چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے:[1]

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾

(پارہ:22، الاحزاب:33)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔

یہی بولے سِدْرہ والے

امام باقِر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کے حکم سے میں نے زمین کے مشرق و مغرب (East & West)، پہاڑ (Mountains) اور ریگستان (Desert) چھان ڈالے، مجھے عرب سے بہتر (Better) کوئی قوم نظر نہ آئی، پھر اللہ پاک نے حکم دیا تو میں نے عرب میں تلاش شروع کی، مجھے مُضَر سے بہتر کوئی قبیلہ (Tribe) نہ ملا، پھر اللہ پاک نے حکم دیا، میں نے مُضَر میں تلاش شروع کی تو مجھے بنو کنانہ سے بہتر کوئی نظر نہ آیا، پھر حکم ہوا، میں نے بنو کنانہ میں تلاش کیا، مجھے قریش سے بہتر کوئی نہ ملا، پھر حکم رَبَّانی سے میں نے قریش میں تلاش کیا تو بنو ہاشِم سے بہتر کوئی نظر نہ آیا، پھر بنو ہاشِم میں تلاش کا حکم ملا، میں نے تلاش کیا تو کوئی بھی آپ سے بہتر، آپ سے اَفْضَل نظر نہیں آیا۔[2]

یہی بولے سدرہ والے، چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے، ترے پائے کا نہ پایا

---

1 ...اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الثانی فی الکلام علی الشر فہم... الخ، صفحہ:43 ملتقطاً۔

2 ...اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الثانی فی الکلام علی الشر فہم... الخ، صفحہ:44۔

تجھے یک نے یک بنایا، تجھے حمد ہے خدایا[1]

وضاحت: حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی یہی کہا کہ اے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نے ساری دُنیا چھان ڈالی مگر آپ کے جیسا کوئی بھی نظر نہیں آیا، تعریف ہے اس ایک سچّے خُدائے واحِد کی جس نے آپ کو بے مثل و بے مثال (Matchless) بنایا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہوا؛ ساداتِ کرام کے نسب میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے لے کر حضرت آدَم عَلَیْہِ السَّلَام تک جتنے بھی آباء و اَجداد (Forefathers) ہیں، سب ہی بہت فضیلت والے، بہت بلند رُتبہ ہیں۔ معلوم ہوا؛ جیسا نسب ساداتِ کرام کو نصیب ہے، ایسا نسب دُنیا میں کسی اور کا نہیں ہے۔

حسنین کریمین کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے دورِ خِلافت کا واقعہ ہے، ایک مرتبہ مدینۂ پاک میں مالِ غنیمت لایا گیا، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے وہ مالِ غنیمت تقسیم کرنا شروع کیا، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان آرہے تھے، اپنا حِصّہ لیتے جا رہے تھے، اسی دوران حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی تشریف لے آئے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: بِالرَّحْبِ وَالْکَرَامَۃِ یعنی (خوش آمدید!) آپ کے لئے عزّت واِحترام ہے۔ پھر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے انہیں ایک ہزار دِرْہم (چاندی کے سکے) پیش کئے۔ اس کے بعد امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ تشریف لائے، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ان کا بھی اسی طرح احترام کیا اور انہیں بھی ایک ہزار دِرْہم پیش کئے۔ ان دونوں

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:363۔

شہزادوں، سیّد زادوں کے بعد حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما حاضِر ہوئے، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے انہیں ہزار دِرْہَم کی بجائے 500 دِرْہَم دیئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما نے عرض کیا: اے اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن! امام حسن و حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہما ابھی ننھی عمر میں تھے، میں اس وقت بھی دِین کی خدمت کے لئے سر تَن کی بازی لگایا کرتا تھا، جہاد میں شریک ہوا کرتا تھا، اس کے باوُجُود آپ نے انہیں ہزار ہزار دِرْہم دیئے اور مجھے صِرْف 500 دیئے ہیں؟ یہ سننا تھا کہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے دِل میں محبّتِ اَہْلِ بیت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا، آپ نے محبّتِ اِہْلِ بیت سے سرشار ہو کر فرمایا: جی ہاں! بالکل! (تم جیسا کہتے ہو، بات ایسی ہی ہے لیکن اگر تم ان کے برابر حِصّہ (Share) لینا چاہتے ہو تو) اِذْهَبْ فَاْتِنِي بِاَبٍ كَاَبِيْهِمَا جاؤ پہلے تم حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ عنہما کے والِد (Father) جیسا والِد لاؤ۔ وَاُمٍّ كَاُمِّهِمَا ان کی اَمی جان جیسی اَمّی (Mother) لاؤ! وَجَدٍّ كَجَدِّهِمَا ان کے نانا (Grandfather) جیسا نانا، وَجَدَّةٍ كَجَدَّتِهِمَا ان کی نانی (Grandmother) جیسی نانی وَعَمٍّ كَعَمِّهِمَا ان کے چچا جیسا چچا وَخَالٍ كَخَالِهِمَا ان کے ماموں جیسا ماموں لے کر آؤ! پھر ان کی برابری بھی کر لینا مگر یاد رکھو! تم یہ نہیں کر پاؤ گے، کیونکہ اَبُوْهُمَا فَعَلِيُّ الْمُرْتَضٰى ان کے والد علی المرتضی شیر خدا رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں اُمُّهُمَا فَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاء ان کی والدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عنہا ہیں جَدُّهُمَا مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفٰى ان کے نانا مُحمّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں جَدَّتُهُمَا خَدِيْجَةُ الْكُبْرٰى ان کی نانی بی بی خدیجۃ الکبری رَضِیَ اللہُ عنہا ہیں عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں خَالُهُمَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کے ماموں حضرت

ابراہیم بن رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم و رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں اور خَالَتَاهُمَا رُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّم ان کی خالائیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹیاں بی بی رقیہ واُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عنہما ہیں۔[1]

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی | زہراء ہیں کلی جس میں حسین اور حسن پھول[2]

سُنّتِ فاروقی پر عَمَل کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ اولادِ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نسب کے اعتبار سے علیحدہ ہی شان کی مالِک ہے، ان جیسا نسب کسی اور کو نصیب نہیں ہے، ساتھ ہی اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جب بھی کوئی چیز تقسیم کرنی ہو تو ساداتِ کرام کے احترام کے پیشِ نظر ان کو ڈبل (Double) حِصّہ دینا چاہئے، یہی سُنّتِ فاروقی ہے۔

الحمد للہ! عاشقِ صحابہ و اَہلِ بیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ بھی اس سُنّتِ فاوقی کے عامِل ہیں، آپ ساداتِ کرام کی بہت عزّت (Respect) کرتے ہیں، مُلاقات کے وقت اگر بتا دیا جائے کہ یہ سَیِّد صاحِب ہیں تو بارہا دیکھا گیا کہ آپ نہایت عاجزی سے سید زادے کا ہاتھ چُوم لیتے ہیں، انہیں اپنے برابر بٹھاتے ہیں، ساداتِ کرام کے بچوں سے بے پناہ محبّت اور شفقت سے پیش آتے ہیں، کچھ بانٹتے وقت ساداتِ کرام کو ڈبل حِصّہ دیتے ہیں، کبھی کبھی کسی سید زادے کو دیکھ کر جھوم جھوم کر پڑھنے لگتے ہیں:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا | تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا[3]

---

1 ... الریاض النضرۃ، الباب الثانی، فصل التاسع، ذکر وقوفہ عند کتاب اللہ... الخ، جز:1، صفحہ:292، ملتقطاً۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:79۔
3 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:246۔

حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا صدقہ اللہ پاک ہمیں بھی ساداتِ کرام کا اَدَب و احترام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ مُحَمَّد کے لئے | کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے
دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر | حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَہْلِ بیت کے نسب کی ایک خصوصیت

اے عاشقانِ صحابہ و اَہْلِ بیت! ایک تو یہ بات ہے کہ ساداتِ کرام کا نسب نہایت فضیلت والا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس پاکیزہ اور بلند رُتبہ نسب کی ایک اَہَم خصوصیت (*Quality*) یہ بھی ہے کہ قیامت کا وہ ہولناک دِن جب سارے رشتے، ناطے ٹوٹ جائیں گے، ماں اکلوتے کو چھوڑ رہی ہو گی، باپ بیٹے سے ہاتھ چُھڑا رہا ہو گا، کوئی نہ پوچھے گا کہ کون کس کا بیٹا اور کس کا بھائی ہے مگر قربان جائیے! اَہْلِ بیتِ پاک کی شان پر کہ ان کا پاکیزہ نسب وہ مبارک اور مضبوط رسی ہے، جس نے کبھی ٹوٹنا ہی نہیں ہے، یہ نسب دُنیا میں بھی قائِم ہے، قبر میں بھی قائِم ہو گا، حشر میں، میزان پر، پُل صِراط پر ہر جگہ کام آئے گا۔ چنانچہ روایت ہے: ایک دِن جانِ کائنات، سیدِ سادات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی جان حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عنہا کو کسی نے کہہ دیا کہ "اللہ پاک کی بارگاہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت (رشتہ داری) آپ کو فائدہ نہ دے گی۔" شافِعِ اُمَم، شاہِ عرب و عجم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر جلال کی کیفیت طاری ہو

1 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 150-151، ملتقطاً۔

گئی اور حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو جمع کرو...!! پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ **میری قَرابت** (رشتہ داری) فائدہ نہیں دے گی؟ قِیَامت کے دِن ہر سبب و نسب (نسبی اور سسرالی رشتہ) ٹوٹ جائے گا مگر **میرا سبب اور نسب** کہ وہ **دُنیا اور آخرت میں** جُڑا ہوا ہے۔[1]

علامہ ابن عابدین شامی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تقریباً ان ہی الفاظ کی حدیث کئی سندوں سے مروی ہے اور اس کے عِلاوہ بھی بہت ساری احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسولِ کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نسبِ پاک آپ کی اَوْلاد کو ضرور نفع (*Benefit*) پہنچائے گا، (اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!) یہ دُنیا سے اچھے حال میں رُخصت ہوں گے اور آخرت میں نجات پائیں گے۔ بے شک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ اَطْہار دنیا و آخرت میں بڑی سعادت مند (*Blissful*) ہے۔[2]

آپ کی نسبت اے نانائے حسین! | ہے بڑی دولت اے نانائے حسین![3]

اولادِ مصطفےٰ روزِ قیامت کہاں ہو گی؟

الحمد للہ! سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ پاک جس طرح دنیا میں سردار ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آخرت میں بھی پُر سکون و باوقار، جہنم سے دُور اور جنت کی حق

1 ...مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوۃ، باب فی کرامتہ... الخ، جلد:8، صفحہ:282، حدیث:13827 ملتقطاً۔
2 ...رسائل ابن عابدین، الرسالۃ الاولی، العلم الظاہر فی نفع النسب الطاہر، 1/27، ملخصاً۔
3 ...وسائل بخشش، صفحہ:257۔

دار ہو گی۔ پارہ 27، سُوْرَۃُ الطُّوْر کی آیت 21 میں ارشادِ رَبُّ الْعِبَاد ہے:

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍؕ (پارہ:27، الطور:21)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی (جس) اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیا اور ان (والدین) کے عمل میں کچھ کمی نہ کی۔

تفسیر نور العرفان میں ہے: یعنی اگر مومنوں کی اولاد مومن ہو تو ہم اولاد کو جنت میں اس کے ماں باپ کے ساتھ رکھیں گے، علیحدہ (*Separate*) نہ کریں گے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ ماں باپ کے وسیلہ سے اولاد کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد نبی نہیں مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنت میں ہو گی، وسیلہ ثابت ہوا۔ یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ جنتی آدمی اپنے بال بچوں کے ساتھ جنت میں رہے گا، اس طرح کہ اگر باپ کا درجہ ادنیٰ ہے اور اولاد کا اعلیٰ تو باپ کو ترقی (*Promotion*) دے کر اولاد کے پاس پہنچایا جائے گا۔ لہٰذا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بی بی آمنہ خاتون، حضرت عبد اللہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما) اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی اولاد حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ ہوں گے۔[1]

اہل بیت دنیا بھر کے لیے امان ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اَہْلِ بیتِ پاک کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اَہْلِ بیتِ پاک یعنی ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی قیامت تک آنے والی اَوْلادِ پاک اس دُنیا کے لئے امان ہے۔ حدیث شریف میں ہے: اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ

1 ... تفسیر نور العرفان، پارہ:27، الطور، زیرِ آیت:21۔

لِاَهْلِ السَّمَآءِ وَاَهْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ یعنی ستارے آسمان والوں کے لیے باعثِ امن ہیں اور میرے اہلِ بیت زمین والوں کے لیے باعثِ امن ہیں۔[1] ایک روایت میں ہے: میرے اَہْلِ بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں، جب میرے اَہْلِ بیت نہ رہیں گے، اس وقت زمین والوں پر وہ نشانیاں ظاہِر ہو جائیں گی، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔[2]

عُلمائے کرام فرماتے ہیں: دُنیا سے ساداتِ کرام کا اُٹھ جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، یعنی جب دُنیا میں کوئی ایک بھی سید زادے موجود نہیں رہیں گے، تب قیامت آجائے گی۔ اور اس میں حکمت یہ ہے کہ قیامت بدترین لوگوں پر آئے گی جبکہ ساداتِ کرام دُنیا کے بہترین لوگ ہیں۔[3]

اَوْلادِ پاک کی محبّت فرض ہے

اے عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بیت! یاد رکھئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک کی محبّت دِین کا حِصّہ ہے، لہٰذا پیارے آقا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سارے شہزادوں، ساری شہزادیوں سے محبّت و عقیدت رکھنا، حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عنہ سے لے کر آج تک جتنے ساداتِ کرام ہیں، ان سب سے محبّت کرنا، ان کا احترام کرنا، اس کی عزّت بجالانا ہم سب پر لازم (*Mandatory*) ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی | ترجمۂ کنزُالعرفان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی

1 ... فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل، فضائل علی، جز:2، صفحہ:571، حدیث:1145، ملتقطاً۔

2 ... اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الاول، فصل قولہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہل بیتی امان لامتی، صفحہ:32۔

3 ... اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الاول، فصل قولہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہل بیتی امان لامتی، صفحہ:33، خلاصۃً۔

اَلْقُرْبٰی ط (پارہ:25، الشوریٰ:23) | معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔

علّامہ بغوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس آیتِ کریمہ کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ (اے لوگو! میں تمہیں دِین سکھاتا ہوں، تمہاری دُنیا و آخرت کی بھلائیاں تم تک پہنچاتا ہوں) اس پر میں تم سے کسی قسم کا کوئی اَجر، کوئی بدلہ نہیں چاہتا، البتہ! میں تمہیں قرابت داری کی محبّت کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا؛ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت، آپ کے رشتے داروں (Relatives) کی محبّت دِین کے فرائض میں سے ہے۔[1]

اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا

سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ یعنی کوئی بندہ اس وَقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کی جان سے زِیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو۔ وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ اور میری اَولاد اس کو اپنی اَولاد سے پیاری نہ ہو۔ وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ اور میرے اہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔[2]

محبّتِ اَہْلِ بیت عشقِ رسول کا نتیجہ ہے

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے روایت ہے، تاجدار مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِّعَمِہٖ یعنی اللہ پاک سے محبّت

1 ... تفسیرِ بغوی، پارہ:25، الشوریٰ، زیرِ آیت:23، جلد:4، صفحہ:81، ملتقطًا۔

2 ... شعب الایمان، باب فی حب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، جلد:2، صفحہ:189، حدیث:1505۔

کرو کیونکہ وہ تمہیں نعمتیں عطا فرماتا ہے، وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰہِ اور اللہ پاک کی محبّت کے سبب مجھ سے محبّت کرو (کیونکہ میں حبیبُ اللہ ہوں) وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ اور میری محبّت کے سبب میرے اَہْلِ بیت سے محبّت رکھو۔[1]

حُبِّ سادات اے خدا! دے واسطہ | اہلِ بیتِ پاک کا فریاد ہے[2]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ صحابۂ کرام اور اَہْلِ بیتِ پاک سے محبّت رکھنا عشق رسول کا نتیجہ ہے، بندۂ مؤمن کی پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ پاک سے محبّت کرتا ہے اس کے دِل میں محبوبِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت ہوتی ہے اور جس دِل میں محبّتِ رسول موجود ہے، اس کی پہچان یہ ہے کہ اسے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سے بھی محبّت ہوتی ہے اور وہ اَہْلِ بیت پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے بھی محبّت کرتا ہے۔ یہ سارے تعلق مِلانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ صحابۂ کرام اور اَہْلِ بیتِ پاک کی محبّت مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔

اَہْلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اَصْحابِ حضور | نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی[3]

وضاحت: یعنی ہم عاشقانِ رسول کا بیڑا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا، قبر، قیامت، پُل صِراط ہر جگہ پار ہی پار ہے کیونکہ اللہ پاک کے فضل سے ہم ہدایت کے ستاروں یعنی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سے بھی محبّت کرتے ہیں اور فتنوں کے طُوفان سے بچانے والی کشتی یعنی اَوْلادِ مصطفےٰ سے بھی محبّت کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، مناقب اہل بیت النبی، صفحہ:859، حدیث:3796۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:588۔

3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:153۔

سچّا عاشقِ اَہلِ بیت کون...؟

اے عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بیت! سچّا عاشقِ اَہلِ بیت کون ہوتا ہے؟ یہ بھی سُن لیجئے! روایت ہے: ایک دِن حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ تشریف لے آئے، حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے جلدی سے خطبہ مکمل کیا اور منبر سے نیچے اُتر گئے، اب حضرت امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ منبر پر تشریف لائے، آپ نے اللہ پاک کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: مجھے میرے نانا جان نے بتایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: عرشِ اعظم کے پائے کے نیچے سبز رنگ کی ایک تختی ہے، اس پر لکھا ہے: اے آلِ **مُحَمَّد** کے گروہ! تم میں سے جو بھی روزِ قیامت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی گواہی دیتا ہوا آئے گا، اللہ پاک اسے جنّت میں داخِل فرمادے گا۔

یہ سُن کر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ (یعنی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ)! آلِ **مُحَمَّد** کا گروہ کون ہے؟ فرمایا: وہ جو شَیْخَین یعنی ابو بکر و عمر کو، عثمانِ غنی کو (رَضِیَ اللہُ عنہم)، میرے والِدِ محترم مولیٰ علی (رَضِیَ اللہُ عنہ) کو اور اے مُعاویہ! (رَضِیَ اللہُ عنہ) آپ کو بُرا بھلا نہ کہتا ہو، وہ آلِ **مُحَمَّد** کا گروہ ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ جو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا بھی اَدَب کرتا ہے، چار یارانِ نبی کا بھی ادب کرتا ہے اور خالُ المؤمنین (یعنی سب مسلمانوں کے ماموں جان) حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے خِلاف بھی زبان نہیں کھولتا، وہ **سچّا عاشقِ اَہلِ بیت** ہے۔

ہر صحابیٔ نبی! جنّتی | سب صحابیات بھی! جنّتی | جنّتی

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:113-114 ملتقطًا۔

چار یارانِ نبی! جنّتی	جنّتی	حضرتِ صدّیق بھی! جنّتی	جنّتی
اور عُمرِ فاروق بھی! جنّتی	جنّتی	عُثمانِ غنی! جنّتی	جنّتی
فاطمہ اور علی! جنّتی	جنّتی	ہیں حسن و حسین بھی! جنّتی	جنّتی
والِدَینِ نبی! جنّتی	جنّتی	ہر زوجۂ نبی! جنّتی	جنّتی
اور ابو سُفیان بھی! جنّتی	جنّتی	ہیں معاویہ بھی! جنّتی	جنّتی (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

معرفتِ آلِ پاک کی بَرَکت

حضرت علامہ قاضی عیاض مالکی رَحمۃُ اللہِ علیہ شِفَا شریف میں نقل فرماتے ہیں: مالکِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آلِ مُحَمَّد کی معرفت (یعنی پہچان) دوزخ سے نجات، ان سے محبت پُل صِراط پر آسانی اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا عَذابِ الٰہی سے امان ہے۔[2]

محبت اہل بیت عزت میں اضافے کا سبب

حضرت ابو نصر بِشر بن حارث حافی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بار خواب میں حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے بشر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک نے تمہیں تمہارے ہم زمانے کے اولیا سے زیادہ بلند مرتبہ کیوں عطا فرمایا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

1 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:53۔

2 ...الشفا، الباب الثالث، فصل فی توقیرہ وبر آلہ...الخ، الجزء الثانی، صفحہ:40۔

وَسَلَّم! میں نہیں جانتا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ تم میری سنت کی پیروی کرتے ہو، نیک لوگوں کی خدمت کرتے ہو، اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی (یعنی انہیں نصیحت) کرتے ہو اور (سب سے بڑھ کر اہم بات) میرے صحابہ کرام اور میرے اہلِ بیت اطہار (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم) سے محبت کرتے ہو۔ یہی وہ سبب ہے کہ جس نے تمہیں نیک لوگوں کی منازل تک پہنچادیا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! **اَوْلادِ مصطفےٰ** سے محبّت کی کیسی نِرالی شانیں ہیں، جو اس محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، وہ شہید ہے، جو **آلِ نبی** کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، اس کے لئے بخشش ہے، جو **آلِ نبی** کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، وہ کامِل ایمان والا ہے، جو آلِ نبی کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے اسے جنّت کی خوشخبری (*Good News*) دی جاتی ہے، جو **آلِ نبی** کی محبت کے ساتھ دُنیا سے جائے، اسے عزّت کے ساتھ جنّت میں داخلہ ملے گا، جو **آلِ نبی** کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، اس کی قبر میں جنّتی دروازے کھلیں گے، جو آلِ نبی کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، رحمت کے فرشتے اس کی قبر پر زیارت کے لئے آتے ہیں اور جو آلِ رسول کے ساتھ محبّت کرنے والا ہے، اس کو پُل صِراط پر اَمن دیا جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ پاکیزہ محبّت نصیب فرمائے۔

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ مُحَمَّد کے لئے | کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے
دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر | حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...رسالہ قشیریہ، باب فی ذکر مشائخ ھذہ الطریقہ، ابو نصر بشر بن... الخ، صفحہ:31۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:150-151 ملتقطًا۔

اولادِ اطہار کی تعداد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا! آلِ نبی کی مَعْرِفت (یعنی پہچان مثلاً ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنا، ان کی قدر پہچاننا وغیرہ) دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ آیئے! اَولادِ مصطفےٰ کے متعلق تھوڑی سی معلومات (*Information*) حاصل کرتے ہیں:

عُلَماءِ کرام کا اتفاق ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیاں 4 ہی ہیں (نہ 3 ہیں، نہ 5)۔ البتہ شہزادوں کی تعداد میں اختلاف (*Difference*) ہے۔ زیادہ تَر عُلَمائے کرام یہ فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک کی تعداد 7 ہے۔ ان میں 4 شہزادیاں ہیں: (1): حضرت زینب (2): حضرت رقیہ (3): حضرت اُمِّ کلثوم اور (4): حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُن۔ اور 3 شہزادے ہیں: (5): حضرت قاسِم (6): حضرت عبد اللہ اور (7): حضرت ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم۔

حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سب شہزادے چھوٹی عمر ہی میں وفات پا گئے تھے جبکہ شہزادیاں زیادہ عرصے تک زِندہ رہیں، حضرت زینب، حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُن تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زندگی مبارک ہی میں وفات پا گئی تھیں، چوتھی شہزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وِصَالِ ظاہِری کے بعد تک زندہ رہیں، پہلی تینوں شہزادیوں کی اولاد سے نسل آگے نہ بڑھ سکی صِرْف حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ہی سے آگے اَوْلاد چلی۔ اب دُنیا میں جتنے سید ہیں، وہ سب حضرت امامِ حَسَن مجتبیٰ اور حضرت امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہما کی اَوْلاد سے ہیں۔

اَوْلادِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی

مختصر کتاب ”آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے و شہزادیاں“ پڑھ لیجئے!

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام
خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام[1]

وضاحت: اس شعر میں سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد پر سلام عرض کیا ہے، چنانچہ عرض کرتے ہیں: وہ پاک ہستیاں جن کی پیدائش سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک خون سے ہوئی، ان کی بے عیب اور بے داغ فطرت پَر لاکھوں سلام نازِل ہوں۔

اہل بیت سے بغض رکھنے والوں کا انجام

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح اَوْلادِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت رکھنے کے بے شُمار فضائل اور برکتیں ہیں، ایسے ہی ان سے بغض و عداوت رکھنے کی بڑی سخت وعیدیں بھی ہیں۔ چنانچہ

اہل بیت سے دشمنی رکھنے والا جہنمی

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے روایت ہے، سرکارِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبہ شریف اور مقامِ ابراہیم کے درمیان نمازیں پڑھے، وہیں رہ کر روزے رکھے، پھر وہ اَہْلِ بیت کی دُشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں

[1]... حدائق بخشش، صفحہ:309۔

جائے گا۔[1]

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اَہْلِ بیت | تم کو مژدہ نار کا اے دُشمنانِ اَہْلِ بیت[2]

وضاحت: جو اَہْلِ بیتِ پاک سے محبّت کرتے، ان کی تعریفیں بیان کرتے ہیں، ان کے لئے جنّت کے باغ ہیں اور جو دُشمنِ اَہْلِ بیت ہے اس کے لئے جہنّم کی وعید ہے۔

اگر ساداتِ کرام گُناہ کر بیٹھیں تو...!!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی یاد رہے! کہ اگر خدانخواستہ کوئی سیّد صاحِب گناہوں میں مَشغول ہوں، تب بھی اُن کی بے ادبی کی اجازت (*Permission*) نہیں، ان کا اَدَب جُوں کا تُوں قائِم رہے گا کیونکہ ساداتِ کرام کا اَدَب ان کی ذات (*Caste*) کی وجہ سے نہیں بلکہ سادات کے سردار، رسولِ مختار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نسبت کی وجہ سے ہے، لہٰذا کوئی سید صاحِب کسی خِلافِ شریعت کام میں مَصْرُوف نظر آئیں تب بھی اُن کے خِلاف دِل میں میل نہ آنے دیں بلکہ ادب کے ساتھ انہیں نیکی کی دعوت دینی چاہئے۔ علّامہ اِبْنِ حجر رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک امام صاحِب سید زادوں کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے، کسی نے ان سے پوچھا: آپ سید زادوں کی اتنی تعظیم کیوں کرتے ہیں؟ اِمام صاحِب نے فرمایا: ایک سید صاحِب تھے جو فُضُول کاموں میں مَصْرُوف رہتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو میرے استاد صاحِب نے ان کا جنازہ نہ پڑھایا، بعد میں میرے استاد صاحِب کو خواب میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ آپ کی شہزادی حضرت خاتُون جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عنہا بھی تھیں، سیدۂ

1 ... معجم کبیر، جلد:5، صفحہ:319، حدیث:11249۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ:100۔

کائنات رَضِیَ اللہُ عنہا نے میرے استادِ محترم سے رُخ پھیر لیا، استادِ محترم نے اَدَب کے ساتھ التجا کی تو فرمایا: کیا ہماری اَوْلاد کی عزّت کرنے کے لئے ہماری عزّت و عظمت کافی نہیں...!![1] یعنی اگر ہماری اَوْلاد میں تمہیں کوئی نیکی نظر نہ آئی تو ہم تو صاحِبِ عزّت و احترام ہیں، ہماری عزّت کے پیشِ نظر ہی ہماری اَوْلاد کی عزّت (*Respect*) کیا کرو! اللہ پاک ہمیں سیّد زادوں کے ادب و احترام کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام اور اَہْلِ بیتِ پاک رَضِیَ اللہُ عنہم کا با اَدب، سچّا عاشِق بنائے رکھے اور ان کی دشمنی و گستاخی سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے | اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو[2]

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

پیارے اسلامی بھائیو! صحابہ و اَہْلِ بیت کی محبّت دِل میں بڑھانے، ساداتِ کرام کا با اَدب بننے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب حصّہ لیجئے! اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہفتہ وار رسالہ مطالعہ بھی ہے۔

یاد رہے! ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں چند صفحات کا مختصر سا رسالہ پڑھنے، آڈیو سُننے

1 ...اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لِآلِ محمد، مقصد الثالث، فصل جملۃ آثار وقصص...الخ، صفحہ:102۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:315۔

کی ترغیب دلائی جاتی ہے پڑھنے، سننے والوں کو دُعاؤں سے بھی نوازا جاتا ہے، آپ بھی ہمت کیجئے! ہر ہفتے مدنی مذاکرے میں بھی ضرور شرکت کیا کیجئے، جس رسالے کا اعلان ہو، وہ حاصِل کیجئے اور پڑھیے بلکہ گھر والوں کو بھی پڑھ کر سُنایئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دین سیکھنے کا ثواب بھی ملے گا، اگر کوئی رسالہ پڑھ نہیں سکتا تو وہ بھی مایوس نہ ہو، الحمدللہ، یہ رسالہ آڈیو بھی جاری کیا جاتا ہے تاکہ یہ رسالہ سن کر علمِ دین حاصل کیا جاسکے، ہفتہ وار رسالہ پڑھنے، سُننے سے ڈھیر ساری معلومات بھی ہاتھ آئیں گی اور وقت کے ایک ولیِ کامِل کی دُعائیں بھی نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُناتا ہوں:

کربلا کا خونی منظر

ایک مبلغ دعوتِ اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارا خاندان بدمذہبوں سے تعلق رکھتا تھا، بچپن ہی سے یہ ذہن بنا دیا گیا تھا کہ عاشقانِ رسول علمائے کرام اور کسی دین دار شخص کے قریب بھی مت جانا ورنہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔ چنانچہ عاشقانِ رسول کو مذہبی حلیے میں دیکھ کر ان کا مذاق اُڑانا، فلمیں دیکھنا، گُناہوں میں مَصْرُوف رہنا میرا عام معمول تھا۔ میری اِصْلاح کا سامان کچھ یُوں ہوا کہ میرے ماموں جان بدمذہبی سے توبہ کر کے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو گئے، ایک دِن ماموں جان نے مجھے ایک رسالہ دیا، جس کا نام تھا: **کربلا کا خُونیں منظر**۔ میں نے رسالہ رکھ لیا، نام پڑھا تو بہت اچھا لگا، میں نے وہ رسالہ کھول کر پڑھنا شروع کر دیا، اَہْلِ بیتِ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سے عقیدت کا اِظْہار اتنے بااَدب انداز میں پہلی بار پڑھ رہا تھا، اندازِ تحریر اتنا پُرسوز اور پُر تاثیر تھا کہ

الفاظ میرے دِل میں اُتر رہے تھے، رسالہ پڑھتے پڑھتے میں کربلا والوں پر ہونے والے ظلم و ستم کا سوچ کر رونے لگا، واقعۂ کربلا کے ضمن میں امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے جو اِصلاح کی مدنی پھول دیئے، انہوں نے تو مجھ جھنجھوڑ کر رکھ دیا، مجھے روتا دیکھ کر میری بہن (Sister) قریب آئی، میں نے اسے بھی سُنانا شروع کر دیا، وہ بھی میرے ساتھ رونے لگی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقِ صحابہ و اَہلِ بیت کے ہاتھ سے لکھے رسالے کی برکت ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہوئی، میں نے اور میری بہن نے اسی وقت توبہ کی اور نماز پڑھنے کی نِیّت کر لی۔ یہ سیدھے رستے پر پہلا قدم تھا، پھر آہستہ آہستہ دروازے کھلتے گئے، میں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں بھی شرکت کی، پھر رفتہ رفتہ سب گھر والے بھی بدمذہبی سے توبہ کر کے دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔[1]

عطائے حبیبِ خُدا مدنی ماحول | ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ | تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں

1 ...غافل درزی، صفحہ:20-22 خلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:646 ملتقطًا۔

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

انگوٹھی کے بارے میں سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! مَرْد کو سونے (Gold) کی انگوٹھی (Ring) پہننا حرام ہے۔ سرکارِ دو جہان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ❁ نابالغ (یعنی بہت ہی چھوٹے) لڑکے کو بھی سونے چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا، اسی طرح بچوں (یعنی لڑکوں) کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگاسکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہو گی ❁ لوہے کی انگوٹھی جہنمیوں کا زیور ہے ❁ مرد کے لئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لئے ناجائز ہے ❁ بغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے ❁ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وزن میں ساڑھے 4 ماشے (یعنی 4 گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے ❁ عیدین میں انگوٹھی پہننا مُستحب ہے۔ مگر مرد وہی جائز والی انگوٹھی پہنے ❁ مرد کو چاہیے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت کی انگوٹھی کا نگینہ ہاتھ کی پشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے ❁ چاندی کا چھلّا خاص لِبَاسِ زَنان (یعنی عورتوں کا پہناوا) ہے مردوں کو مکروہِ (تحریمی، ناجائز و گناہ ہے) ❁ عورت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے، اس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ❁ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی

---

1 ... مشکوٰۃ، کتابُ: الاِیمان، بابُ: الاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

کے پہننے کی (مرد وعورت کسی کو بھی) مُمانعت نہیں۔[1]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خدا
چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہئے چشمِ نَم
لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:57-58، ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:669۔

ہم نے کربلا سے کیا سیکھا؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...غیر مسلم مسلمان ہو گیا...!!
- ...زمین و آسمان روئے، خون کی بارش ہوئی
- ...یزید پلید کا بُرا کردار اور دَرسِ عبرت
- ...شیطان کی پیروی کرنا یزیدی کردار ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

بے چین دِلوں کے چین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے، ان کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں؛ کون جمعرات کے دِن اور شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھتا ہے۔[1]

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود | ہم فقیروں کی ثَروَت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّيَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[3]

1 ... تاریخ دمشق، جلد:43، صفحہ:142۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:295-298 ملتقطاً۔
3 ... مسند فِردوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیر مسلم مسلمان ہو گیا...!!

علامہ اِبنِ حجر مکی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ذِکر کرتے ہیں: واقعۂ کربلا کے بعد جب بدبخت یزیدی امامِ عالی مقام، حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا سَر مبارک نیزے پر بلند کئے ملکِ شام کی طرف لئے جارہے تھے، راستے میں ایک نصرانی راہب (یعنی کرسچین عبادت گزار) کا گرجا آیا، اُس راہب نے سَر انور کو دیکھا تو اس بارے میں لوگوں سے پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ نواسۂ رسول، حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا سَر مبارک ہے، یہ سُنتے ہی راہِب تڑپ گیا اور پلید یزیدیوں کے پاس جاکر بولا: تم بُرے لوگ ہو! کیا 10 ہزار اشرفیاں لے کر اس بات پر راضی ہوسکتے ہو کہ ایک رات یہ سَر مبارک میرے پاس رہے؟ یزیدی تو تھے ہی مال کے بھوکے، فوراً راضی ہو گئے۔ راہِب اگرچہ غیر مسلم تھا، البتہ اُس نے سَرِ اَنْوَر کا خوب ادب کیا، اسے غسل دیا، خوشبو لگائی اور رات بھر اپنی گود میں رکھ کر دیکھتا رہا، اس نے سَرِ انور سے ایک نُور آسمان کی طرف بلند ہوتا دیکھا، سَر مبارک کی یہ کرامت دیکھ کر راہِب کا دِل پگھل گیا، سَرِ اَنْوَر سے اُبھرتے نُور نے راہِب کا سینہ روشن کر دیا، اس نے یہ رات روتے ہوئے گزاری اور صبح کو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا، یہ خوش بخت راہب جو اب کلمہ پڑھ کر

نانائے حُسَین، رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غُلام بَن چکا تھا، اس نے اپنا گرجا اور تمام ساز و سامان چھوڑا اور باقی زندگی خدمتِ اَہْلِ بیت میں گزار دی۔[1]

دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر | کربلا میں خوب ہی چمکی دکانِ اَہْلِ بیت[2]

اے عاشقانِ رسول! نصرانی راہِب نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے سَر مبارک کا اَدب کیا تو اسے دولتِ ایمان نصیب ہوئی، دوسری طرف بظاہِر کلمہ پڑھنے والے یزیدی بد بخت لالچی تھے، ان کی حِرْص، دولتِ دُنیا کی ہَوَس انہیں لے ڈُوبی، ان یزیدی بد بختوں نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے خیموں سے جو درہم و دینار لوٹے تھے اور جو راہِب سے لئے تھے، اُن کو تقسیم کرنے کے لئے جب تھیلیوں کے منہ کھولے تو کیا دیکھا کہ وہ سب درہم و دینار ٹھیکریاں بنے ہوئے ہیں، اُن ٹھیکریوں کی ایک طرف پارہ:13، سورۂ ابراہیم کی یہ آیت لکھی تھی:

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ (پارہ:13، سورۂ ابراہیم:42)

ترجَمہ کنزُ العرفان: اور (اے سننے والے!) ہر گز اللہ کو ان کاموں سے بے خبر نہ سمجھنا جو ظالم کر رہے ہیں۔

اور دوسری طرف پارہ:19، سورۂ شُعَرَاء کی یہ آیتِ کریمہ تحریر تھی:[3]

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ (پارہ:19، سورۂ شعراء:227)

ترجَمہ کنزُ العرفان: اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

1 ... الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، فی فضائل اہل البیت، صفحہ:246۔
2 ... ذوق نعت، صفحہ:103۔
3 ... الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، فی فضائل اہل البیت، صفحہ:246۔

اے عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بیت! کیسی عِبرت کی بات ہے! امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے سَر مبارک کا اَدَب کرنے کی برکت سے ایک غیر مسلم کو ایمان کی دولت نصیب ہو گئی اور دوسری طرف یزیدی بد بختوں پر پھٹکار پڑی، ان کے بُرے کرتُوتوں کے نتائج کی ایک ادنیٰ جھلک انہیں دکھائی گئی، ان کے سونے چاندی کے سِکّے ٹھیکریاں بن گئے، یہ قُدرت کی طرف سے ایک درسِ عبرت تھا کہ اے بد بختو! تم نے اس فانی دُنیا کی خاطِر دین سے مُنہ موڑا، آلِ رسول پر ظُلم و سِتَم کا پہاڑ توڑا...!! یاد رکھو! دِین سے تم نے سخت بے پروائی برتی اور جس فانی و بے وفا دُنیا کے حُصُول کے لئے ایسا کیا، وہ بھی تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی، تم دُنیا و آخرت میں نقصان اُٹھانے والے ہو گئے۔

تم نے اُجاڑا حضرتِ زہرا کا بوستاں	تم خود اُجڑ گئے، تمہیں یہ بد دُعا مِلی
رسوائے خلق ہو گئے، برباد ہو گئے	مردُود ہو! تم کو ذِلّتِ ہر دو سَرا مِلی
دُنیا پرستو دِین سے منہ موڑ کر تمہیں	دُنیا مِلی نہ عیش و طَرَب کی ہوا مِلی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا مختصر تعارُف و فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! امام عالی مقام، امامِ تشنہ کام، نواسۂ رسول حضرت امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ بہت بلند رُتبہ ہستی ہیں، آپ کا نام مبارک: حُسَین، کنیت: ابو عبد اللہ اور القاب: سِبْطُ رَسُوْلُ اللہ (یعنی رسول اللہ کے نواسے) اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (یعنی رسول کے پھول) ہیں۔[1]

کیا بات رضا، اُس چمنستانِ کرم کی | زہرا ہے گلی جس میں، حُسَین اور حَسَن پھول[2]

1 ... کراماتِ امام حسین، صفحہ:3۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:79۔

وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کرَم و رحمت کے گلشن کی بات و مثال کیا ہے جس کی کلی و غنچہ حضرتِ فاطمۃ الزَّہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہا اور جس کے پھول جنتی جوانوں کے سردار حضرت امام حسن و حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُما ہیں۔

(1): نانائے حسنین، رحمتِ دارَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حُسَیْنٌ مِنِّی وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ، اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا یعنی حُسَین مجھ سے ہے اور میں حُسَیْن سے ہوں، جو حُسَین سے محبت کرے اللہ پاک اس سے محبت فرماتا ہے[1] **(2):** ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: حَسَن و حُسَیْن سے جس نے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اِن سے دُشمنی کی، اس نے مجھ سے دُشمنی کی[2] **(3):** بخاری شریف میں روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا حَسَن و حُسَین دُنیا میں میرے 2 پھول ہیں۔[3]

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں | کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گُل[4]

وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عرض کرتے ہیں: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے فرمایا: حسن و حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُما دونوں میرے پھول ہیں۔ ان دونوں جنتی پھولوں کا صَدقہ! احمد رضا کو بروزِ قیامت پھول کی طرح ہنستا بَستا رکھنا۔

(4): اور تِرمذی شریف کی روایت میں ہے: حَسَن و حُسَین جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[5]

---

1 ...ترمذی، ابواب المناقب، صفحہ:857، حدیث:3782۔

2 ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، جلد:3، صفحہ:182، حدیث:4777۔

3 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، صفحہ:949، حدیث:3753۔

4 ...حدائق بخشش، صفحہ:77۔

5 ...ترمذی، ابواب المناقب، صفحہ:855، حدیث:3775۔

امامِ عالی مقام، امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ 5 شعبان المعظم، 4 ہجری کو مدینۂ مُنَوَّرہ میں پیدا ہوئے۔[1] 55 سال، 5 ماہ، 5 دِن اس دُنیا میں تشریف فرما رہے، 10 محرم الحرام، 61 ہجری، بروز جمعہ کو انتہائی مظلومیت کے ساتھ شہید کئے گئے۔[2] آپ نے حق پر ثابت قدمی، جواں مردی، استقامت اور صبر و رضا کی لازوال مثال قائم فرمائی۔

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اَہلِ بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اَہلِ بیت

ان کی پاکی کا خُدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اَہلِ بیت

اُن کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر وشانِ اَہلِ بیت

کس شَقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دِن دِہاڑے لُٹ رہا ہے کاروانِ اَہلِ بیت

گھر لُٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالَم ہو فدا اے خاندانِ اَہلِ بیت[3]

وضاحت: اہلِ بیت کی شان بیان کرنے والوں کا مقدر جنت ہے اور اے اہلِ بیت کے دشمنو! تمہارے لئے آگ ہے، اللہ پاک آیۂ تطہیر (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا) میں اہلِ بیت کی شان اور پاکی بیان فرماتا ہے اور حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی اہلِ بیت کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہیں ہوتے کیونکہ عزت والے ہی اہلِ بیت کی عظمت جانتے ہیں، یہ کس بد بخت کی حکومت ہے؟ یہ کیا ظلم ہے؟ کہ دن میں ہی اہلِ بیت کا قافلہ لُوٹا جارہا ہے، حق کی راہ میں اپنی جان دینا اور اپنا سب کچھ لُٹانا کوئی آپ سے سیکھے اے اہلِ بیت کے خاندان! آپ پر سارے عالَم کی جان فدا ہو۔

زمین و آسمان روئے، خون کی بارش ہوئی

علّامہ اِبنِ حجر مکی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ذِکْر کرتے ہیں: جب حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ شہید

1 ... امام حسین کی کرامات، صفحہ:3۔
2 ... سوانح کربلا، صفحہ:170۔
3 ... ذوقِ نعت، صفحہ:100-101-103 ملتقطاً۔

کئے گئے تو سورج کو گرہن لگا، آسمان سُرخ ہو گیا، تین دِن تک دُنیا پر اندھیرا چھایا رہا، یہاں تک کہ دِن میں تارے نظر آنے لگے، کئی روز تک آسمان سے خُون برستا رہا، اس کے اَثَر سے دیواریں اور عمارتیں رنگین ہو گئیں، جو کپڑا اس سے رنگین ہوا، اس کی سرخی پُرزے پُرزے ہونے تک نہ گئی، بیت المقدس میں جو پتھر اس روز اُٹھایا جاتا، اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا تھا، یہ عالَم دیکھ کر لوگوں کو گمان ہوا کہ شاید قیامت قائم ہو گئی ہے۔[1] غرض زمین و آسمان میں ایک غم کی کیفیت تھی، تمام دُنیا رنج و غم میں گرفتار تھی، آسمان رویا، زمین روئی، جنّات کے غمگین اَشْعار پڑھنے کی آوازیں سُنی گئیں۔ اللہ اکبر!

ہزاروں میں بہتّر (72) تَن تھے تسلیم و رضا والے
حقیقت میں خُدا ان کا تھا اور یہ تھے خدا والے

کسی نے جب وطن پوچھا تو حضرت نے یہ فرمایا:
مدینے والے کہلاتے تھے، اب ہیں کربلا والے

حسین ابنِ علی کی کیا مدد کر سکتا تھا کوئی
یہ خود مشکل کُشا تھے اور تھے مشکل کشا والے

دوائے دَرْدِ عصیاں پنج تن کے در سے ملتی ہے
زمانے میں یہی مشہور ہیں دارُالشفا والے

کربلا دَرْسِ زِندگی ہے

اے عاشقانِ رسول! یقیناً کربلا نہایت غمناک اور دِل دِہلا دینے والا واقعہ ہے، مگر یاد رکھئے! کربلا صِرْف ایک سانحہ نہیں، سانحے دُنیا میں بہت ہوئے ہیں، ظُلْم و سِتَم کی بڑی بڑی داستانیں اس زمین پر رقم ہوئیں مگر وہ سب مٹ گئیں، آج لوگوں کے دِل و دِماغ میں اُن کا خیال تک موجود نہیں، اگر کربلا بھی صِرْف ایک سانحہ ہوتا تو تقریباً 1 ہزار 3 سو 82 سال سے بھی زیادہ عرصہ گزرنے کے باوُجُود اسے ذِہنوں میں یُوں تازہ نہ رکھا جاتا، لہٰذا کربلا

1 ... الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، فی فضائل اہل البیت، صفحہ: 240-241۔

صِرْف ایک سانحہ نہیں، یہ دَرْسِ زِندگی کی پُوری ایک کتاب بھی ہے، واقعۂ کربلا ہمیں کامیابی کے راستے بھی بتاتا ہے، ترقی کے زینے بھی بتاتا ہے، زِندگی کے اُصُول بھی سکھاتا ہے اور عظمت و شان سے جینے کا دَرْس بھی دیتا ہے۔

رسالہ "کربلا کا خونی منظر"

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک رسالہ ہے: **کربلا کا خونی منظر**۔ یہ رسالہ اَصْل میں ایک خط کا جواب ہے، کسی نے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں خط لکھا، جس میں بتایا تھا کہ انہیں نیکی کی دعوت کے رستے میں رُکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا ہے، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کے جواب میں کربلا کا خونی منظر بیان فرمایا اور بتایا کہ شہدائے کربلا نے میدانِ کربلا میں جو ظُلْم برداشت کئے، جو سِتَم اُٹھائے، یہ سب نیکی کی دعوت دینے کے سبب ہی تھے، لہٰذا جب بھی نیکی کی دعوت کے رستے میں رُکاوٹ آئے تو امام حُسَین اور آپ کے رُفَقاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم پر ڈھائے گئے یزیدی ظُلْم و سِتَم کا تَصَوُّر باندھ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمّت و حوصلہ نصیب ہو گا اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ بھی ملے گا۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! نیکی کی دَعْوَت عام کرنا ایک مسلمان کی زِندگی کا ایک اَہَم حِصّہ ہے، کربلا کے واقعہ سے نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ بھی ملتا ہے اور اس راہ میں آنے والی رُکاوٹوں کے سامنے استقامت کا پہاڑ بننے، ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ ٹُوٹیں یا طنز کے زہریلے تیر چلیں، ان کا جَمْ کر سامنا کرنے کا حوصلہ بھی ملتا ہے۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اشعار میں کتنی پیاری نصیحت فرماتے ہیں:

رونا مصیبت کا مت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے | کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا
پیارے مبلغ! معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے | دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا[1]

غَیرُ مسلموں کے تَصَوُّرات

ایک غیر مُسلِم تھا، اس پر بہت ظُلْم و سِتَم ہوئے، وہ کہتا ہے: میں نے 20 سال تک جیل کاٹی، ناحق ظُلْم برداشت کئے، ایک رات میں نے فیصلہ کیا کہ میں ظالم کے سامنے جھک جاتا ہوں، پھر اچانک مجھے حضرت امام حُسَین (رَضِیَ اللہُ عنہ) اور کربلا کا واقعہ یاد آیا، بَس! اسی سے مجھے حوصلہ ملا اور میں ظالم کے سامنے ڈَٹ کر کھڑا ہو گیا۔ ایک اور غیر مسلم کہتا ہے: کربلا وہ واحِد جنگ ہے جس نے شہادت کے ساتھ ساتھ انسانوں کو اَخلاقی سبق بھی عطا کیا ہے۔

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** یہ غیر مسلم ہیں، جو کربلا سے سبق سیکھ رہے ہیں، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی بے مثال استقامت کو یاد کر کے حوصلے بلند کر رہے ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ کربلا صِرْف ایک سانحہ نہیں، ایک دَرْس بھی ہے، ایک سبق بھی ہے، واقعۂ کربلا ہمیں زِندگی کے اُصول بھی بتاتا ہے اور اور شان سے جینا بھی سکھاتا ہے۔

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو | ہر قوم پُکارے گی ہمارے ہیں حُسَین

سَر! یہ سب تو ہمیں کربلا بھی سکھاتی ہے...!!

ایک اسلامی بھائی کہتے ہیں: میں **B.A** میں پڑھتا تھا، **B.A** کی انگلش میں ایک ناوِل پڑھایا جاتا ہے، ایک دِن ٹیچر نے اس ناوِل کے متعلق لیکچر (**Lecture**) دیا، کہنے لگے: اس ناوِل کا مصنف ایک یورپین مُفَکِّر ہے، دوسری عالمی جنگ میں یہ ایک فوجی کے طور پر

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:197۔

شریک ہوا تھا، دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ میں جو انقلاب آیا، یورپ نے جو ترقی کی، اس انقلاب اور ترقی کی بنیاد جن نظریات پر تھی، وہ نظریات پیش کرنے والے مفکرین میں ایک مُفَکِّر اس ناوِل کا مصنف بھی ہے، مصنف نے اس ناوِل میں اپنے مخصوص انداز میں کامیابی کے اُصول اور ناکامی کے اسباب بیان کئے ہیں۔ پھر ٹیچر نے اس ناوِل کے متعلق لیکچر شروع کیا؛ مصنف کہتا ہے: اگر ہم نے زِندگی کے سَفَر میں کامیاب ہونا ہے تو اس کے لئے صبر اور برداشت کی سخت ضرورت ہے، ہمیں کامیابی کے لئے تحمل مزاج یعنی قوتِ برداشت والا ہونا چاہئے، کامیابی کے لئے ہم دوسروں پر بھروسا نہیں کرسکتے، ہمیں خود پر اعتماد کرنا ہوگا لیکن اس کے ساتھ ساتھ زیادہ خود اِعتمادی (***Over confidence***) سے بھی بچنا ہوگا وغیرہ۔

اسلامی بھائی کہتے ہیں: ٹیچر ناوِل کی سٹوری سے ملنے والے سبق بتارہے تھے اور میرے ذِہن میں واقعۂ کربلا چل رہا تھا، جیسے ہی ٹیچر نے اپنا لیکچر ختم کیا تو میں بے ساختہ بولا: سَر! **یہ سب کچھ تو ہمیں کربلا بھی سکھاتی ہے**، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے ہمیں صرف صبر بتایا نہیں، کرکے دکھایا، حِلم، بُردباری، قُوَّتِ برداشت، خود اعتمادی وغیرہ یہ سب وہ باتیں ہیں جو امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ نے ہمیں لکھ کر اگرچہ نہیں دیں مگر کرکے ضرور دکھائی ہیں۔

میری یہ بات سُن کر ٹیچر حیرت میں پڑ گئے، پھر کچھ دیر بعد بولے: ہاں! واقعی...!! یورپین مُفَکِّر نے ہمیں کہانی لکھ کر سمجھایا مگر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ سب کچھ عملی طَور پر کرکے دِکھادیا ہے۔

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو | ہر قوم پُکارے گی ہمارے ہیں حُسَین

کامیابی کے 3 اُصول

اسی طرح ایک غیر مسلم مُفَکِّر ہے، اُس نے اپنے طَور پر ایک تجزیہ کیا اور کہا: زِندگی میں کامیابی کے 3 اُصول ہیں: (1): بُھوک برداشت کرنے کی طاقت (2): انتظار (3): سوچنے سمجھنے کی صلاحیت۔

یہ تین اُصول ایک غیر مسلم مُفَکِّر نے بیان کئے، ذرا اِن تینوں اُصولوں کو سامنے رکھ کر واقعۂ کربلا کو ذِہن میں لائیے! کربلا میں ہمیں یہ تینوں باتیں ملتی ہیں:

(1): غیر مسلم مُفَکِّر نے کہا: کامیابی کے لئے بھوک برداشت کرنے کی طاقت ضروری ہے، میدانِ کربلا میں ہم دیکھتے ہیں؛ سخت گرمی ہے، ریگستان ہے، دہکتی ہوئی زمین ہے اور دِن کی سخت بھوک پیاس ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے لے کر ننھے شہزادے حضرت علی اَصْغَر رَضِیَ اللہُ عنہ تک سب پیاسے ہیں، خالی پیاس ہوتی تو اور بات تھی، یہاں حالتِ پیاس میں جنگ بھی ہے، اپنی طرف سے جنگ کرنے کا کوئی اِرادہ بھی نہیں ہے، اللہ و رسول کی عطا سے سب کچھ کرنے کی ہمت و طاقت بھی ہے، اِختیار بھی ہے مگر قربان جائیے! سخت پیاس بھی ان بُلند رُتبہ ہستیوں کے پاؤں اُکھاڑ نہیں پاتی، تازہ دَم یزیدی لشکروں کی یلغار انہیں راہِ حق سے ہٹا نہیں پاتی، آلِ رسول کے شیر صِفَّت جوان سخت پیاس کے باوُجُود یزیدیوں کے پرخچے اُڑاتے ہیں، یہ ان کی بے مثال استقامت اور باکمال قُوّتِ برداشت ہے کہ یہ پیاسے رِہ کر بہادری کے جوہَر دکھاتے ہوئے شہادت کو تو گلے سے لگا لیتے ہیں مگر حق بات سے ذَرّہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹتے۔

یوں تو شہید لاکھوں ہوئے ہیں یہاں مگر | رُتبہ کسی کو آپ کے جیسا مِلا نہیں

لرزہ نہ بھوکا پیاسا بھی باطل کے سامنے | میرے حُسَین جیسا کوئی دِل مِلا نہیں

(2): غیر مسلم مُفَکِّر نے دوسری بات کہی کہ کامیابی کے لئے انتظار ضروری ہے، یعنی جو بندہ کامیابی کا طلب گار ہے، وہ صبر سے کام لے، اطمینان کے ساتھ دُرُست وقت کا انتظار کرے، کسی لمحے بھی بے صبری نہ دکھائے۔ یہ بات بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی پاکیزہ سیرت میں دیکھئے! انسان پر زِندگی میں دُکھ آتے ہیں، غَم آتے ہیں لیکن اگر دُکھ اور غم کی خبر پہلے سے مِل جائے تو وہ غم صِرْف غَم نہیں رہتا، وبالِ جان بَن جاتا ہے، مثال کے طور پر ہم میں سے ہر ایک کو موت آنی ہے، اگر کسی کو پہلے سے بتا دیا جائے کہ تمہارے پاس صِرْف ایک دِن باقی ہے، اگلے دِن تمہیں موت آجائے گی تو شاید وہ ایک دِن بھی ہمارے لئے وبالِ جان بَن جائے گا، چہرے پر مایُوسی پھیل جائے گی، دِل غَم میں ڈُوب جائے گا، کچھ کھانے پینے کو دِل نہیں چاہے گا مگر قربان جایئے! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے صَبر و استقامت پر...!! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی وِلادت ہوتی ہے، ساتھ ہی جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام شہادت کی خبر لے کر حاضِر ہو جاتے ہیں، ابھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا بچپن ہے، آپ کی شہادت کی خبریں مشہور ہو چکی ہیں، آپ نے 55 سالہ زِندگی کربلا کی ہوشربا تکلیفوں کو سامنے رکھتے ہوئے گزاری، آپ جانتے تھے کہ کربلا کے میدان میں شقی و بدبخت لوگ انتہائی ظالمانہ انداز میں مجھے شہید کر دیں گے مگر مجال ہے کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی استقامت میں کوئی فرق آئے، 55 سالہ مبارک زِندگی میں کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جب امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے بے صَبری کا مظاہرہ کیا ہو، آپ نے کبھی بھی یہ دُعا نہیں کی کہ یا اللہ پاک! مجھے اس آزمائش سے نجات عطا فرما، آپ نے صبر و استقامت کے ساتھ

55 سالہ زِندگی کربلا کے انتظار میں بَسَر فرمائی اور بالآخر میدانِ کربلا میں اپنے نانا جان، رحمتِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دِین پر پہرا دیتے ہوئے نہایت عزّت و شان کے ساتھ رُتبۂ شہادت کو سینے سے لگالیا۔

گھر لُٹانا جان دینا، کوئی تم سے سیکھ جائے | جانِ عالَم ہو فِدا اے خاندانِ اَہلِ بیت [1]

(3): غیر مسلم مُفَکِّر نے تیسری بات کہی کہ جو کامیابی کا طلب گار ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو، یعنی اُس پر کیسا ہی کڑا وقت کیوں نہ آجائے، وہ اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو ماند نہ پڑنے دے، ہر وقت، ہر حال میں سوچ سمجھ کر بہتر سے بہترین فیصلہ کرے۔ یہ ایک بہت مشکل کام ہوتا ہے، ہمارے ہاں کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کے اَہلِ خانہ کو، والدین کو بہت سنبھل کر طریقے سے خبر دینی ہوتی ہے کہ کہیں اچانک غم کی خبر سُن کر ہوش ہی نہ کھو بیٹھیں مگر قربان جایئے! امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی ہمّت اور حوصلے کی کیا شان ہے...!! آپ حضرت علی اَصْغَر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا لاشہ مبارک اپنے ہاتھوں پر اُٹھاتے ہیں، حضرت علی اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا لاشہ مبارک اُٹھاتے ہیں، بھائی، بھتیجے، بھانجے، 72 تن میدانِ کربلا میں امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتے ہیں، آپ خود اُن کے مبارک لاشے اُٹھا کر خیموں کے پاس رکھتے ہیں، ایسے غم اور پریشانی کے باوُجُود ہوش و حَواس سلامت ہیں، فیصلہ کرنے کی طاقت بحال ہے، تاریخ کی کسی کتاب سے دُنیا کا کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے میدانِ کربلا میں غم کی شِدَّت کے سبب کوئی ایک فیصلہ بھی شریعت کے خِلاف کیا ہو،

1 ...ذوق نعت، صفحہ:103۔

نہیں! نہیں...!! غَم کی آندھیاں چل رہی ہیں، ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں اور نواسۂ رسول قرآن و سُنّت کو مضبوط تھامے ہر ہر قدم عین شریعت کے مطابق اُٹھاتے ہیں، آخر شہادت کو سینے سے لگالیتے ہیں مگر آپ کی ہمّت اور حوصلے میں ذَرَّہ برابر بھی کمی نہیں آتی۔

ابنِ علی کے جیسا کوئی دوسرا نہیں | تیغوں کے سائے میں بھی جو دِل باختہ نہیں
ہو مثل آپ کے جو مہک دار یا حُسَین | صحنِ چمن میں کوئی گُل ایسا کِھلا نہیں
ہر سُو رواں ہے آج بھی سِکّہ حُسَین کا | سِکّہ یزیدیوں کا کہیں پر چلا نہیں

اے عاشقانِ رسول! یہ سب باتیں عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دیکھئے! آج کے مفکرین کامیابی، ترقی اور انقلاب کے جو راستے دکھاتے ہیں، لمبے لمبے لیکچر (Lecture) دیتے ہیں، یہ سب باتیں آج سے تقریباً 1 ہزار 3 سو 82 سال پہلے شہزادۂ کونین، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کرکے دِکھا چکے ہیں، میدانِ کربلا میں یہ سب نظریات موجود ہیں۔

وہ مشرقی پُکار ہو یا مغربی صدا | تفریقِ رنگ و نسل پہ غالب ہے کربلا
شاعِر کسی خیال کا ہو یا کوئی اَدِیب | واعظ کسی دیار کا ہو یا کوئی خطیب
دیکھو تو سلسلہ ادبِ مَشْرِقَین کا | دُنیا کی ہر زبان پہ قبضہ حُسَیْن کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا ہم واقعی حسینی ہیں...؟؟

اے عاشقانِ رسول! ہم نے سُنا! کربلا ایک دَرْسِ زِندگی ہے، آج کے مفکِرین جو نظریات بیان کرکے اپنی دُکان چمکاتے ہیں، امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ وہ سب کچھ ہمیں پہلے سے میدانِ کربلا میں کرکے دِکھا چکے ہیں۔ اب ہم نے غَور یہ کرنا ہے کہ کیا

ہم نے بھی امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے، کربلا سے کچھ سیکھا یا نہیں...؟؟ امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ بُلند رُتبہ ہستی ہیں، یقیناً ہر عاشقِ رسول امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبّت بھی کرتا ہے، خُود کو حسینی کہتا بھی ہے اور اپنے حسینی ہونے پر فخر بھی کرتا ہے، بِلاشُبہ حسینی ہونا، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبّت وعقیدت رکھنا بہت بڑی سَعَادت ہے۔

مگر بہت افسوسناک بات ہے، لوگوں کی ایک بھاری تعداد ہے، جو صِرْف مُحَرَّمُ الحرام میں، وہ بھی فقط دِینی اجتماعات میں اور یہاں بھی محض زبانی کلامی حسینی ہوتے ہیں۔ ہم غور کریں! کیا ہم واقعی حسینی ہیں؟ کیا ہم گھر میں بھی حسینی ہوتے ہیں؟ گلی میں، محلے میں، دُکان پر، کاروبار کرتے ہوئے، دفتر میں، دوستوں کی محفل میں کیا ہم حسینی ہوتے ہیں؟ جیسے اَخْلاق، جیسا کردار، جیسی پاکیزہ عادات امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی تھیں، کیا ہم امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی پیروی میں ویسے اَخْلاق، ویسا کردار، اُن جیسی عادات اپنانے کی کوشش کرتے ہیں؟ عِلْمِ دِین کا وہ مبارک سمندر جو امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے سینے میں موجزَن تھا، کیا ہم وہ عِلْم سیکھنے کی طرف بڑھتے ہیں؟ ہم دِینی اجتماعات میں آکر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان و عظمت کے نعرے لگاتے ہیں، بہت اچھی بات ہے مگر جب ہم گھر جا کر اپنے بچوں کے ہاتھ میں موبائل دیتے ہیں، انہیں **T.V** چلا کر دیتے ہیں، کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ اس موبائل اور اس **T.V** کے ذریعے کیا ہم اپنے بچوں کو حسینیت دے رہے ہیں؟ ہمارا بچہ جب کندھوں پر کتابوں کا بستہ ڈال کر پڑھنے جاتا ہے، کیا ہم نے کبھی سوچا کہ کیا ان کتابوں کے اندر حسینیت موجود ہے یا نہیں؟

الحمد للہ! ہم امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کو مانتے بھی ہیں، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبّت کا

دعویٰ بھی کرتے ہیں، خود کو حسینی کہتے بھی ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں مگر افسوس! ہم کربلا سے سبق حاصِل نہیں کرتے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے نقشِ سیرت پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے، ہمارا کردار، ہمارے اَخلاق، ہمارے طَور طریقے ہمارے حسینی ہونے کی گواہی نہیں دیتے۔

آپ ہی تو کلمۂ طیب کے ٹھہرے پاسباں | آپ کے سَر ہی بقائے دِیں کا سہرا حُسَین!
ہم تو سچّا عشق بھی تم سے نہیں کر پائے ہیں | اور تم نے ہم سبھی کو خُون دے ڈالا حُسَین!

یزید کا بُرا کردار اور دَرسِ عبرت

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اتنی بڑی قربانی کیوں پیش کی...؟ یقیناً آپ کو تاج و تخت و حکومت سے کوئی سروکار نہیں تھا، آپ تو جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، اللہ پاک کی عطا سے جس کو جنت میں حکومت و سرداری ملی ہو ،اُسے دُنیا کی عارضی حکومت کی حِرص بھلا کیسے ہو سکتی تھی؟ مگر غور طلب بات ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ آخر یزید کی بیعت کیوں نہیں کرتے تھے؟ کیا آپ کو یزید کی ذات سے اِختلاف تھا؟ نہیں... آپ کو یزید کی ذات سے اِختلاف نہیں تھا، آپ کو یزید کے کردار سے اِختلاف تھا۔ اگر یزید بدبخت کا کردار ستھرا ہوتا، وہ بدانجام قرآن و سُنّت کا پیروکار ہوتا تو امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ ہرگز اس کی بیعت سے انکار نہ فرماتے مگر اس بدبخت کا کردار اچھا نہیں تھا، اُس کا اَخلاق اچھا نہیں تھا، اس کی عادتیں بُری تھیں، یزید فاسق تھا، یزید فاجِر تھا، یزید زانی تھا، یزید شرابی تھا، یزید قرآن و سُنّت کی مخالفت کرتا تھا، اس لئے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اُس کی بیعت نہیں کی اور ایسی لازوال قربانی پیش فرمائی۔

اب ذرا غور فرمایئے! جب امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ یزید کے بُرے کردار سے خوش نہ ہوئے تو اگر وہی کردار ہمارا بھی ہو، جو عادتیں یزید کی تھیں، ویسی ہی عادتیں ہماری بھی ہوں، جیسا گندا اَخلاق یزید کا تھا، ویسا ہی ہمارا بھی ہو تو کیا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ ہم سے خوش ہو جائیں گے...؟؟

آیئے! دیکھتے ہیں؛ یزید کا کردار کیسا تھا؟ یزید پلید کی وہ کونسی غلیظ عادتیں تھیں، جن کی وجہ سے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس کی بیعت کرنا گوارا نہ فرمایا:

(1): یزید سُنّت کو بدلنے والا تھا

غیب جاننے والے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَوَّلُ مَنْ یُبَدِّلُ سُنَّتِی رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ میری سُنّت کو بدلنے والا پہلا شخص بنو اُمَیَّہ سے ہو گا، اسے یزید کہا جائے گا۔[1]

معلوم ہوا؛ یزید سُنّت کو بدلنے والا، خلافِ سُنّت کاموں کو رواج دینے والا تھا، یہ بدبخت خُود بھی سُنّتِ مصطفےٰ کی پیروی نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو بھی خِلافِ سُنّت کاموں پر اُبھارتا تھا۔ اب ہم ذرا خُود پر غور کریں! ہم کتنی سُنتوں پر عَمَل کرتے ہیں؟ کیا ہمارا لباس سُنّت کے مطابق ہے؟ ہمارا اندازِ زندگی، ہمارا اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے پھرنے کا انداز، ہمارا چہرہ، ہمارے طَور طریقے، ہماری رسومات کیا یہ سب کچھ سُنّت کے مُطابق ہیں؟ ہمارے معاشرے میں جب کوئی سُنّت پر عَمَل کرتا ہے تو کیا لوگ اُسے جلی کٹی باتیں نہیں سُناتے؟ سَر پر عمامہ سجانے، چہرے پر داڑھی رکھنے، سُنّت کے مطابق لباس پہننے والے پر انگلیاں

1 ...تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد:65، صفحہ:250۔

نہیں اُٹھائی جاتیں؟ کیا اُس عاشِقِ سُنّت پر طنز کے تیر نہیں چلائے جاتے...؟ افسوس! اب بھی مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو خُود تو راہِ سُنّت سے دُور ہیں ہی، اس کے ساتھ ساتھ سُنتوں پر عمل کرنے والوں کو ترچھی نگاہوں سے بھی دیکھتے ہیں۔

آہ! وہ دَور آیا کہ دیوانۂ نبی کے لئے | ہر ایک ہاتھ میں پتھر دِکھائی دیتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! سُنّت کی مخالفت کرنا اور خِلافِ سُنّت کاموں کو رواج دینا یزید کا بُرا کردار ہے، اگر ہم حسینی ہیں اور ہمیں واقعی حسینی ہونا چاہئے، تو ہمیں چاہئے کہ ہم یزید کے اس بُرے کردار سے نفرت کریں، ہم خود بھی سُنتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی سُنّت کی ترغیب دِلایا کریں۔

سنّت کی فضیلت پر 3 اَحادیث

(1): تاجدارِ رسالت، شَہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا[1] **(2):** ایک روز پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحَبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے[2] **(3):** رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّکَ بِالسُّنَّۃِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے میری سُنّت کو مضبوطی سے پکڑا وہ جنت میں داخل ہو گا۔[3]

1 ...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...جامع بیانِ عِلم، بَابُ: عِلْم کے فضائل، جلد:1 صفحہ:201، حدیث:220۔
3 ...جامع صغیر، صفحہ:522، حدیث:8603۔

پڑوسی خُلد میں عطّارؔ کو اپنا بنا لینا | جہاں ہیں اتنے اِحساں اور اِحساں یارسولَ اللہ

اللہ پاک ہمیں سُنتوں کا پیکر بنائے، ہم نے خُود سُنتوں پر عَمَل کرنا ہے، اس کے ساتھ دوسروں کو بھی اس کی دعوت دینی ہے، اب وہ نادان جو مَعَاذَ اللہ! نیکی کی راہ میں رُکاوٹ بنتے ہیں، سنتوں پر عَمَل کرنے والوں کو ترچھی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، ان پر طنز کے زہریلے تِیر برساتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہئے، نیکی سے روکنا یا اس راہ میں رُکاوٹ بننا کافِروں کا انداز ہے، ولید بن مغیرہ جو بڑا گستاخِ رسول اور پکا کافِر تھا، اللہ پاک نے اس کا ایک بُرا وَصف یہ بیان فرمایا:

مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ (پارہ:29، سورۂ قلم:12) | ترجَمہ کنزُالایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا۔

اللہ! اللہ! معلوم ہوا؛ نیکی کی راہ میں رُکاوٹ بننا مسلمان کا نہیں کافِروں کا کام ہے، ایک سچّا حسینی نیکی سے روکتا نہیں بلکہ نیکیوں پر اُبھارتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی نیک بننے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو | سدھارنے کی تڑپ اور حوصلہ یارَبّ

(2-9): یزید پلید کی 7 بُری عادات

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ یزید پلید کے بُرے کردار سے بخوبی واقف تھے، اب آیئے! دیکھتے ہیں؛ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے خُود یزید کے بُرے کردار کی کیسے نشاندہی فرمائی۔ صدر الاَفاضِل، مفتی نعیم الدین مرادآبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جب امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے سامنے یزید بدبخت کی بیعت پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا: اِنَّہٗ کَانَ فَاسِقًا، مُدْمِنَ الْخَمْرِ ظَالِمًا یزید فاسِق (یعنی اعلانیہ کبیرہ گُناہ کرنے والا)، شراب

کا عادِی اور ظالِم ہے (بھلا میں ایسے کی بیعت کیسے کر سکتا ہوں)۔[1]

امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کا خطبہ

جب امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ میدانِ کربلا کی طرف تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک مقام پر آپ نے یزیدی لشکر کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جو ایسے حکمران کو دیکھے، جو ظلم کرتا ہو، اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو حلال ٹھہراتا ہو، اللہ پاک کا عہد توڑتا ہو، سُنّت کی مخالفت کرتا ہو، لوگوں میں گُناہوں اور ظُلم و زیادتی کو رواج دیتا ہو، دیکھنے والا اگر ایسے ظالِم کو بُرے کاموں سے نہ ہاتھ سے روکے، نہ زبان سے روکے، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس (دیکھنے والے) کو اس (ظالِم) کے ساتھ ہی رکھے۔ لوگو! سُن لو...!! بے شک ان یزیدیوں نے شیطان کی اطاعت کو لازِم پکڑا، رحمٰن کی اطاعت کو چھوڑ دیا، لوگوں میں فساد پھیلایا، اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کیا، اللہ پاک کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دیا اور میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں[2] کہ ایسے ظالِم کے سامنے کلمۂ حق بلند کروں۔

اے عاشقانِ رسول! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے یزید پلید کی 7 بُری عادتوں کو بیان فرمایا: (1): یزید فاسِق ہے (2): یزید شرابی ہے (3): یزید ظالِم ہے (4): یزید رحمٰن کی اطاعت چھوڑ کر شیطان کی پیروی کرتا ہے (5): یزید فساد پھیلاتا ہے (6): یزید اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کرتا ہے (7): یزید اللہ پاک کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام اور حرام کی ہوئی

1 ... سوانح کربلا، صفحہ: 114۔
2 ... تاریخ طبری، جلد: 3، صفحہ: 306 خلاصۃً۔

چیزوں کو حلال ٹھہراتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گُناہوں کی نحوست!

اب ہم اپنے کردار پر غور کریں! یزید فاسق تھا، فاسق اُسے کہتے ہیں: جو اِعْلانیہ گُناہ کرتا ہو۔ ہمارے ہاں کتنے ایسے لوگ ہیں جو اعلانیہ گُناہوں سے بچتے ہیں؟ داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے چھوٹی کروانا حرام ہے، کتنے لوگ ہیں جو داڑھی منڈاتے اور دندناتے پھرتے ہیں؟ گانے باجے اعلانیہ چلتے ہیں، کار، بَس وغیرہ چلانے والے اُونچی آواز میں گانے چلا کر گُناہ بھی کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے گُناہ کا اِعْلان بھی کرتے ہیں۔ گھروں میں اُونچی آواز سے گانے باجے چل رہے ہوتے ہیں، اِعْلانیہ فلمیں دیکھی جاتی ہیں، ڈرامے دیکھے جاتے ہیں، کسی کے ہاں شادی ہو، تب تو پُورے محلے کی نیند حرام ہوتی ہے اور نہ جانے کیسے کیسے کبیرہ گُناہ اعلانیہ ہو رہے ہوتے ہیں۔

واقعۂ کربلا کا دَرْس یہ ہے اور اَصْل حسینی ہونا اسی کو کہا جاتا ہے کہ ہم گُناہوں سے بچیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا(۱۱۵)

(پارہ:5، سورۂ نساء:115)

ترجَمہ کنزُ العرفان: اور جو اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت بالکل واضح ہو چکی رسول کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا اللہ پاک نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا کچھ چیزیں حرام کی ہیں انہیں ہلکانہ جانو، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا اور کچھ حدیں قائم کی ہیں ان سے آگے نہ بڑھو، وَسَکَتَ عَنْ أَشْیَآءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا اور اس نے (تم پر رحمت فرماتے ہوئے) دانستہ کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا ہے ان کی جستجو نہ کرو۔[1]

شراب بُرائیوں کی ماں ہے

امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: یزید شرابی ہے۔ آہ! افسوس...!! ہمارے معاشرے میں بھی شراب عام ہوتی جارہی ہے، اگرچہ شراب پر قانوناً پابندی ہے مگر لاکھوں لوگ شراب پیتے ہیں، حالانکہ شراب حرام ہے، اسے اُمُّ الخبائث (یعنی بُرائیوں کی ماں) فرمایا گیا، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۹۰)

(پارہ:7، سورۂ مائدہ:90)

ترجَمہ کنزُ العرفان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ظُلم کی مَذَمَّت

امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: یزید ظالِم ہے۔ ہمارے معاشرے میں ظُلم کی بھی بھرمار ہے۔ بہت سارے لوگوں کے ذِہن میں یہ تَصَوُّر ہوتا ہے کہ ظُلم صرف قتل وغارت

1 ... سنن دار قطنی، کتاب الرضاع، جلد:4، صفحہ:217، حدیث:4350۔

ہی کو کہتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے، ناحق قتل بھی ظُلم ہے، کسی کو ناحق تھپڑ مارنا بھی ظُلم ہے، کسی کی رقم دبالینا، گالیاں دینا، عزّت پامال کرنا، یہاں تک کہ دوسروں کو گھور کر ڈرا دینا، اَحادیث میں اسے بھی ظُلم قرار دیا گیا ہے۔

اب بتایئے! ہم میں سے کتنے ہیں جو ظُلم سے بچتے ہیں، ہم میں کتنے ہیں جو دوسروں کے حقوق پُورے ادا کرتے ہیں ❁ بھرے مجمع میں دوسروں کی عزّت پامال کرنا ❁ لوگوں کو ڈرانا ❁ دھمکیاں دینا ❁ قرضے دبالینا ❁ ناحق تکلیف پہنچانا، یہ ساری ظُلم کی صُورتیں بہت عام پائی جاتی ہیں حالانکہ یہ یزیدی کردار ہے، اگر ہم حسینی ہیں تو ہمیں چاہئے کہ مسلمانوں کا احترام کریں، دوسروں کے جانی، مالی ہر طرح کے حقوق پُورے ادا کیا کریں۔

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝۱۰۲ (پارہ:12، سورۂ ھود:102)

ترجَمہ کنزُالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے۔

علامہ صاوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہر ظلم کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اپنے ظلم سے توبہ کرے اور ظلم کرنا چھوڑ دے نیز جس کا جو حق مارا ہو وہ اسے لوٹا دے تاکہ وہ اس عظیم وعید میں داخل نہ ہو کیونکہ یہ آیت گزشتہ امتوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ظالم کو عام ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور ان پر کسی بھی

1 ... تفسیر صاوی، پارہ:12، سورۂ ہود، تحت الآیۃ:102، جلد:3، صفحہ:931۔

طرح سے ظلم وزیادتی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شیطان کی پیروی کرنا یزیدی کردار ہے

اسی طرح امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: یزید رحمٰن کی اطاعت چھوڑتا ہے، شیطان کی پیروی کرتا ہے۔

اللہ! اللہ! یہ تو بڑا امتحان ہے ❁ نماز پڑھنا رحمٰن کی اطاعت ہے، نہ پڑھنا شیطان کی پیروی ہے، ہم میں سے کتنے لوگ پکّے نمازی ہیں؟ ❁ نیکی کرنا رحمٰن کی اطاعت ہے، گُناہوں میں پڑنا شیطان کی اطاعت ہے، ہم میں سے کتنے لوگ گُناہوں سے بچتے ہیں؟ ❁ رمضان کے روزے رکھنا رحمٰن کی اطاعت ہے، روزے نہ رکھنا شیطان کی پیروی ہے، غور فرمایئے! کتنے لوگ روزے رکھتے ہیں؟ ❁ ماں باپ کی اطاعت کرنا ❁ بہن بھائیوں کے حقوق پُورے کرنا ❁ بیوی کے حقوق پُورے کرنا ❁ مسلمانوں کی عزّت کرنا ❁ پُورا پُورا اسلام میں داخِل ہو جانا، رحمٰن کی اطاعت ہے، اس کا اُلٹ کرنا شیطان کی پیروی ہے ❁ جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، وعدہ خِلافی، گالی گلوچ، یہ سب گُناہ ہیں، شیطان کی پیروی ہے، ہم میں سے کتنے لوگ ان گُناہوں سے بچتے ہیں؟

یہ یزید کا بُرا کردار ہے، یہ سب وہ باتیں ہیں جن کی بنیاد پر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے یزید کی بیعت سے انکار فرمایا تھا، میدانِ کربلا میں لازوال قربانی پیش فرمائی تھی، ہم غور کریں! خدانخواستہ ہمارا کردار بھی ایسا ہی ہو، اللہ نہ کرے ہم شیطان کی پیروی کرنے والے، فاسق وفاجر بنیں تو ذرا سوچیئے! کیا امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ ہم سے خوش ہو جائیں گے؟ ہر گز نہیں۔ یہ سب باتیں ہمیں کربلا سے سیکھنے کو ملتی ہیں، لہٰذا اگر ہم سچے حسینی ہیں تو

ہمیں چاہئے کہ ہم یزیدی کردار سے بچیں، محض گفتار کے نہیں، کردار کے حسینی بن جائیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

(11):یزید اور دُنیا پرستی

اے عاشقانِ رسول! ایک اَہم بات جو ہمیں کربلا سے سیکھنے کو ملتی ہے، وہ یہ کہ یزید بدبخت نے میدانِ کربلا میں جتنا ظُلم کیا، کروایا یہ سب اَصل میں دُنیا کی محبّت اور لالچ کا نتیجہ تھا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، **حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یزید پلید مال و جاہ کی محبت ہی کی وجہ سے سانحۂ کربلا کا باعِث بنا، اس ظالم بدانجام کو امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا، حالانکہ امامِ عالی مقام کو دُنیائے ناپائیدار کے حصول کے لئے دُنیوی اِقْتِدار سے کیا سروکار! آپ تو کل بھی اُمّتِ مسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔

نہ شمر ہی کا وہ ستم رہا، نہ یزید کی وہ جفا رہی | جو رہا تو نام حسین کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

حُبِّ جاہ و مال کی مذمّت

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مزید فرماتے ہیں: حُبِّ جاہ و مال بہت ہی بُرا وبال ہے، ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 2 بھوکے بھیڑیئے بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں، وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و مرتبے کا لالچ انسان کے دِین کو نقصان پہنچاتا ہے۔[1]

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:565، حدیث:2383۔

نبیوں کے سردار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: حُبُّ الدُّنیا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دُنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔[1] یزید پلید کا دِل چونکہ دُنیائے ناپائیدار کی محبت سے سرشار تھا، اس لئے وہ شہرت و اقتدار کی ہَوَس میں گرفتار ہو گیا اور اس ہَوَس نے اسے اس کے انجام سے غافِل کر کے امامِ عالی مقام اور آپ کے رفقا کے خونِ ناحق کروانے تک پہنچا دیا۔ جس اقتدار کی خاطر اُس نے کربلا میں ظلم و ستم کی آندھیاں چلائیں، وہ اقتدار اس کے لئے کچھ زیادہ ہی ناپائیدار ثابت ہوا، بدنصیب یزید صرف 3 سال، 6 ماہ تختِ حکومت پر خباثت پھیلا کر 64 ہجری کو 39 سال کی عمر میں عبرتناک موت مر گیا۔[2]

وہ تخت ہے کس قبر میں، وہ تاج کہاں ہے؟ | اے خاک! بتا! زورِ یزید آج کہاں ہے؟

بیان کا خُلاصہ

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! ہم حسینی ہیں، ہم امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے محبّت کا دَم بھرتے ہیں امامِ عالی مقام نے دُنیا کے لئے دِین کو نہ چھوڑا بلکہ دِینِ حق کی حفاظت کی خاطِر 72 تن کی قربانی پیش فرمائی، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم سچّے حسینی ہونے کا ثبوت دیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے نقشِ سیرت پر چلیں، عِلْمِ دین سیکھیں، اس پر عَمَل کریں، سنّتیں سیکھیں، سُنّتوں پر خود بھی عَمَل کریں، دوسروں تک بھی پہنچائیں، یزید بدبخت فاسق تھا، فاجر تھا، سُنّت کو بدلنے والا تھا، لعن طعن کرنے والا تھا، ظالِم تھا، شرابی تھا، دُنیا کی محبّت میں گرفتار تھا، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس جیسے بُرے کردار سے بچیں، ہم حسینی ہیں، گفتار کے بھی حسینی بنیں اور اَخلاق و کردار کے بھی حسینی ہی بنیں۔

---

1 ... جامع الاصول فی احادیث الرسول، الکتاب الثالث فی ذمّ الدنیا، جلد:4، صفحہ:457، حدیث:2603۔
2 ... کرامات امام حسین، صفحہ:31۔

از پئے چار یار، اے شہِ ذی وقار | اپنا شیدا بنا، یاشہِ کربلا!
چشمِ نَم دیجئے! اپنا غم دیجئے! | از طفیلِ رضا یاشہِ کربلا!
ابنِ شاہِ عرب! مرضِ عصیاں سے اب | دیدو مجھ کو شفا یاشہِ کربلا!
ایک مظلوم کو اپنے مغموم کو | آفتوں سے چُھڑا یاشہِ کربلا!
دِل کو مِل جائے چَین المدد یاحُسَین! | ہوں بہت غمزدہ یاشہِ کربلا!
سُن لو فریاد کو آؤ اِمداد کو | ابنِ مشکل کُشا یاشہِ کربلا! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! 10 محرم الحرام کو شہیدوں کے سردار، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے ایصال ثواب کا اہتمام کیجئے، گھروں میں محافل کا اہتمام کریں اور 11 ویں شریف کو حسینی سید، حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ایصال ثواب کا بھی اہتمام کیجئے۔ امیرِ اہلسنت **حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: تاجر اپنی روزانہ کی بِکری (**Sale**) کا ایک فیصد جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کی رقم سے کم از کم 2 فیصد نکالے اور ماہانہ 11 ویں شریف کی نیاز کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اُس کی روزی میں بَرَکت ہو گی۔ (اگر گھر میں نیاز کرنے میں رُکاوٹ ہو تو کسی بھی نیک کام میں وہ رقم خرچ کر دیجئے۔)

ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

اے عاشقانِ رسول! پکے سچے حسینی بننے کے لئے، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سیرتِ

(1)... وسائلِ بخشش، صفحہ: 528 ملتقطاً۔

پاک کا فیضان حاصِل کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ ہو جایئے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے 12 دِینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کا فیضان نصیب ہو گا اور دِیْن و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ دَعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک دینی کام ہے: مدنی قافلہ۔

الحمد للہ! امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ اور دیگر شہدائے کربلا کے ایصالِ ثواب کے لئے اور کربلا کے اَصْل مقصد پر عَمَل کرنے یعنی بُرائی سے روکنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ہزاروں عاشقانِ رسول 8، 9، 10 اور 9، 10، 11 محرم الحرام کو مدنی قافلوں میں سَفَر کرتے ہیں، ہم بھی مدنی قافلوں میں سَفَر کی سعادت حاصل کریں، عَمَلی طَور پر کربلا والوں کی یاد منائیں اور ڈھیروں ثواب حاصِل کیجئے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

شرابی سُدھر گیا

ہند کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستگی سے پہلے شراب نوشی، عَیّاشی اور شور شرابا کرنا، گالیاں دینا، والدین اور محلے داروں کو تنگ کرنا، جُوا کھیلنا میرا معمول تھا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے ایک اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ ان کی ترغیب پر میں 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائِب ہو کر نمازوں کی پابندی کرنے والا، فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے والا

اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔[1]

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو | داغ سارے دُھلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپیلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل اپیلی کیشن جاری کی ہے جس کا نام ہے: ***Online rohani ilaj & istikhara*** (آن لائن روحانی علاج اینڈ استخارہ) اس اپیلی کیشن میں ❁ آن لائن استخارہ ❁ آن لائن مرید ❁ آن لائن روحانی علاج ❁ آن لائن کاٹ اور مختلف وظائف یعنی ❁ بیماری سے شفا ❁ غُربت سے نجات ❁ غم سے چھٹکارا ❁ بلاؤں سے حفاظت ❁ اور دُعا کی قبولیت وغیرہ کے وظائف شامل ہیں۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ اپیلی کیشن انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں

1 ... برکاتِ مکہ و مدینہ، صفحہ: 18۔

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جَنَّت کے باغات میں بیٹھتا ہے، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔[2] (2): جو ثواب کی اُمّید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دُور کر دیا جائے گا۔[3]

اے عاشقانِ رسول! مریض کی عیادت کرنا سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنتِ انبیا ہے نبیوں کے نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی بھی صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) کے بیمار ہونے کی اطلاع ملتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے اگر کوئی شخص 3 دن مسجد سے غائب رہتا تو آپ اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا کرتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے[4] اور عِیَادت کے لئے اگر مدینۂ شریف کے آخری کنارے تک بھی جانا پڑتا تو تشریف لے جاتے اور اپنے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم) کی عیادت فرماتے۔[5] مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... شعب الایمان، مریض کی عیادت کا باب، جلد:6، صفحہ:531، حدیث:9171۔
3 ... ابو داؤد، کتاب: جنائز، باب: وضو میں عیادت کی فضیلت، صفحہ:500، حدیث:3097۔
4 ... مسند ابی یعلی، جلد:3، صفحہ:141، حدیث:3429۔
5 ... مسلم، کتاب: جنائز، مریض کی عیادت کا باب، صفحہ:331، حدیث:925 خلاصۃً۔

اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ہے کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر امیر و غریب کے گھر بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔[1] حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ (یعنی: کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں) سے پاک کرنے والا ہے) ایک اعرابی کی عِیادت کو تشریف لے گئے تو یہی فرمایا: لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ۔[2]

عیادت اور بہت سارے روحانی علاج سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **بیمار عابد** پڑھ لیجئے۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہار شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** اور رسالہ **بیمار عابد** خریدیئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خدا
چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہئے چشمِ نَم
لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:407۔
2 ... بُخاری، کتاب: المناقب، صفحہ:919، حدیث:3616۔

دِل کی اِصلاح کیوں ضروری ہے؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...طالبِ عِلمِ دِین کی نصیحت
- ...پاکیزہ دِل کی برکات
- ...اللہ پاک کے قُرب کا حق دار کون ہے؟
- ...دِل کی 4 بیماریاں اور اِن کے علاج
- ...دِل کی سختی کے 3 روحانی علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ محبت اور شوق کے ساتھ 3 مرتبہ دن میں اور 3 مرتبہ رات میں مجھ پر درودِ پاک پڑھے، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کے اُس دِن اور اُس رات کے گُناہ مُعاف فرمادے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم تھوڑی سی توجہ کریں تو کتنی آسانی سے گُناہ بخشوائے جا سکتے ہیں، مثلاً صبح نمازِ فجر باجماعت ادا کریں، سَر جھکائیں، آنکھیں بَند کریں اور سبز سبز گنبد کا تَصَوُّر باندھ کر 3 مرتبہ درودِ پاک پڑھ لیں، اسی طرح رات کو سوتے وقت بستر پر قبلہ رُو بیٹھ کر، سر جھکائیں، آنکھیں بند کریں اور پیارے پیارے گنبدِ خضرا کا تَصَوُّر باندھ کر 3 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھ لیں، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِیْم! اُس دِن اور اُس رات کے گُناہ مُعاف ہو جائیں گے، خیال رہے! کبیرہ گُناہ سچی توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں، یونہی قضا نمازیں، قضا روزے، بندوں کے مالی، جسمانی حقوق ذِمّے پر ہوں تو ان کی ادائیگی بھی لازمی ہے۔

وہ تو نہایت سَستا سودا، بیچ رہے ہیں جنت کا | ہم مُفلس کیا مول چکائیں، اپنا ہاتھ ہی خالی ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم کبیر، جلد:8، صفحہ:69، حدیث:15316۔

2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:186۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طالبِ عِلمِ دِین کی نصیحت

علّامہ ابنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بچہ مدرسے میں اپنی تختی دھو رہا تھا، پانی سے تختی کی سیاہی نہ اُتری تو بچے نے ایک رَسّی لی، اسے پانی سے گیلا کیا، پھر رَسّی پر مِٹی لگائی اور اس کے ذریعے سیاہی دھونے لگا، قریب ہی ایک شخص کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا، تختی دھونے کا یہ نرالا انداز دیکھ کر اُس شخص نے کہا: بیٹا! تختی کو رَسّی سے کیوں رگڑ رہے ہو؟ بچہ بولا: سیاہی پکّی ہے، اسے اُتار رہا ہوں۔ اس شخص نے پوچھا: کیا رَسّی سے سیاہی اُتر جاتی ہے؟ بچہ ذہین تھا، فوراً بولا: جی ہاں! اُتر جاتی ہے، کیا آپ نے دیکھا نہیں، رَسّی سے ڈول باندھ کر کنوئیں میں لٹکاتے ہیں، پھر کھینچتے ہیں، کنوئیں کی مُنڈیر پتھر کی ہوتی ہے، اس کے باوُجود رَسّی کھینچنے سے اس پر گڑھے پڑ جاتے ہیں (یعنی رَسّی پتھر میں گڑھا ڈال سکتی ہے تو تختی سے سیاہی کیوں نہیں ہٹا سکتی)۔ آدمی بولا: بیٹا! پتھر میں گڑھا تو ایک مُدّت گزر جانے سے پڑتا

1 ... مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

ہے۔ بچہ بولا: جی نہیں! رَسّی کھینچنے سے گڑھا پڑتا ہے، اگر رَسّی کھینچی نہ جائے، خواہ صدیاں گزر جائیں، کنوئیں کی منڈیر میں گڑھا نہیں پڑے گا۔ اس کے ساتھ ہی بچے نے نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے اچھے انسان! میں نے آپ کو اِشارہ دیا ہے، اگر آپ اس میں غور کرتے تو آپ کے دِل کی سیاہی بھی مٹ جاتی۔ آدمی نے حیرت سے پوچھا: کیا میرے دِل پر بھی سیاہی ہے؟ بچہ بولا: چچا جان! سیاہی کس رنگ کی ہوتی ہے؟ کہا: کالی۔ بچہ بولا: تو گُناہوں سے بڑھ کر کالی کون سی شَے ہے؟ یہ سُنتے ہی آدمی نے چیخ ماری اور ندامت سے رونے لگا۔ بچہ بولا: چچا جان! اب آپ کو دِل صاف کرنے کی دَوا مل گئی ہے۔ آدمی نے پھر حیرانی سے پوچھا: وہ دوا کونسی ہے؟ بچے نے کہا: ندامت کے آنسو...!! یہ گُناہوں کو دھو کر دِل صاف کر دیتے ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ پاک کے حبیب، دِلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک آنسو روزِ قیامت آگ کے سمندر بجھا ڈالیں گے۔[1]

دِل ہائے گُناہوں سے بیزار نہیں ہوتا
مغلوب شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا
گو لاکھ کروں کوشش اِصلاح نہیں ہوتی
پاکیزہ گُناہوں سے کردار نہیں ہوتا
یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے
دِل آہ! مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا
افسوس! ندامت بھی عِصیاں پہ نہیں ہوتی
نیکی کی طرف مائلِ عطّار نہیں ہوتا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِل ٹھیک ہے تو سب ٹھیک ہے

اے عاشقانِ رسول! ہمارا دِل سب سے قیمتی تختی ہے، اسے گُناہوں سے پاک کرنا

1 ...بستان الواعظین، صفحہ:100 بتغیر۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:163-165 ملتقطاً۔

مطلوبِ دِین ہے، یہی اِصلاح کا راز ہے، اسی سے آدمی سنورتا ہے، اسی سے کام بنتے ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَآ وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً: اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ، اَلَآ وَھِیَ الْقَلْبُ سُن لو! بے شک جسم میں خون کا ایک لوتھڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے، تمام جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ لوتھڑا بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے، سُن لو! وہ لوتھڑا دِل ہے۔[1]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں عُلَما فرماتے ہیں: بندے کے تمام کام اُس کے دِل سے وابستہ ہیں، اگر دِل پاک صاف ہو، اس میں اللہ پاک کی محبّت ہو، اللہ پاک کے محبوب بندوں کی محبت ہو، دِل میں اللہ پاک کا اور اس کی نافرمانی کا خوف ہو تو بندے کے تمام کام دُرُست ہو جاتے ہیں، بندہ گُناہوں سے بچنے لگتا ہے بلکہ گُناہ میں پڑنے کے خوف سے شُبہات سے بھی بچنے لگتا ہے اور اگر دِل بگڑ جائے، دِل نفسانی خواہشات کا پیروکار ہو جائے، اس میں خوفِ خُدا نہ رہے تو بندے کے سب کام بگڑ جاتے ہیں اور بندہ نفسانی خواہشات کے پھندے میں گرفتار ہو کر گُناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، اسی لئے کہتے ہیں: دِل تمام جسم کا بادشاہ ہے اور تمام اعضا اس کا لشکر ہیں، اگر بادشاہ نیک ہو تو لشکر بھی نیک ہو جاتا ہے اور اگر بادشاہ بگڑ جائے تو پُورا لشکر بگڑ جاتا ہے۔[2]

دِل ہی ڈبوئے، دِل ہی ترائے | دِل سا دوست نہ دِل سا دُشمن

پاکیزہ دِل کی برکات

صحابیِ رسول حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے اور

1 ...بخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبرا، صفحہ:84-85، حدیث:52۔

2 ...جامع العلوم والحکم، صفحہ:83-84 بتغیر۔

آخری رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو فرمایا: دَعْ مَا یَرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُكَ جو تیرے دِل میں کھٹکے، اسے چھوڑ دو! یہاں تک کہ کوئی کھٹک باقی نہ رہے۔ اس شخص نے عرض کیا: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں دِل کی کھٹک کیسے جان سکتا ہوں؟ فرمایا: جب تم کچھ کرنے لگو تو اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لیا کرو! بے شک دِل حرام پر لرزتا ہے، دھڑکن تیز ہوتی ہے اور حلال کام پر دِل پُر سکون ہوتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے ہمارے دِل میں یہ خاصِیّت رکھی ہے کہ بُرا کام کرنے لگیں تو دِل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، شاید ہم میں سے بہت ساروں کو اندازہ ہو گا کہ جب بندہ پہلی مرتبہ کوئی بُرا کام کرتا ہے تو دِل پر گھبراہٹ طاری ہوتی ہے، مثلاً چور جب پہلی مرتبہ چوری کرتا ہے یا شرابی جب پہلی مرتبہ شراب پیتا ہے، سُودِی کام کرنے والا جب پہلی مرتبہ سُود لیتا، دیتا ہے تو دِل گھبراتا ہے، دھڑکن تیز ہوتی ہے، اگر اس وقت آدمی دِل کی سُن لے، ضمیر سے اُٹھنے والی آواز کو مان لے اور گُناہ سے رُک جائے تو دِل کی یہ کیفیت باقی رہتی ہے اور اگر بندہ اس وقت دِل کی فِکْر نہ کرے بلکہ بُرائی کر ڈالے تو آہستہ آہستہ اس بُرائی کا عادِی ہو جاتا ہے، یُوں دِل پر سیاہی چھا جاتی ہے اور دِل کی کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ہمارا دِل اچھے بُرے کی تمیز رکھتا ہے لیکن جب اس پر گُناہوں کی سیاہی چڑھ جائے، دِل بالکل گُناہوں سے ناپاک ہو جائے، تب یہ اچھائی بُرائی کی تمیز نہیں کر پاتا۔

دِل کہ تیمار ہمارا کرتا | آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے

1 ...جامع العلوم والحکم، صفحہ:117۔

تیرے بیمار کو میرے عیسیٰ | غش لگاتار ہے کیا ہونا ہے (1)

وضاحت: دِل ہماری تیمارداری کیسے کرتا وہ تو خود بیمار ہے، اے میری خبر لینے والے! میرے دل کی خبر لیجئے کہ اسے مسلسل دورے پڑے رہے ہیں، آپ کے سوا میرا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

نیکی اور گُناہ کی انوکھی پہچان

ایک صحابیِ رسول ہیں: حضرت وابصہ رَضِیَ اللہُ عنہ۔ بہت پرہیز گار اور خوفِ خُدا والے تھے، اَکْثَر خوفِ خُدا کے سبب روتے رہتے تھے۔ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے سوچا کہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے نیکی اور گُناہ سے متعلق سوال کروں، چنانچہ دِل میں یہ ارادہ لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گیا۔ سرکارِ عالی، وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اُدْنُ یَا وَابِصَۃُ! اے وابصہ قریب آجاؤ! میں قریب ہو گیا، یہاں تک کہ میرے گُھٹنے سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گُھٹنوں سے مِل گئے۔ اب غیبوں کی خبر رکھنے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وابِصَہ! مَیں بتاؤں تم کیا پوچھنے آئے ہو؟

(سُبْحٰنَ اللہ! اسے کہتے ہیں: غیب کا عِلْم! کسی عاشِقِ رسول نے کیا خوب کہا ہے:

اے کہ ذاتِ پاکِ تُو صُبحِ دُہُور | چَشْمِ تُو بِیْنَنْدَہٗ مَا فِی الصُّدُوْر

وضاحت: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی ذات روشن صبح کی طرح ہے، آپ کی مبارک آنکھیں دِلوں کے حال دیکھ لیتی ہیں۔

خیر! حضرت وابِصَہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہی فرمائیے! میں کیا پوچھنے آیا ہوں؟ فرمایا: وابِصَہ! تم نیکی اور گُناہ کے متعلق پوچھنے

(1)... حدائقِ بخشش، صفحہ: 166-167 ملتقطاً۔

آئے ہو۔ یہ فرما کر پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی تین مبارک انگلیاں آپس میں ملائیں اور میرے سینے پر رکھ دیں اور فرمایا: اپنے دِل سے پوچھ لیا کرو! نیکی وہ ہے جس پر تمہارا دِل مطمئن ہو اور گُناہ وہ ہے جو تمہارے دِل میں کھٹکے اور دِل میں تَرَدُّد آئے۔[1]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: بُلند رُتبہ اولیائے کرام جن کے دِل پاک صاف ہوتے ہیں، دِل میں اللہ پاک کی معرفت کا نُور جگمگا رہا ہوتا ہے، نیکی اور گُناہ کا یہ معیار اُن کے ساتھ خاص ہے۔[2]

جبکہ ہم جیسے عام لوگ جن کے دِل گُناہوں کی گندگی سے میلے ہیں، اُن کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ عُلَمائے کرام سے پوچھیں، عاشقانِ رسول مفتیانِ کرام کی خِدمت میں حاضِر ہوں، وہ جو ارشاد فرمائیں، قرآن وسُنّت کی روشنی میں جو فیصلہ عطا فرمائیں، اس پر عَمَل کیا کریں۔ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور، پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت وابصہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر ان کے دِل کو فیض دیا، جس سے ان کا نفس مُطْمَئِن اور دِل وسوسوں سے پاک صاف ہو گیا، چونکہ اب یہ دِل پاک صاف تھا، اس لئے فرمایا: اے وابصہ! آج سے گُناہ اور نیکی کی پہچان یہ ہے کہ جس پر تمہارا دِل جمے وہ نیکی ہو گی اور جسے تمہارا دِل قبول نہ کرے، وہ گُناہ ہو گا۔ یہ حُضُور، پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ شریف کا اَثَر ہے ورنہ ہم جیسے لوگوں کو یہ حکم نہیں۔[3]

دِل کرو ٹھنڈا مرا، وہ کفِ پا چاند سا | سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

1 ... مسند ابی یعلیٰ، جلد:2، صفحہ:105، حدیث:1584۔
2 ... لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح، جلد:5، صفحہ:505 خلاصۃً۔
3 ... مرآۃ المناجیح، صفحہ:257-258 بتغیر قلیل۔

وضاحت: اے میرے پیارے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اپنے چاند جیسے پاؤں کے تلوے کو میرے سینے پر رکھ کر میرے دل کو ٹھنڈا فرما دیجئے آپ پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! پاکیزہ دِل کیسی عظیم نعمت ہے، بلند رُتبہ اَوْلیائے کرام جن کے دِل صاف ہوتے ہیں، ان پر گُناہوں کی سیاہی نہیں ہوتی، معرفتِ اِلٰہی کا نُور ان کے دِل میں جگمگا رہا ہوتا ہے، ان کے دِل کو نیکی اور گُناہ کی جانچ دے دی جاتی ہے، خُدانخواستہ اگر اتفاقاً کبھی کوئی معاملہ ہو بھی جائے تو ان پاکیزہ دل والوں کو فوراً کھٹک جاتا ہے اور یہ گُناہوں سے بچ جاتے ہیں، یاد رہے! اولیائے کرام اللہ پاک کی عطا سے گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔

اُنگلی کی رگ پھڑک اٹھتی

شیخ ابو علی دَقّاق رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت حارِث مُحاسبی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کبھی لاعلمی میں شبہے (شک) والے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھا لیتے تو آپ کی اُنگلی کی رَگ پھڑک جاتی تھی، یُوں آپ کو معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ کھانا (100 فیصد) حلال نہیں ہے، اس میں کچھ شُبہ ہے۔ ایک مرتبہ آپ کہیں سے گزر رہے تھے، ایک عقیدت مند نے کھانے کی دعوت پیش کی، آپ اس کی دِل جوئی کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے، آپ نے پہلا ہی لقمہ مُنہ میں رکھا تھا، اسی کو منہ میں گھماتے رہے، نگلنے کی کوشش کرتے رہے مگر نگل نہ سکے، آخر آپ نے وہ لقمہ منہ سے نکال دیا۔ بعد میں معلوم ہوا؛ اس کھانے میں شُبہ تھا۔[1]

اسی طرح بہت سارے اَوْلیائے کرام ہیں، جن کو حرام اور مشکوک کھانے کا عِلْم ہو جایا کرتا تھا۔

1 ... فیضان سُنت، پیٹ کا قفل مدینہ، صفحہ: 827-828۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں پاکیزہ دِل لوگ...!! دِل کی پاکیزگی کی عَلامات میں سے ہے کہ بندے کا نیکیوں میں دِل لگنے لگتا ہے، گُناہوں سے نفرت ہو جاتی ہے، اگر ہم بھی اپنا دِل پاک کریں، گُناہ چھوڑیں، پکی سچی توبہ کریں، نیکیاں کریں، نیکوں کی صحبت اِختیار کریں، کثرت سے تلاوتِ قرآن کر کے، ذِکْرُ اللہ کے ذریعے، موت کو یاد کر کر کے اپنا دِل پاک صاف کرنے کی کوشش کریں تو اَوْلیائے کرام جیسی کرامات اگرچہ نصیب نہ ہوں، گُناہوں سے نفرت تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مِل ہی جائے گی، نیکیوں میں دِل بھی لگنے لگے گا، نمازوں میں، عبادات میں سُرور بھی آئے گا، یُوں اللہ پاک نے چاہا تو دِل کی پاکیزگی کی برکت سے گُناہوں اور بُرائیوں سے بچ جائیں گے۔ اللہ پاک اَوْلیائے کرام کے صَدْقے ہمیں بھی دِل کی پاکیزگی کی فِکْر عطا فرمائے۔

دِل کا اُجڑا چمن ہو پھر آباد | کوئی ایسی ہَوا چلا یارَبّ!
نفس و شیطان ہو گئے غالب | ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارَبّ!
نیم جاں کر دیا گُناہوں نے | مرضِ عصیاں سے دے شِفا یارَبّ!
واسطہ میرے پیر و مرشد کا | مجھ کو تُو متقی بنا یارَبّ! (1)

دِل ہی انسان کی اَصْل طاقت ہے

یاد رکھئے! اَصْل زِندگی یہی ہے کہ بندے کا دِل زندہ ہو، اگر دِل زِندہ نہ ہو، گُناہوں کی سیاہی میں ڈوبا پڑا ہو تو زِندگی زِندگی نہیں بلکہ وبال بن جاتی ہے۔

زِندگی زِندہ دِلی کا نام ہے | مردہ دِل کیا خاک جیا کرتے ہیں

(1)...وسائلِ بخشش، صفحہ:79-81 ملتقطاً۔

روایات میں ہے جب رَبِّ کائنات نے اپنے دَستِ قُدرت سے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا جَسَدِ خاکی (یعنی مٹی کا جسم مبارک) بنایا، ابھی اس میں رُوح نہ ڈالی تھی، ایک عرصہ تک یہ جسم مبارک یونہی رہا، فرشتوں نے ایسی صُورت کبھی نہیں دیکھی تھی، فرشتے تعجب سے جسمِ خاکی کے آس پاس جاتے، اسے دیکھتے اور اس کی خوبصورتی سے حیران ہوا کرتے تھے۔ اِبْلیس (یعنی شیطان) جو اس وقت فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا، یہ بھی ایک روز حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ خاکی کو دیکھنے آیا اور اس کے گِرد چکّر لگا کر بولا: اے فرشتو! (یہ ہے وہ جسے اللہ پاک نے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے)، تم اس سے تعجب کرتے ہو؟ یہ تو اندر سے ایک خالی جسم ہے، اس میں جگہ جگہ سوراخ ہیں، اس خالی جسم سے کچھ نہ ہو سکے گا، پھر (مزید دیکھنے کے بعد) بولا: ہاں! اس کے سینے کی بائیں (**Left**) جانِب ایک بند کوٹھڑی ہے، یہ خبر نہیں کہ اس میں کیا ہے؟ شاید یہی اُس لطیفۂ رَبَّانی کی جگہ ہو جس کی وجہ سے یہ خلافت کا حق دار ہوا ہے۔[1]

دُنیوی ترقی کو دوام کب ملتا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! یہ واقعی حقیقت ہے، ہماری ساری طاقت ہمارا دِل ہی ہے، آدمی کے پاس مال ہو یا نہ ہو، اعلیٰ لباس، قیمتی گاڑی، بینک بیلنس، کوٹھی بنگلہ، کچھ بھی نہ ہو، دِل صاف ہو، دِل میں نورِ ایمان ہو، عبادت کا نُور موجود ہو تو وہ شخص کامیاب ہے اور اگر آدمی کے پاس سب کچھ ہو، دُنیا کی ہر نعمت موجود ہو، دُنیوی لحاظ سے چاہے وہ کتنا ہی ترقی یافتہ ہو، اگر اس کا دِل سیاہ ہے تو وہ کامیاب ہونا تو دُور کی بات بعض دفعہ انسان کہلانے کا بھی حق دار نہیں رہتا۔ دیکھئے! فِرْعَون دُنیوی لحاظ سے کیسا ترقی یافتہ اور کامیاب تھا، اس کے پاس مال و

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:30، جلد:1، صفحہ:267 بتغیر قلیل۔

دولت بھی تھی، تاج و تخت بھی تھا، حکومت بھی تھی، ہزاروں کے لشکر بھی موجود تھے، سب کچھ موجود تھا مگر اس کے پاس **پاکیزہ دِل** نہیں تھا، اس کے دِل میں ایمان کا، معرفتِ اِلٰہی کا نُور نہیں تھا، اس کا دِل کفر کے اندھیروں میں ڈُوبا ہوا تھا تو دیکھئے! نتیجہ کیا نکلا...!! فِرْعَون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق کر دیا گیا، اس کا کفر، اس کی سیاہ دِلی، اس کے دِل پر چھائے ہوئے غرور و تکبر کے اندھیرے اسے لے ڈُوبے اور یہ قیامت تک کے لئے نشانِ عبرت بَن کر رہ گیا۔

دوسری طرف مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خِلافت ہے، آپ کم و بیش 22 لاکھ مربع میل کے اکیلے خلیفہ تھے، اتنی بڑی سلطنت کا خلیفہ ہونا کتنی بڑی کامیابی ہے، اس کے ساتھ ساتھ آپ کا دِل بھی صاف تھا، دِل میں ایمان کا نُور بھی موجود تھا، آپ کے دِل میں تکبر نہیں، عاجزی تھی، جہالت نہیں، عِلْم تھا، کفر نہیں، ایمان تھا، ناشکری نہیں بلکہ عبادتوں کا نُور تھا، اب یہاں دیکھئے! نتیجہ کیا ہوا...!! اللہ پاک نے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی کامیابیوں کو دوام عطا فرما دیا، اپنے تو اپنے ہیں کافِر بھی آج تک حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے گُن گاتے ہیں، آپ کی سیرت سے، آپ کے اندازِ خِلافت سے سبق سیکھتے ہیں۔

معلوم ہوا؛ دُنْیَوی ترقی بھی حقیقتاً اسی وقت ترقی بَن سکتی ہے، جب دِل پاک ہو، دِل صاف ہو، دِل میں نُور ہو، اگر دِل گندا ہو، دِل پر گُناہوں کے میل چڑھے ہوں تو دُنیوی ترقی اگرچہ مِل سکتی ہے مگر اسے دوام (یعنی ہمیشگی) نہیں ملتی، گندے دِل والوں کی ترقی چند دن کی ہوتی ہے، پھر تَنَزُّلی شروع ہو جاتی ہے۔

کُفّارِ مکّہ اپنے طَور پر عزّت دار تھے، ان کے پاس مال تھا، دولت تھی، لوگوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، طاقت بھی تھی، ظاہِری حُسن بھی بہت ساروں کو مِلا ہوا تھا مگر یہ کافِر تھے، دِل کے اندھے تھے، اللہ پاک نے فرمایا:

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ (پارہ:9، سورۂ اعراف:179)

ترجَمہ کنزُ الایمان: وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں۔

اللہ پاک مُردہ دِل والوں کے متعلق مزید فرماتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ (پارہ:9، سورۂ اعراف:179)

ترجَمہ کنزُ الایمان: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ وہی غفلت میں پڑے ہیں۔

اللہ اکبر! معلوم ہوا؛ جس کا دِل اتنا سیاہ ہو جائے کہ اس میں ایمان کا نُور بھی باقی نہ رہے، کفر ہی کفر بھر جائے، ایسا سیاہ دِل انسان کہلانے کا بھی حق دار نہیں ہے بلکہ وہ جانوروں سے بھی بد تَر ہے۔

قوموں کے پُرانے مرض کا عِلاج

کسی شاعِر نے کہا ہے:

دِلِ مردہ دِل نہیں، اسے زِندہ کر دوبارہ | یہی اُمّتوں کے مرضِ کُہن کا چارہ

وضاحت: جب دِل مردہ ہو جاتے ہیں، دِلوں پر گُناہوں کا زنگ لگ جاتا ہے، کفر کی تاریکیاں چھا جاتی ہیں تو قومیں تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہیں، لہٰذا قوموں کو تباہی سے بچانے کا یہی طریقہ ہے کہ اُن کے دِلوں کی اِصلاح کی جائے، سیاہ دِلوں سے زنگ اُتار کر انہیں اُجلا اُجلا چمکدار بنا دیا جائے۔

مُردہ دِل والوں جیسے مَت ہو جاؤ...!!

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ (پ27، سورۂ حدید:16)

ترجَمہ کنزُالایمان: اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہو ئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے پچھلی قوموں کا ذِکر فرمایا کہ وہ لوگ جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، وہ لمبی اُمّیدوں میں پڑے، جس کے سبب اُن کے دِل سخت ہو گئے، پس اے مسلمانو! اے محبوبِ ذی وقار، مکّی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سچّے غُلامو! تم ہر گز اُن اَہْلِ کتاب جیسے مَت ہو جاؤ! بلکہ لمبی اُمّیدوں سے بھی بچو! اور اپنے دِل کی بھی خوب حفاظت کرو...!!

سب سے بڑی سزا

تِرْمذی شریف کی حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے حبیب، دِلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ عَنِ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِی یعنی سخت دِل والا سب سے بڑھ کر اللہ پاک سے دُور ہے۔[1] حضرت مالِک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندوں کو جو سزائیں دی جاتی ہیں، ان میں سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ بندے کا دِل سخت کر دیا جاتا ہے۔[2]

قلب سختی میں حد سے بڑھا ہے | بندہ طالب ترے خوف کا ہے
اِلتجائے غمِ مصطفٰے ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:573، حدیث:2411۔
2 ...ذم قسوۃ القلوب، صفحہ:260۔

حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے | نَفسِ بدکار حاوِی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے[1]

اللہ پاک دِل دیکھتا ہے

ایک حدیث شریف میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَادِکُمْ، وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ، وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ یعنی بے شک اللہ پاک تمہارے جسموں اور صُورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اللہ پاک تو تمہارے دِل دیکھتا ہے۔[2]

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا؛ دِل رَبُّ الْعَالَمِیْن کی نظر کا مقام ہے، تعجب ہے اس شخص پر جو ظاہِر کو سنوارنے کا اہتمام کرے، اپنا ظاہِر دھوئے، میل کچیل سے ستھرا کرے تاکہ لوگ اس کے کسی ظاہری عیب کو نہ دیکھ سکیں مگر دِل کی صفائی کا اہتمام نہ کرے جو رَبُّ الْعَالَمِیْن کی نظر کا مقام ہے...!![3]

اللہ پاک کے قُرب کا حق دار کون ہے؟

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** غور کا مقام ہے! ہم نیند سے اُٹھ کر جب تک منہ دھو نہ لیں، گھر سے نکلنا گوارا نہیں کرتے، کپڑے میلے ہوں تو لوگوں کے سامنے جاتے ہوئے ہمیں جھجک مَحْسُوس ہوتی ہے، آج ہمارے معاشرے کے کئی نوجوان ہزاروں روپے صِرف بالوں کے سٹائل بنوانے پر لگا دیتے ہیں اور چہرے پر نہ جانے کیا کیا لگواتے ہیں، ان فیشنز (Fashions) پر روپے بھی خرچ ہوتے ہیں، وقت بھی لگتا ہے مگر لوگ یہ سب کرتے

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:134 ملتقطاً۔
2 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم، صفحہ:995، حدیث:2564۔
3 ...منہاج العابدین، صفحہ:149 بتغیر۔

ہیں، کیوں؟ اس لئے تاکہ میں اچھا نظر آؤں اور مجھے دیکھ کر لوگ میری تعریف کریں۔

مگر افسوس! دِل میلا ہے، دِل پر گُناہوں کی سیاہی چڑھی ہوئی ہے، دِل میں بُرے خیالات ہیں، بدگمانیاں، تکبر، غرور ہے، دِل میں حَسَد کی آگ جَل رہی ہے، ہمیں اس کی ذرا فِکْر نہیں ہوتی حالانکہ دِل رَبِّ کریم کی نظر کا مقام ہے۔ سُلطان العارفین، شیخ سلطان باہُو رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا خُوب فرمایا: اگر نہانے دھونے سے رَبِّ کریم ملتا تو مچھلیاں سب سے زیادہ رَبِّ کریم کا قُرْب پا لیتیں، اگر رَبِّ کریم اچھے بال بنوانے کے ذریعے ملتا تو بھیڑ بکریوں کے بال زیادہ ہوتے ہیں، وہ رَبِّ کریم کی زیادہ مقرب ہوتیں مگر حقیقت یہ ہے کہ رَبِّ کریم اُن کو ملتا ہے، جن کی نِیّت سچّی اور دِل پاک ہوتا ہے۔ شیخُ الاِسْلام حضرت بابا فرید رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک اور بندے کے درمیان حِجاب (یعنی رُکاوٹ یا پردہ) صِرْف دِل کی گندگی کا ہے، اگر یہ حِجاب اُٹھ جائے (یعنی دِل پاک ہو جائے) تو بندے کو اللہ پاک کا قُرْب نصیب ہو جاتا ہے۔[1]

پاک ہووَیں تَے پاک مِلے، بِنْ پاکَوں پاک نئیں مِلدا
سارے جِسْم دے دَھوَن نالَوں تُوں دَھو لے ٹکڑا دِل دا

وضاحت: اللہ پاک ہے، پاک لوگوں کو ہی اپنے قُرْب سے نوازتا ہے، ظاہِری پاکیزگی کی نسبت دِل کی پاکیزگی پر زیادہ توجُّہ کرو! تاکہ تمہیں اللہ پاک کا قُرْب حاصِل ہو جائے۔

دِل سب سے قیمتی تجوری ہے

حُجَّۃُ الْاِسْلَام، امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِل سب سے قیمتی تجوری ہے، سب سے قیمتی جواہرات دِل ہی میں پائے جاتے ہیں مثلاً اللہ پاک کی معرفت جو دونوں

1 ... ہشت بہشت، اسرار الاولیاء، صفحہ: 30 بتغیر قلیل۔

جہان کی سعادت کا ذریعہ ہے، یہ دِل میں پائی جاتی ہے ❁ بصیرت (مثلاً حکمت و دانائی) جس کے ذریعے انسان کو عزّت و بزرگی ملتی ہے، یہ بھی دِل ہی میں پائی جاتی ہے ❁ اِخلاص؛ جس کے ذریعے عبادات قبول ہوتی ہیں، یہ بھی دِل میں پایا جاتا ہے ❁ سارے اچھے اَخلاق جن کی وجہ سے انسان کو فضیلت ملتی ہے، یہ بھی دِل میں پائے جاتے ہیں ❁ ہر طرح کا عِلْم، حکمت؛ جس کے ذریعے انسان ترقی کرتا، دُنیا و آخرت میں بلند مقام حاصِل کرتا ہے، یہ بھی دِل ہی میں پائے جاتے ہیں۔ معلوم ہوا؛ **دِل سب سے قیمتی تجوری ہے**، لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی بھرپُور حفاظت کی جائے، اسے گُناہوں کے زنگ اور نفس و شیطان جیسے چوروں ڈاکوؤں سے بچایا جائے تاکہ ہمارا اتنا قیمتی خزانہ محفوظ رہ سکے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دِل ہی اَصْل سرمایہ ہے، یہی اَصْل زِندگی ہے، دِل ہی اللہ پاک کی نظر کا مقام ہے، دِل کی پاکیزگی کامیابی کا ذریعہ ہے، اس کی بدولت ہی اللہ پاک کی معرفت نصیب ہوتی ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم دِل کی صَفائی ستھرائی پر بھرپُور تَوَجُّہ دیں، دِل کو گُناہوں کے مَیْل سے بچائیں، باطنی گُناہوں سے دِل پاک کریں، بُغض و کینہ، بدگمانی، محبّتِ دُنیا، محبّتِ مال، غرور، تکبر، حَسَد وغیرہ غلاظتوں سے دِل کو محفوظ رکھیں۔ اللہ پاک ہمیں دِل کی پاکیزگی نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دِل کی 4 بیماریاں اور ان کے علاج

پیارے اسلامی بھائیو! دِل کی بیماریاں بے شُمار ہیں اور ان کے علاج بھی بہت زیادہ ہیں، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **منہاج العابدین** میں ان کا خُلاصہ کیا ہے، آپ فرماتے ہیں: دِل کی سختی کے 4 بنیادی اسباب ہیں، اگر آدمی ان سے بچ جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس

1 ... منہاج العابدین مترجم، صفحہ: 145۔

کا دِل صاف ہو جائے گا۔

(1):دِل کی سختی کا پہلا سبب: لمبی اُمّید

دِل کی سختی کا پہلا سبب ہے: لمبی اُمّید؛ یعنی لمبے عرصے تک زِندہ رہنے کا یقین۔ یہ دِل کی سختی کا بنیادی سبب ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْؕ (پارہ:27، سورۂ حدید:16)

ترجَمہ کنزُالایمان: پھر ان پر مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔

لمبی اُمّید نیکیوں کی راہ میں رُکاوٹ اور ہر بُرائی کی جَڑ ہے، یہ ایسی لاعلاج بیماری ہے جو اَور بہت ساری بیماریوں کا سبب بنتی ہے ❁ لمبی اُمّید کے سبب ٹال مٹول کی عادَت پڑتی ہے ❁ نیک کاموں میں سُستی آتی ہے ❁ دِل پر غفلت کے پردے چڑھتے ہیں ❁ دُنیا کی محبّت بڑھتی ❁ حِرص میں اِضافہ ہوتا ہے اور آدمی دُنیا میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاتا ہے، جس کے سبب اُس کا دِل سخت ہو جاتا ہے اور گُناہوں کا میل چڑھ جاتا ہے۔

اس لئے جو دِل کی اِصلاح چاہتا ہے، اسے چاہئے اپنی اُمّیدیں کم کرے اور موت کو ہر وقت اپنے پیشِ نظر رکھے۔

ہر قدم پر موت کا تَصَوُّر

ایک روز سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حضرت اُسامہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو ایک مہینے کے اُدھار پر سودا خریدتے دیکھا تو فرمایا: کیا تم اُسامہ پر تعجب نہیں کرتے کہ ایک ماہ کے لئے خریداری کر رہے ہیں، اللہ کی قسم! جب میں زمین پر قدم رکھتا ہوں تو گمان کرتا ہوں کہ قدم اُٹھانے سے پہلے موت آجائے گی، جب بھی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں تو گمان ہوتا ہے

کہ اسے نگلنے سے پہلے موت آجائے گی۔[1]

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے | کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی زندگی کا

دُنیا 3 سانسوں کی ہے

اس دُنیا میں ہمیں کتنا وقت مِلا ہے؟ اس تعلق سے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مختلف روایات ذِکْر کیں، پھر فرمایا: میرے پیر صاحب فرمایا کرتے تھے: **دُنیا 3 سانسوں کی ہے**، ایک سانس جو تم لے چکے، اس میں جو عَمَل کرنا تھا کر چکے، دوسری سانس وہ ہے جو تم ابھی لے رہے ہو اور تیسری سانس وہ ہے جو ابھی آنی ہے، اس کی تمہیں کوئی خبر نہیں، نہ جانے اگلی سانس لے بھی سکو گے یا اس سے پہلے ہی موت دبوچ لے گی۔ پَس تمہارے پاس ایک ہی سانس ہے، اسی میں جو کرنا ہے، کر لو![2]

ایک اسلامی بھائی کہتے ہیں: ایک دِن میں نے اپنی آنکھوں سے زِندگی کی حقیقت دیکھی، میرے ایک دوست تھے، وہ مجھے ملنے کے لئے میرے دفتر آئے، میں نے چائے منگوائی، چائے ٹیبل پر رکھی تھی اور وہ مجھ سے باتیں کر رہے تھے، اچانک نہ جانے کیا ہوا، میرے سامنے بیٹھا، باتیں کرتا ہوا میرا دوست چند سیکنڈ میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، آہ! بے چارے کو چائے پینا بھی نصیب نہ ہوا۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں | سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

موت کو قریب جانیئے!

اے عاشقانِ رسول! یہی زِندگی ہے، نہ جانے ہم اگلی سانس بھی لے پائیں گے یا

1 ...شعب الایمان، جلد:7، صفحہ:355، حدیث:10564۔
2 ...منہاج العابدین، صفحہ:159-160 بتغیر۔

نہیں، لہٰذا لمبی اُمّیدوں سے بچئے، موت کو ہر وقت اپنے قریب جانئے! اس کی برکت سے دُنیا کی محبّت کم ہو گی، حِرص و لالچ میں کمی آئے گی، گُناہوں سے دِل اُچاٹ ہو گا، توبہ میں جلدی کا ذِہن بنے گا اور اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِل کی سیاہی دُھلے گی اور دِل اُجلا اُجلا چمکدار ہو جائے گا۔

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی خِدْمت میں ایک عورت حاضِر ہوئی اور دِل کی سختی کی شکایت کی، حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے فرمایا: موت کو یاد کیا کرو! دِل پاک ہو جائے گا۔ وہ عورت چلی گئی، چند روز بعد دوبارہ آئی اور حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ اب دِل کی سختی سے اِفاقہ ہے۔[1]

کاش! ہم بھی اپنا یہ ذِہن بنائیں، موت کو یاد کیا کریں، ہو سکے تو قبرستان حاضِر ہو جائیں، قبروں کو دیکھ کر غور و فِکْر کریں، یہ سوچیں کہ ایک دِن میں نے بھی مرنا اور قبر کے گڑھے میں اُترنا ہے، آہ! قبر میں گھپ اندھیرا ہو گا، مٹی کا بچھونا، اینٹوں کا سرہانہ ہو گا، آہ! قیامت تک یہیں رہنا پڑے گا۔ یُوں قبروں کے متعلق غور و فِکْر کریں گے، موت کو بار بار یاد کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِل پاک ہو گا، گُناہوں کی سیاہی دُھل جائے گی۔

(2): حَسَد

دِل کی سیاہی کا دُوسرا بڑا سبب حَسَد ہے۔ اپنے مسلمان بھائی سے نعمت چِھن جانے کی تمنّا کرنے کو حَسَد کہتے ہیں۔ یہ بہت بُری باطنی بیماری ہے، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں حَسَد کرنے والے سے پناہ مانگنے کا حکم دیا، ارشاد ہوتا ہے:

1 ... موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا، باب مایعین ذکر الموت، جلد:5، صفحہ:442، حدیث:156۔

وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

(پارہ:30، سورۂ فلق:5)

ترجَمہ کنزُالایمان: اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** اندازہ کیجئے! حَسَد کتنا بڑا فتنہ اور کتنا بڑا شَر ہے کہ رَبِّ کائنات نے حَسَد کرنے والے کو شیطان کے ساتھ مِلایا اور حکم دیا کہ ان سب سے پناہ مانگو![1] حدیثِ پاک میں ہے: حَسَد نیکیوں کو ایسے کھاجاتا ہے، جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلادیتی ہے۔[2]

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حَسَد بے چینی اور بے مقصد غم و فِکْر میں مبتلا کرتا ہے، حَسَد کی وجہ سے انسان ذِلَّت و محرومی کی لعنت میں گرفتار ہو جاتا ہے **اور حَسَد کی ایک بڑی تباہ کاری یہ کہ حَسَد دِل کو اندھا کر دیتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے اَحْکام سننے اور سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔**[3] اللہ پاک فرماتا ہے:

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ

(پارہ:1، سورۂ بقرۃ:90)

ترجَمہ کنزُالعرفان: انہوں نے اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا کہ اللہ نے جو نازل فرمایا ہے اس کا انکار کر رہے ہیں اس حسد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیت کے تحت ہے: یہودیوں کی خواہش تھی ختمِ نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ وہ اس منصب سے محروم رہے اور بنی اسماعیل کو یہ منصب مل گیا تو وہ حسد کی وجہ سے حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

1 ... منہاج العابدین، صفحہ:163 بتغیر قلیل۔
2 ... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحسد، صفحہ:683، حدیث:4210۔
3 ... منہاج العابدین، صفحہ:164 بتغیر قلیل۔

وَسَلَّم اور ان پر نازل ہونے والی اللہ پاک کی کتاب قرآنِ کریم کے منکر ہوگئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منصب و مرتبے کی طلب انسان کے دل میں حسد پیدا کرنے کا ایک سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حسد ایسا خبیث مرض ہے جو انسان کو کفر تک بھی لے جاسکتا ہے۔[1] حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آدمی کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوسکتے۔[2]

لہٰذا جو شخص اپنے دِل کی اِصلاح چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ حَسَد سے بچے، جو کچھ اللہ پاک نے عطا فرمایا ہے، اس پر راضی رہے، دوسروں کو ملی ہوئی نعمتوں پر نظر نہ رکھے، لالچ، مال و دولت کی محبّت سے بچے، موت کو یاد کرے۔

حسد سے متعلق مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا حسد نامی رسالہ خریدیئے اور پڑھئے، آپ اس رسالے کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مُفت ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کرسکتے ہیں اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! حَسَد کی آفت سے نجات ملے گی اور دِل پاک ہو جائے گا۔

(3): جَلد بازی

دِل کی سختی اور اس کی اِصلاح میں ناکامی کا تیسرا بڑا سبب ہے: عُجْلَت (جلد بازی) یعنی کوئی بھی کام بغیر سوچے سمجھے، بغیر غَوْر و فِکْر کئے کر گزرنا۔

جلد بازی 2 طرح دِل کے بگاڑ اور اِصلاح میں ناکامی کا سبب بنتی ہے: (1): ایک اِس طرح کہ دِل کی اِصلاح کے لئے وقت درکار ہے؛ اگر کسی ولیٔ کامِل کی نگاہِ عنایت نصیب ہو

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:1، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ:90، جلد:1، صفحہ:183۔
2 ... سنن نسائی، کتاب الجہاد، صفحہ:505، حدیث:3106۔

جائے تب تو ایک ہی نظر میں دِل پاک صاف ہو جاتا ہے، ورنہ اس کے لئے بہت محنت کرنی پڑتی ہے، نیک اَعْمال سے آہستہ آہستہ دِل پاک ہوتا ہے بلکہ دِل گُناہوں کی سیاہی میں اَٹا ہوا ہو تو ایک طویل عرصہ تَو نیکیوں کی عادَت بناتے لگ جاتا ہے، پھر کہیں دِل کی سیاہی اُترنا شروع ہوتی ہے مگر جلد باز آدمی اتنا صبر نہیں کرتا، وہ دو چار دِن کوشش کرتا ہے، بظاہِر فائدہ نہیں دیکھتا تو ہمّت ہار بیٹھتا ہے یُوں اس کے لئے دِل کی اِصْلاح کر پانا انتہائی دُشوار ہو جاتا ہے۔ اس لئے دِل کی اِصْلاح چاہئے تو ضروری ہے کہ آدمی جلد بازی چھوڑ دے اور دِل کی صَفائی کے لئے نیکیوں میں لگا رہے، کوشش کرتا رہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہمارا یہ دین بہت مضبوط ہے لہٰذا نرمی کے ساتھ اس میں آگے بڑھو کیونکہ کاشتکار نہ تو زمین کو بالکل اکھیڑ دیتا ہے نہ ہی اس کا اوپر والا حصہ پہلے جیسا چھوڑتا ہے۔[1] (2): عُجْلَت کے سبب دِل کے سخت ہو جانے کی دوسری وجہ ہے کہ دِل کی اِصْلاح کے لئے وَرَع (یعنی پرہیز گاری مثلاً گُناہوں سے بچنا) بہت ضروری ہے اور پرہیز گاری کی اَصْل یہ ہے کہ بندہ ہر کام ٹھہر کر، غور و فِکْر سے کرے، جب آدمی صبر و تحمل اور غور و فکر کے بجائے جلد بازی سے کام لے گا، غور و فِکْر نہیں کرے گا تو اس کا گُناہوں میں مبتلا ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے، مثلاً وہ بے سوچے سمجھے بولنے کا عادِی ہوا تو جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گُناہوں میں پڑ سکتا ہے، اگر بغیر سوچے سمجھے کھانے کا عادِی ہے تو حرام کھانے میں مبتلا ہو سکتا ہے، یوں جلد باز کا گُناہوں سے بچ پانا سخت دُشوار ہے اور اگر گُناہوں سے نہ بچ پایا تو دِل کی اِصْلاح کیسے ہو گی؟ بلکہ گُناہوں کی مزید سیاہی دِل پر چڑھتی جائے گی۔

1 ...الزہد لابن المبارک، صفحہ:415، حدیث:1178۔

اس لئے دِل کی اِصلاح کے لئے ضروری ہے کہ بندہ جلد بازی سے بچے، بُردباری اور تحمل مزاجی اپنائے، ہر کام غور و فِکْر کے ساتھ، تحمل مزاجی اور بُردباری سے کرے۔ اس کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ ہر جائز کام سے پہلے چند سیکنڈ رُک کر اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنالی جائے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ثواب بڑھے گا، ہر نیک اور جائز کام میں اللہ پاک کی رضا کی نیّت شامِل رہے گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل جلد پاک ہو جائے گا۔

(4): تکبُّر

دِل کی سختی کا چوتھا بڑا سبب ہے: **تکبُّر**۔ خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنے کا نام تکبُّر ہے۔ یہ تو انتہائی تباہ و برباد کرنے والی دل کی بیماری ہے، اگر خدانخواستہ تکبّر پختہ ہو کر غالِب آجائے تو اس سے نجات ملنا سخت دُشوار ہو جاتا بلکہ بعض اوقات تو تکبّر کے سبب دِل پر مُہر لگادی جاتی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ (پارہ:24، سورۂ مؤمن:35)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ یوں ہی مُہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔

معلوم ہوا؛ تکبر دِل پر مُہر لگنے کا سبب ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بندہ تکبّر سے ہمیشہ بچتا رہے، عاجزی کا پیکر بنے، حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[1]

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے | کہ دانہ خاک میں مل کر گلِ گلزار ہوتا ہے

1 ... مسند بزار، جلد:3، صفحہ:161، حدیث:946۔

اے عاشقانِ رسول! دِل کی سختی کے یہ 4 بنیادی اَسباب ہیں: (1): لمبی اُمّیدیں (2): حَسَد (3): جلد بازی (4): اور تکبّر۔ ہم نے ان چاروں سے بچنا ہے ❁ لمبی اُمّیدیں نہیں پالنی بلکہ موت کو ہمیشہ یاد رکھنا ہے، یہی تَصَوُّر باندھنا ہے کہ بَس موت آنے ہی والی ہے ❁ حَسَد کی آگ میں نہیں جلنا، جو اللہ پاک نے عطا کیا، اس پر شکر گزار رہنا ہے اور ہمیشہ دُوسروں کا بھلا ہی چاہنا ہے، کبھی کسی کا بُرا نہیں سوچنا ❁ کبھی بھی جلد بازی سے کام نہیں لینا، ہر کام غور و فِکْر کے ساتھ آرام سے، تحمل سے کرنے کی عادَت بنانی ہے ❁ اور تکبّر سے تو لازمی لازمی بچتے رہنا ہے کہ شیطان کی ہزاروں سال کی عِبَادَت اسی تکبّر کی وجہ سے ضائع ہوئی اور وہ ہمیشہ کے لئے نامراد ہو کر رہ گیا۔ یہ 4 کام کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل کی اِصلاح ہو گی، دِل اُجلا اُجلا پاک صاف ہو جائے گا۔

دِل کی اِصلاح کے چند مزید نسخے

دِل کی سختی کے چند مزید اَسباب بھی ہیں، مثلاً؛ احادیث میں آیا ہے کہ زیادہ بولنے اور زیادہ ہنسنے سے دِل مُردہ ہوتا ہے، لہٰذا زیادہ بولنے سے بچیں، زیادہ ہنسنے سے بھی بچیں۔ بہت اَفْسوس کی بات ہے کہ ہمارے آقا و مولا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **زیادہ مت ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا دِل کو مُردہ (یعنی سخت) کر دیتا ہے۔**[1] مگر ہمارے ہاں لوگ ہنسنے ہنسانے کو فَن (*Art*) سمجھتے ہیں، ہنس کر، ہنسا کر داد وُصول کرتے ہیں، آج کل تو انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا دَور ہے، لوگ ہنسنے، ہنسانے والی باتیں کر کے، ایسی فُضُول حرکات کر کے ویڈیو بناتے اور *Tik Tok* وغیرہ کے ذریعے وائرل کر کے خُود کو بڑا فنکار سمجھتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ زیادہ ہنسنا، ہنسانا اچھی بات نہیں۔

1 ... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحزن والبکاء، صفحہ: 681، حدیث: 4193۔

اسی طرح زیادہ کھانے سے بھی دِل سخت ہوتا ہے، امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کیا کوئی ایسا ہے جو پیٹ بھر کے کھاتا ہو اور اس کا دِل بھی نرم ہو؟ فرمایا: میں نے نہیں دیکھا (یعنی ایسا ہو نہیں سکتا کہ بندہ پیٹ بھر کے کھائے، پھر بھی اس کا دِل نرم ہی رہے)۔[1] اور دِل کی سختی کا سب سے بڑا سبب گُناہوں کی کثرت ہے، لہٰذا گُناہوں سے بھی ہر دَم بچتے ہی رہنا چاہئے۔

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: دِل کی سختی کا سب سے جلد اَثر کرنے والا علاج یہ کہ بندہ قرآنِ کریم کی تِلاوت کرے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِل کی سختی کا عِلاج 5 باتوں میں ہے: (1): غور و فِکْر کے ساتھ تِلاوت (2): پیٹ کو خالی رکھنا (3): رات کو عِبادت کرنا (4): سحری کے وقت بارگاہِ اِلٰہی میں گڑگڑانا (5): اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا۔[2]

دِل کی سختی کے 3 روحانی علاج

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ **مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **مدنی پنج سورہ** میں لکھتے ہیں: (1): جو کوئی ہر نماز کے بعد 100 مرتبہ یَا اللّٰہُ پڑھے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کا باطِن کُشادہ ہو گا (2): جو روزانہ نمازِ فجر کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر 70 مرتبہ یَا فَتَّاحُ پڑھے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اُس کے دِل کا زنگ و میل دور ہو گا (3): اور جو روزانہ کسی بھی وقت دِن میں ایک مرتبہ 7 بار یَا فَتَّاحُ پڑھا کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کا دِل روشن ہو گا۔

---

1 ...ذم قسوۃ القلوب، صفحہ: 262۔
2 ...ذم قسوۃ القلوب، صفحہ: 263۔

12 دینی کاموں میں ایک دینی کام: تفسیر سننے، سنانے کا حلقہ

اے عاشقانِ رسول! دل کی اصلاح کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دل کی اصلاح بھی ہو گی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنے گا۔ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے ایک دِینی کام ہے: **تفسیر سننے سنانے کا حلقہ۔**

الحمدللہ! عاشقانِ رسول، مبلغینِ دعوتِ اسلامی مسجد میں فجر کی نماز کے بعد **تفسیر سننے، سنانے کا حلقہ** لگاتے ہیں، اس میں روزانہ 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں، روزانہ کی 3 آیات یعنی ایک سال کی 1 ہزار 95 آیات، یعنی ہم روزانہ 15 سے 20 منٹ کی کوشش سے تقریباً ڈھائی، 3 سال میں پُورا قرآنِ مجید سُن کر، سیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ آپ بھی اس دینی کام میں ضرور حِصّہ لیجئے اور دِل کو نُورِ قرآن سے روشن کیجئے! آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم تھے، ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں، مگر ویزے نہ مِل سکے۔ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی، اِسی دوران ایک اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے شجرہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا

شروع کر دیا۔ اس کی بَرَکت سے ان کا وہ کام حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا اور اُنہیں ویزے بھی مِل گئے۔

مُشکلیں حَل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے | کر بَلائیں رَد شہیدِ کربَلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”القرآن الکریم“ ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دَعْوَتِ اسلامی کے *I.T* ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے: *Al Quran Al kareem* (القرآن الکریم)۔ یہ ایپلی کیشن *Android* اور *IOS* دونوں ڈیوائسز سے ڈاؤن لوڈ (*Download*) کر کے بآسانی استعمال کی جاسکتی ہے، اس موبائل ایپلی کیشن میں ✱- مکمل قرآنِ پاک پڑھنے ✱- اور مختلف قاریوں کی آواز میں قرآنِ کریم سننے کی سہولت موجود ہے ✱- اس کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص سورت یا آیت کو *Bookmark* بھی کیا جاسکتا ہے یعنی بار بار پڑھنے والی سورت یا آیت کو *Bookmark* کی بدولت بآسانی پڑھا جاسکتا ہے۔

یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے

میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت و صحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے مسلمانوں کی دِل جُوئی کی نیت سے چھوٹوں کے ساتھ شفقت بھرا اور بڑوں کے ساتھ ادب والا لہجہ رکھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ثواب بھی ملے گا اور چھوٹے بڑے سب آپ کی عِزّت کریں گے چِلّا چِلّا کر بات کرنا سُنّت نہیں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چھوٹے بچوں سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے، آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عمدہ ہوں گے اور بچے بھی آداب سیکھیں گے بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذریعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسرے کو گھِن آتی ہے جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سُنّت

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... اِبْنِ ماجہ، کتاب الزہد، صفحہ:667، حدیث:4101۔

نہیں بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے بچتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بلا اِجازتِ شرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فحش گوئی سے کام لیتا ہے۔** فحش بات کا معنی ہے: اَلتَّعْبِیْرُ عَنِ الْاُمُوْرِ الْمُسْتَقْبِحَةِ بِالْعِبَارَاتِ الصَّرِیْحَةِ یعنی شرمناک اُمور (مثلاً گندے اور بُرے معاملات) کا کھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و درود سے | بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول[2]

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت جلد:3، حصہ:16** اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:34۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:243۔

بِلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عنہ کی 8 حکایات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کے قبولِ اسلام کی ایمان افروز حکایت
- ...قرآنِ کریم میں حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کے فضائل
- ...روزِ قیامت حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان
- ...حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی ایک ایمان افروز اذان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کر کے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰه الْكَرِيْم! اس کی برکت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائز ہو جائیں گے۔

درودِ پاک کی فضیلت

رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک روزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں | اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 ... مُسْنَدِ فِرْدَوْس، جلد:5، صفحہ:277، حدیث:8175۔

2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:114۔

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ یعنی اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1): ایک غُلام کے قبولِ اسلام کی ایمان افروز حکایت

پیارے اسلامی بھائیو! دِیْنِ اسلام کا ابتدائی دَور، جب ہمارے پیارے نبی، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِعْلانِ نبوت فرمایا، یہ دَوْر سخت آزمائش کا دَور تھا، اَہْلِ اِیْمان پر ظُلْم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے تھے، مسلمانوں کو ستایا جارہا تھا، کفّارِ مکہ اِسْلام کی مخالفت میں اکٹھے ہو کر کھڑے تھے، اس دَور میں ایک وقت وہ بھی آیا کہ جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ کو ساتھ لے کر ایک غار میں تشریف لے گئے۔

انہی دِنوں کی بات ہے، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم غار میں تشریف فرما تھے، ایک روز مکّہ مُکَرَّمہ کے ایک بڑے کافِر عبد اللہ بِنْ جُدْعان کا ایک

1 ... مسند فِرْدَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

غُلام بکریاں چَراتے چَراتے اُس غار کی طرف نکل آیا۔ محبوبِ خُدا، سردارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دیکھا تو پُکار کر فرمایا: یَا رَاعِی هَلْ مِنْ لَبَنٍ اے بکریاں چَرانے والے! تمہارے پاس کچھ دُودھ ہے؟ غُلام نے عرض کیا: جی ہاں! ایک بکری ہے، اس میں میرا کھانا ہے (یعنی میں غُلام ہوں، ساری بکریاں میرے مالِک کی ہیں، اِن میں ایک بکری کا دُودھ میرے لئے مُقرّر ہے) چاہیں تو اپنے حصّے کا دُودھ آپ کے لئے ایثار کر سکتا ہوں۔

پیارے آقا، دو جہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ بکری لے آؤ! غُلام بکری لے کر حاضِر ہوا، معجزات والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پیالہ لیا، اپنے قُدرت والے، بے مثال ہاتھوں سے بکری کا دُودھ نکالا، پیالہ بھر گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُودھ نوش فرمایا، پھر دُودھ نکالا، پیالہ بھر کر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو عطا فرمایا، انہوں نے بھی جی بھر کر دُودھ پیا، آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تیسری بار بکری کا دُودھ نکالا، پیالہ بھرا اور اُس غلام کو عطا فرمایا، اُس غُلام نے بھی پیٹ بھر کر دُودھ پیا۔ تین لوگوں نے اپنی حاجت کے مطابق دُودھ پی لیا، اس کے باوُجُود بکری کے تھن دُودھ سے بھرے ہوئے تھے گویا ان میں سے دُودھ نکالا ہی نہیں گیا تھا۔ یہ معجزہ دکھانے کے بعد مبلغِ اَعْظم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: هَلْ لَكَ فِي الْاِسْلَام؟ یعنی اے غُلام! کیا اسلام قبول کرو گے؟

اللّٰہُ اَکْبَر! نُور برساتا چہرہ، خوبصُورت ادائیں، پھر یہ معجزہ...! یہ سب دیکھ کر وہ غُلام عاشِق تو پہلے ہی ہو چکا ہو گا۔ اب اِسْلام کی دعوت سُنی تو فوراً آگے بڑھا اور محبوب رَبّ، سردارِ عرب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر اِسْلام قبول کر لیا۔

سرکش جو تھے قائل ہوئے، دُشمن جو تھے مائل ہوئے | مَحْوُر کُن ہے کس قدر یا مصطفٰے لہجہ ترا

پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ کفارِ مکہ اَہلِ ایمان پر ظُلم کے پہاڑ توڑتے تھے، لہٰذا حکمت کے پیکر، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اس عظیم عاشِقِ رسول کو فِی الْحَال ایمان چھپائے رکھنے کا حکم دِیا۔ چنانچہ وہ غُلام حُکمِ مصطفےٰ پر لبیک کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔

خُوش نصیب غُلام جو غُلامیٔ مصطفےٰ میں آکر ہم غُلاموں کی سرداری کا تاج سَر پر سجا چکے تھے، جب یہ اپنے دُنیوی مالِک کے گھر پہنچے تو ایک عجیب بات دیکھنے کو ملی، بکریاں تو پہلے بھی چَرایا کرتے تھے مگر آج یہ بکریاں چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت کرکے آئی تھیں، آج ان بکریوں کو خدمتِ مصطفےٰ کا شرف نصیب ہوا تھا، اس لئے حیرت انگیز طَور پر آج بکریوں کا دُودھ پہلے سے کئی گُنا زیادہ ہو گیا۔ مالِک نے، گھر والوں نے جب دُودھ کی یہ زیادتی دیکھی تو غُلام سے کہنے لگے: اے غُلام! آج تُو بہت اچھی چراگاہ میں گیا تھا، آئندہ سے وہیں جایا کرنا۔

عاشِق کو چاہئے ہی کیا...؟ محبوب کا دیدار۔ دِل یہ کہتا ہے: وہ غُلام جو آج چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت کرکے آئے تھے، اُن کا دِل تو پہلے سے ہی مچل رہا ہو گا، وہ تو پہلے ہی چاہتے ہوں گے کہ دیدارِ مصطفےٰ کا پھر کوئی بہانہ بَن جائے۔ **سُبْحٰنَ اللہ!** محبوبِ خُدا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات نے بہانہ بھی بنا دیا۔

یُوں لگتا ہے کہ اپنے "مالِک" کی یہ بات سُن کر اس عظیم عاشِقِ رسول کا دِل مچل گیا ہو گا، صبح ہونے کا انتظار شروع ہو گیا ہو گا، وہ سوچتے رہے ہوں گے کہ کب صبح ہو گی، کب میں دوبارہ چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت کا شرف حاصِل کروں گا، انہوں نے یہ رات کیسے گزاری ہو گی...! انتظار کی راتیں یُوں بھی بہت لمبی ہوتی ہیں۔

شبِ ہجر کی درازی کوئی اُن سے جا کے پوچھے | تیری راہ تکتے تکتے جنہیں صبح ہو گئی ہے

شاید یہ عاشقِ رسول رات بھر یادِ مصطفےٰ میں مچلتے رہے ہوں گے، شاید رات بھر نیند بھی نہ آئی ہو۔ کبھی چہرۂ مصطفےٰ آنکھوں کے سامنے آتا ہو گا، کبھی مصطفےٰ، جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی باتوں کی مہک محسوس کرتے ہوں گے، کبھی اپنا کلمہ پڑھنا یاد آتا ہو گا تو اپنے نصیب کی مِعْراج پر جھوم جاتے ہوں گے۔ نہ جانے یہ رات کیسے کٹی ہو گی...؟

شبِ ہجر یُوں دِل کو بہلا رہے ہیں | کہ دِن بھر کی بیتی کو دُہرا رہے ہیں

رات جیسے گزری سو گزری، صبح ہوئی، آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سچے غُلام نے بکریاں لیں، غار کے قریب پہنچ گئے، محبوبِ ذِی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں دُودھ پیش کیا، چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت کرتے رہے، دِیْن کی باتیں سیکھتے رہے، شام ہوئی، گھر واپس آئے، پھر اگلی صبح کا انتظار ہے۔ اللہ! اللہ...!

شربتِ دِید نے اور آگ لگا دِی دِل میں | تپشِ دِل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دِل سے | تہ میں رکھا ہے، اسے دِل نے گمانے نہ دیا

دوسری رات بھی جیسے کٹی سو کٹی، صبح کو پھر حاضِر ہوئے۔ تین دِن تو یُوں آرام سے گزر گئے مگر عشق اور وہ بھی عشقِ مصطفےٰ کوئی آسان بات نہیں ہے، عشق امتحان لیتا ہے، عشق میں عاشق کی پَرَکھ کی جاتی ہے، اس عظیم عاشقِ رسول کا بھی اب امتحان ہونا تھا، تین دِن آرام سے گزرے، محبوب کی خِدْمت میں حاضِری کا سلسلہ رہا، چوتھے دِن سے محبوب کا یہ وَصْل ہجر و فراق میں تبدیل ہو گیا، ایمان لانے کے چوتھے دِن سے امتحان شروع ہوا۔ مُعَاملہ یہ ہوا کہ مکہ کا فِرْعَون یعنی ابو جہل ایک روز عبد اللہ بِنْ جُدْعان (یعنی عاشقِ رسول غُلام کے دُنیوی مالِک) کی گلی سے گزرا، اس نے بکریوں کو دیکھا تو حیران ہو کر بولا: بڑی صحت مند بکریاں ہیں، دُودھ بھی کافِی اُترا ہوا ہے...! اسے بتایا گیا: پہلے ایسا نہیں تھا۔ تین دِن ہوئے ہیں،

بکریوں کا دُودھ حیرت انگیز طَور پر بڑھ گیا ہے۔

روایت کے الفاظ ہیں، ابو جہل نے یہ بات سُنی تو فوراً بولا: میں قسم کھا کر کہتا ہوں! تمہارا غُلام جو بکریاں چَراتا ہے، اسے معلوم ہے کہ مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کہاں ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ یُوں اچانک بکریوں کا دُودھ بڑھ جانے کی ایک ہی صُورت ہے، وہ یہ کہ یہ بکریاں مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہو چکی ہیں۔

اندازہ کیجئے! اَبُو جہل بد بخت کو کیسا یقین تھا، ابو جہل جانتا تھا کہ یُوں اچانک بکریوں کا دُودھ بڑھ جانا، ہو نہ ہو یہ کوئی معجزہ ہے اور صِرف ایک ہی ہیں جو یہ معجزہ دکھا سکتے ہیں اور وہ ہیں: مُحَمَّد بِن عبد اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** اَبُو جہل کی بد بختی، ضِد اور ہٹ دھرمی دیکھئے! اتنا یقین ہونے کے باوُجُود بھی اس بد انجام نے کلمہ نہیں پڑھا۔

خیر! عبد اللہ بن جُدعان بھی کافِر تھا، اَبُو جہل کی باتوں میں آکر اس نے عاشقِ رسول غُلام کو غار کے قریب بکریاں لے جانے سے منع کر دیا۔ غُلام تھے، بات نہ مانتے تو کیا کرتے، نہ چاہتے ہوئے بھی بات ماننی ہی پڑی، اب شفیق و مہربان آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے جُدائی شروع ہوئی۔

ہم کہاں اور تم کہاں جاناں | ہیں کئی ہجر درمیاں جاناں

آہ! سچے عاشِقِ رسول کے سامنے ہجر و فراق کی دیواریں کھڑی ہو گئیں، پہلے دِن بھر دیدار کے جام پی کر آتے تھے، آس ہوتی تھی کہ صبح ہو گی، پھر حاضِر ہو جاؤں گا، پھر شربتِ دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کر لوں گا، مگر آہ! اب تو فِی الْحَال یہ آس بھی ختم ہو گئی۔

کسی کے ہجر میں جینا محال ہو گیا ہے | کسے بتائیں ہمارا جو حال ہو گیا ہے

اے عاشقانِ رسول! ابھی تو یہ صِرف ہجر و فراق ہے، ابھی تو صِرف محبوب سے دُوری

ہے۔ ”ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں۔“ کسی شاعِر نے کہا ہے:

یہ عشق نہیں آساں، اتنا ہی سمجھ لیجئے | اِک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے عشق کرنا آسان بات نہیں، امتحان لئے جاتے ہیں، سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے، یہ عظیم عاشِقِ رسول جو چہرۂ مصطفےٰ کو اِک نظر دیکھ کر ایمان لے آئے تھے، عاشِق بَن گئے تھے، اب ان کا بھی امتحان ہونا تھا۔

چنانچہ امتحان کے دِن یُوں شروع ہوئے، ایک دِن یہ عاشقِ رسول حرمِ پاک میں گئے، وہاں چند کافِر بھی مَوْجُود تھے مگر اِن کی نگاہ نہ پڑی، یہ سمجھے میں اکیلا ہی ہوں، وہاں کافِروں کے جھوٹے خُدا رکھے تھے، انہیں دیکھ کر جذبۂ اِیْمانی جوش میں آیا اور اِن عاشِقِ رسول نے جھوٹے خُداؤں پر تھوک پھینک کر کہا: نامراد ہے جو تمہاری عبادت کرتا ہے۔

یہ سمجھ رہے تھے میں اکیلا ہوں، اس لئے یہ کام کر دیا لیکن جب کافِروں کو دیکھا تو جلدی جلدی یہاں سے چلے گئے، کافِر سارا مُعَاملہ دیکھ چکے تھے، وہ بھی پیچھے آئے، عبد اللہ بن جُدْعان (جو اس عاشِقِ رسول کا دُنیوی مالِک اور بڑا کافِر تھا) اس کے گھر پہنچے، اسے تمام ماجرا بتایا تو اس بد بخت کافِر نے اپنے غُلام (یعنی حقیقی عاشِقِ رسول) کا ہاتھ ابو جہل اور اُمَیَّہ بن خلف کے ہاتھ میں دیا اور بولا: یہ تمہارا ہے (یعنی اب سے یہ تمہارا غُلام ہے)، اس کے ساتھ جو چاہے کرو۔

(2): ظُلْم و سِتم کی دِل ہلا دینے والی داستان

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا دِل تھام کر ظُلْم و سِتَم کی دِل ہِلا دینے والی داستان سنیئے اور دیکھئے ہمارے اَسْلَاف نے کیسی کیسی تکلیفوں سے گزر کر یہ دِیْن ہم تک پہنچایا ہے۔

اللہُ اَکْبَر! اَبُو جہل بھی کافِر، اُمَیَّہ بن خلف بھی کافِر اور دونوں ہی انتہا کے ظالِم و جابِر،

ان دونوں نے اس عظیم عاشقِ رسول کا ہاتھ پکڑا، مکہ پاک کے صحرا میں لے گئے، عاشقِ رَسُول کو اِسلام قبول کرنے کے مُقدّس جُرم میں تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیا، سینے پر پتھر رَکھ دیا اور بولے: اُكْفُرْ بِمُحَمَّدٍ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کا انکار کر دو۔

یہ شہادت گہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے | لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

ایک طرف کُفر ہے، ظُلم ہے، سِتَم ہے اور دوسری طرف عِشقِ رسول ہے، ابو جہل اور اُمَیّہ بِن خلف اگر کافِر و ظالِم تھے تو سامنے بھی استقامت کا پہاڑ تھا۔ اَبُو جہل اور اُمَیّہ بن خلف سمجھے تھے کہ ظُلم و سِتَم برداشت نہ کر کے یہ عاشقِ رسول اپنے عشق سے پیچھے ہٹ جائیں گے مگر انہیں معلوم نہیں تھا کہ

غُلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے | یہ سَر کٹ جائے یا رہِ جائے پروا نہیں کرتے

وہ عظیم عاشقِ رسول ایک لمحے کے لئے بھی اِیمان سے پیچھے نہ ہٹے، اُن کی زبان پر ایک ہی کلمہ تھا: رَبِّیَ اللہُ، اللہُ اَحَدٌ، اللہُ اَحَدٌ میرا رَبّ اللہ ہے، اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔

ابو جہل اور امیہ بن خلف نے حَرْبے آزمانا شروع کئے، ❁ انہیں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر اُوپر پتھر رکھے گئے، استقامت کے یہ پہاڑ، یہ عظیم عاشقِ رسول ٹَس سے مَس نہ ہوئے ❁ ابو جہل اور اُمَیّہ بن خلف انہیں لوہے کا لباس پہنا کر چلچلاتی دُھوپ میں ڈال دیتے، دُھوپ کی گرمی سے لوہے کا لباس گرم ہو جاتا، اس کی تپش سے جسم مبارک جھلس جاتا، چربی پگھلنے لگتی مگر قربان جایئے! اس عظیم عاشقِ رسول کی زبان پر صِرف ایک ہی بات تھی: رَبِّیَ اللہُ، اللہُ اَحَدٌ، اللہُ اَحَدٌ میرا رَبّ اللہ ہے، اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔

❁ کافِر اِن کے گلے میں رَسّی ڈال کر اَوباش لڑکوں کے ہاتھ میں دے دیتے، وہ اس عظیم عاشقِ رسول کو مَعَاذَ اللہ! مکہ مکرمہ کے گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے، پھر بھی اِن کی

زبان پر ایک ہی جملہ رہتا: اَللّٰہُ اَحَدٌ، اَللّٰہُ اَحَدٌ اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اِن تکلیفوں کا حال سُن لینا، پڑھ لینا بہت آسان ہے، ہمَّت تو اُن کی ہے جو یہ تکلیفیں برداشت کر رہے تھے، آہ! ہم آرام میں ہیں، کوئی ہمیں ستاتا نہیں ہے، کھانا ملتا ہے، پانی ملتا ہے، بجلی لگی ہے، پنکھے، A.C چلتے ہیں، کماتے ہیں، کھاتے ہیں، پیتے ہیں، آرام سے رِہتے ہیں، اس کے باوُجُود ذِکْرُ اللہ ہماری زبان پر نہیں آتا، اگر تسبیح ہاتھ میں پکڑ بھی لیتے ہیں تو تھوڑی دیر ذِکْر کر کے تھک جاتے ہیں، فرض نمازوں میں کوتاہیاں ہیں، لاکھوں کروڑوں مسلمان تو وہ ہیں جو نمازیں پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے بھی ہیں، ان کا حال دیکھ لیجئے! نماز کے بعد چند منٹ بیٹھ کر ذِکْرُ اللہ کرنے کا وقت نکالنا مشکل ہوتا ہے۔

اللہ! اللہ! ذِکْر تو وہ تھا، جو یہ عظیم عاشِقِ رسول مَکَّہ مُکَرَّمَہ کی گلیوں میں کر رہے تھے۔ خیر! کئی دِنوں تک معاملہ یُوں ہی چلتا رہا، کافِر ظُلْم پر ظُلْم آزماتے گئے اور یہ عظیم عاشِقِ رسول استقامت کا پہاڑ بَن کر ڈَٹے رہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم غار سے واپس تشریف لا چکے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنے عاشِق کو ان تکالیف سے گزرتے ہوئے دیکھا۔

آہ! اُمَّت سے محبت فرمانے والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان عاشِقِ رَسُول کو دیکھا ہو گا، دِل مبارک پر کیسا غم طاری ہوا ہو گا، **اللہ! اللہ!** یہ تو وہ آقا ہیں جو اپنے اُمّتیوں کو معمولی تکلیف میں دیکھنا بھی پسند نہیں فرماتے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا یہ وَصْف بیان فرمایا ہے:

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ	ترجمہ کنزالعرفان: (وہ نبی) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:436و439، خلاصۃً۔

(پارہ:11، سورۂ توبہ، آیت:128) | بہت بھاری گزرتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! رحمت والے آقا، دوجہان کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو اپنی امت سے اس قدر پیار فرماتے ہیں، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُس عاشِق کو مصیبتوں کے شکنجے میں دیکھا ہو گا، دِل پر غَم طارِی ہو گیا ہو گا، مبارک آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو گئے ہوں گے لیکن... یہ امتحان کا وقت تھا اور امتحان میں صبر ہی کیا جاتا ہے۔

آخر ان عاشِقِ رسول کی آزمائش کا وقت ختم ہوا، یہ اپنے عشق کے اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ ہُوا یُوں کہ ایک روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کاش! کسی طرح اس غُلام کو خرید کر آزاد کر دیا جائے۔ آقا کے یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے جب یہ خواہش سُنی تو جلدی سے گئے، بھاری قیمت ادا کی اور اُس عظیم عاشِقِ رسول کو خرید کر فوراً ہی آزاد کیا اور پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں لے آئے۔[1]

ستم ہائے فَراواں کی بڑھی جب حد سے بے دردی | تو ان کی حضرت بُو بکر نے قیمت ادا کر دی
اَخُوَّت مذہبِ اسلام کا پتھر ہے بنیادی | غلاموں کو دلائی ہے اسی جذبے نے آزادی
مسلماں ہونے والوں سے غُلامی کی مٹی ذِلّت | کہ آڑے آگئی عثماں اور بُو بکر کی ہمت

حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا مختصر تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! کیا آپ کو معلوم ہے؟ یہ عظیم عاشِقِ رسول کون ہیں؟ جی ہاں! یہ کوئی اَور نہیں، ہم غُلاموں کے سردار، ہر عاشِقِ رسول کی آنکھوں کے تارے، مشہور عاشِقِ رسول، مُؤَذِّنِ رسول حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہیں۔

1 ...اُسد الغابہ، بلال بن رباح، جلد:1، صفحہ:416، خلاصۃً۔

کیا کیا ستم نہ ڈھائے تھے تجھ پر اُمَیَّہ نے | اقرارِ حق سے پھسلی نہ تیری زباں بلال
مکہ اَحَد اَحَد کی صداؤں سے گونج اٹھا | خورشیدِ انقلاب تھا تیرا بیاں بلال
بُوبکر نے خرید کے ایسے بڑھائے دام | دولت اگر زمیں ہے تُو آسماں بلال

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عنہ مشہور صحابیِ رَسُول ہیں، آپ کا نامِ مبارک: بِلال اور لقب ہے: مُؤَذِّنِ رَسُول۔ بلکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو "سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْن (تمام اذان دینے والوں کے سردار)" کا خطاب دیا۔[1] حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کے متعلق عام طَور پر یُوں سمجھا جاتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کا رنگ مبارک بہت زیادہ کالا تھا بلکہ بعض لوگ جب آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کا حُلیہ مبارک بیان کرتے ہیں تو مَعَاذَ اللہ! ایک وحشت ناک سا ماحول بنا دیتے ہیں، اللہ پاک بے ادبی سے محفوظ فرمائے! یہ دُرست نہیں ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کا رنگ مبارک گندمی تھا، عُلمائے کرام نے آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے لکھا: كَانَ شَدِيْدُ الْاُدْمَةِ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کا رنگ مبارک شدید گندمی تھا،[2] یعنی جیسا گندم کا دانہ ہوتا ہے، اسے ذرا سیاہی مائل کر دیں تو جیسا رنگ بنے گا، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کا رنگ مبارک اس انداز کا تھا۔ پاک وہند میں عموماً لوگوں کے رنگ گندمی ہوتے ہیں۔

اسلام کا جمال ہے تیرے جمال سے | سیرت تری ہے دِین کی اک ترجماں بلال

حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عنہ سابِقُ الْاِسْلام ہیں یعنی آپ نے ابتداءِ اسلام ہی میں ایمان قبول کر لیا تھا، غُلامی سے آزادی نصیب ہونے کے بعد سے لے کر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہِری تک حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت

1 ... سیر اعلام النبلاء، جلد:3، صفحہ:220۔
2 ... معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، جلد:1، صفحہ:333۔

میں حاضِر رہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ مُؤَذِّنِ رسول بھی ہیں اور خازِنِ مصطفےٰ بھی ہیں یعنی رسولِ اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مالی مُعَاملات کی دیکھ بھال کی ذِمَّہ داری حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کو عطا کر رکھی تھی۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ مُلکِ شام تشریف لے گئے اور آخر تک وہیں رہے، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ سن 20 ہجری کو اس دُنیائے فانی سے رُخصت ہوئے۔ آپ کا مزار مبارک مُلکِ شام میں ہے۔[1]

جاہ و جلال دَو نہ ہی مال و مَنال دَو
سوزِ بلال بَس میری جھولی میں ڈال دو
دُنیا کے سارے غم میرے دِل سے نکال دو
غم اپنا یاحبیب بَرائے بِلال دو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِیْن پر استقامت

اے عاشقانِ رسول! ہم نے سُنا کہ ہمارے آقا حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عنہ ایمان پر کیسے مضبوط تھے، آپ پر تکلیفیں آئیں، ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے مگر آپ دِین پر ثابِت قدم رہے، باطِل کے سامنے سَر نہیں جھکایا۔

کاش! ہمیں بھی دِیْن پر، اسلام پر، ایمان پر استقامت ملی رہے، کاش! اپنے ایمان کی حِفَاظت کی سوچ حقیقی معنوں میں نصیب ہو جائے۔ آہ! اس دَور میں ایمان بچانا سخت دُشوار ہو گیا ہے، عِلْمِ دین کی ایسی کمی ہے کہ اللہ کی پناہ...! ❁ کتنے ایسے ہیں جو گانے گا رہے ہیں، گانا سُن رہے ہیں، جھوم رہے ہیں، حالانکہ اس گانے میں کفریہ اَشْعَار ہیں اور انہیں خبر ہی

1 ...اُسد الغابہ، جلد:1، صفحہ:415و416، ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:305۔

نہیں، بَس اپنی مستی میں مَست گنگناتے جاتے ہیں، بڑے مزے سے سنتے جاتے ہیں۔

ویسے بھی گانے میں کُفْرِیہ کلمات نہ ہوں تب بھی گانے باجے سُننا، سنانا شیطانی کام ہے اور اس کا اتنا سخت عذاب ہے کہ برداشت نہ ہو سکے گا۔ روایات کے مطابق جو گانے سنتا ہے، روزِ قیامت اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیل دیا جائے گا۔ (1)

❁ بسا اوقات مصیبت آتی ہے، پریشانی آتی ہے، جوان موت ہو جائے، اچانک حادثہ ہو جائے تو لوگ شکوے کرتے ہیں، شکایتیں کرتے ہیں، بعض نادان تو مَعَاذَ اللہ (اللہ پاک کی پناہ) کفریہ جملے بھی بَک جاتے ہوں گے اور دینی معلومات کی کمی کے سبب انہیں اس بات کی خبر ہی نہیں ہوتی ہو گی کہ یہ کفریہ جملہ ہے جو دائرۂ اسلام سے خارِج کر دیتا ہے ❁ بعض نادان غیر مسلموں کے طَور طریقے اپناتے ہیں، اُن کے مذہبی تہواروں میں شامِل ہوتے ہیں، کوئی دُنیوی مفاد ہوتا ہے، لالچ ہوتا ہے، پیسے کی حِرْص ہوتی ہے اور اس چکر میں مَعَاذَ اللہ! اِیمان کی طرف توجہ نہیں ہوتی، اللہ پاک کی ناراضی کا خیال نہیں ہوتا، خوفِ خُدا کی کمی ہوتی ہے، عِشْقِ رسول کی کمی ہوتی ہے اور یُوں وہ غیر مسلموں کی صحبت کی وجہ سے، ان کے مذہبی تہواروں میں شریک ہو کر بعض دفعہ ایمان کا سودا کر چکے ہوتے ہیں، کُفْر کے اندھے کنویں میں گِر چکے ہوتے ہیں اور ان کو اپنی دَوْلتِ ایمان لُٹ جانے کا اِحْسَاس تک نہیں ہوتا۔

کاش! مُؤَذِّنِ رسول، سچے عاشِقِ رسول، حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عنہ کے صدقے ہمیں ایمان کی سلامتی نصیب ہو جائے۔

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے | ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی (2)

1 ... کنز العمال، جلد:15، صفحہ:96، حدیث:40662۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ایک زبردست اور اپنے موضوع پر نایاب کتاب ہے: **کُفْرِیَہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب**۔ اُردو زبان میں اس موضوع پر اتنی تفصیلی کتاب ملنا بہت مشکل ہے۔ یہ کتاب ہر گھر بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے۔ صرف 675 صفحات ہیں اور اس میں کفریہ کلمات کے بارے میں ایسی ایسی معلومات ہیں کہ جو پڑھتا ہے وہی جانتا ہے۔ آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً یہ کتاب طلب کیجئے، چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ڈاؤن لوڈ کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): قرآنِ پاک میں حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی شان

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بِلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ امتحانات سے گزرے، پھر آزادی کی نعمت نصیب ہوئی تو بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گئے، اب یہ جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمتِ بابرکت میں حاضِر رہتے تھے، اسی طرح دیگر وہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان جو پہلے غُلامی کی زندگی بسر کر چکے تھے مثلاً حضرت صُہیب رُومی، حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ عنہما، یہ بھی بارگاہِ رسالت میں حاضِر رہتے تھے، ایک روز کافِر کہنے لگے: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے پاس غریب لوگ بیٹھتے ہیں، ہمیں اِن کے ساتھ بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے، اگر آپ انہیں اپنے پاس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے اور آپ کی خِدْمت میں حاضِر رہا کریں گے۔ اس پر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اور آپ جیسے دیگر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی شان میں یہ آیت نازِل ہوئی:[1]

وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ | ترجمہ کنزُ العِرفان: اور ان لوگوں کو دُور نہ

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:52، جلد:3، صفحہ:228۔

وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗؕ (پارہ7، سورۃ الانعام:52)

کرو جو صبح وشام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ اِن صحابہ کو ہر گز اپنی بارگاہ سے دُور مت فرمایئے، یہ تو وہ نیک اور پارسا لوگ ہیں جو صبح و شام اللہ پاک کی عِبَادت کرتے ہیں اور عِبَادت بھی کیسی...؟ دِکھاوے کی نہیں، ریاکاری والی نہیں، دُنیوی لالچ والی عِبَادت نہیں بلکہ یہ عِبَادت کرتے ہیں اور یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ اپنی اس عِبَادت سے صِرْف اللہ پاک کی رِضا چاہتے ہیں۔

اللّٰہُ اَکْبَر! ان صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی شان میں اللہ پاک مزید ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَۙ (پارہ7، سورۃ الانعام:54)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب آپ کی بارگاہ میں وہ لوگ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ: تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذِمّۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ پاک لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے ہیں، جب یہ آپ کی خِدْمت میں حاضِر ہوں تو آپ ان کی عِزّت افزائی کیجئے! ان کے ساتھ سلام میں پہل کیجئے! اور انہیں یہ خوشخبری سُنا دیجئے کہ اللہ پاک نے فَضْل کرتے ہوئے اپنے ذِمّۂ کرم پر رحمت لازِم کرلی ہے۔[1]

حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب یہ آیات نازِل ہوئیں تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بُلایا، ہم حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہی

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:7، سورۃ انعام، زیرِ آیت:54، جلد:3، صفحہ:118، خلاصۃً۔

آیات تلاوت فرمارہے تھے، اس دِن سے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اتنا قریب بٹھاتے کہ ہمارے گھٹنے جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھٹنوں کے ساتھ مل جایا کرتے تھے۔

جب تک بِکے نہ تھے، کوئی پوچھتا نہ تھا | آپ نے خرید کر ہمیں انمول کر دیا

اے عاشقانِ رسول! حضرت بلال، حضرت صہیب، حضرت خَبَّاب اور ان جیسے دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فضیلتوں کا بیان یہیں ختم نہیں ہوتا، اس سے آگے بھی جاری ہے، اب ذرا دِل تھام کر روایت کا باقی حِصَّہ سنیئے اور دیکھئے! مُعاشرے میں غُلام کہلانے والے یہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان جب دامَنِ مصطفٰے سے وابستہ ہوئے تو اِسْلام نے ان کی کیسی عِزَّت افزائی کی، حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا کرتے تو حُضُور اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے، جتنی دیر ارادہ فرماتے تشریف رکھتے، پھر کوئی ضرورت ہوتی تو ہمیں وہیں بیٹھا چھوڑ کر تشریف لے جایا کرتے۔ اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازِل فرمائی:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ (پارہ15، سورۃ الکہف:28)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں۔

حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ نازِل ہونے کے بعد حالت یہ ہو گئی کہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ساتھ تشریف فرما رہتے، ہم خُود اجازت لے لیتے تو لے لیتے، ورنہ حُضُور ہمیں وہیں بیٹھا چھوڑ کر کبھی نہیں اٹھتے تھے۔[1]

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:447تا448۔

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا | جس کے حُضُور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! یہ ہے اُن پاکیزہ لوگوں کی شان جو کبھی غُلام ہوا کرتے تھے، جنہیں کافِر طرح طرح کی سزائیں دیا کرتے تھے، جن کا دُنیا میں کوئی نہ تھا، ان کو سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دامَنِ رحمت میں لیا تو ان کی شان کے قصیدے قرآنِ کریم میں نازِل ہونے لگے اور یہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے سردار قرار پائے۔

بے دام ہی بک جائیے بازارِ نبی میں | اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): آقا نے جنّت میں حضرت بلال کی آواز سنی

مِعْراج کی احادیث میں ہے، پیارے آقا، مِعْراج کے دولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مِعْراج کی رات جب میں جنّت میں داخِل ہوا تو میں نے اپنے آگے آگے ایک آواز سُنی، بتایا گیا: یہ بِلال ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی۔ آپ نے ایمان قبول کیا، تکلیفیں آئیں، ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے، آپ ثابت قدم رہے، دِیْنِ اسلام سے منہ نہیں موڑا تو اب دیکھئے! کیسے کیسے انعام مل رہے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ!

بے دام ہی بک جائیے بازار نبی میں | اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

(5): بِلال کبھی جھوٹ نہیں بولتے

ایک روز حضور اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حضرت بِلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عنہ کے

1 ...مُسْنَدِ امام احمد، جلد:2، صفحہ:144، حدیث:2366۔

گھر تشریف لائے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ بھی کیسی عِزَّت افزائی ہے، دو جہان کے آقا، فرشتے جن کی بارگاہ میں حاضِری کی خواہش کرتے ہیں، وہ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خُود چل کر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ پوچھا: بِلال گھر پر ہیں؟ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی زوجہ محترمہ نے عرض کیا: وہ تو گھر پر نہیں ہیں۔

پھر زوجہ محترمہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! بِلال جب گھر ہوتے ہیں، اُن کی زبان پر بَس ایک ہی رَٹ ہوتی ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ آج رسول اللہ نے یہ فرمایا، آج رسول اللہ نے وہ فرمایا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)۔

عشق دیکھئے! حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ جب تک بارگاہِ رسالت میں حاضِر رہتے ہیں، دیدارِ مصطفےٰ کے جام پیتے رہتے ہیں، جب گھر آجاتے ہیں تو اپنے محبوب آقا، دو جہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہی باتیں کرتے ہیں۔

وِچھوڑے دے میں صدمے روز جھلّاں یارسول اللہ!
کراں میں تیریاں دِن رات گلّاں یارسول اللہ!

خیر! رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بات سُن کر فرمایا: مَاحَدَّثَكِ عَنِّيْ بِلالٌ فَقَدْ صَدَقَ بِلال میری طرف سے جو بھی حدیث بیان کرتا ہے، وہ سچ ہے، بِلالٌ لَا يَكْذِبُ بلال جھوٹ نہیں بولتا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! کمال دیکھئے! سچّے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنی سچّی زبان سے سچّے عاشِقِ رسول حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی سچائی کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہ

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:463۔

ہے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان۔ کاش! حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کا صدقہ ہمیں ہمیشہ سچ بولتے رہنے کی توفیق ملے، کاش! جھوٹ سے ایسی نفرت ہو کہ مرتے دَم تک کبھی بھی جھوٹ نہ بولیں ❁ جھوٹ بولنا گُناہ ہے ❁ جھوٹ جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ❁ جھوٹ بولنا مسلمانوں کا نہیں، منافقوں کا طریقہ ہے۔ آہ! ہمارے ہاں ایسے نادان بھی ہیں، جو کہتے ہیں: میاں سچ کا زمانہ نہیں ہے، جھوٹ کے بغیر تو کام ہی نہیں چلتا۔

یہ دعویٰ کہاں تک دُرُست ہے، آیئے! اس بارے میں بھی حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک سے راہنمائی لیتے ہیں۔

(6): سچ نے ہی تیرے کام بنایا ہے

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کے ایک بھائی تھے، بعض کتابوں میں ان کا نام خالِد لکھا ہے۔ ان کا نِکاح کرنا تھا، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ انہیں ساتھ لے کر ایک قبیلے میں گئے۔

اب دیکھئے! ہمارے ہاں بھی رشتے کئے جاتے ہیں مگر حال کیا ہوتا ہے؟ بناوٹ اختیار کی جاتی ہے، جھوٹ بولا جاتا ہے، لڑکی والے لڑکی کی جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں، لڑکے والے لڑکے کی جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں، پھر جب رشتہ ہو جاتا ہے، شادِی کے بعد جھوٹ کا بھانڈا پُھوٹتا ہے تو لڑائیاں ہوتی ہیں، جھگڑے ہوتے ہیں یہاں تک کہ طلاق تک نوبت پہنچتی ہے۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کا پاکیزہ انداز دیکھئے! آپ رشتہ لینے کے لئے لڑکی والوں کے ہاں گئے، فرمایا: تم ہمیں جانتے ہو، یہ میرا بھائی ہے، ہم پہلے غُلام تھے، اللہ پاک نے آزادی عطا فرمائی، ہم گمراہی میں تھے، اللہ پاک نے اپنے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہمیں ہدایت عطا فرمائی، ہم غریب تھے، اللہ پاک نے ہمیں غنی کر دیا،

اگر تم اپنی لڑکی کا رشتہ دینا پسند کرو تو الحمد للہ! نہ پسند کرو، تب بھی کوئی حرج نہیں۔

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی پیش کش سُن کر لڑکی والوں نے فوراً رشتہ منظور کر لیا۔ پھر جب حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ واپس جا رہے تھے، راستے میں بھائی نے کہا: اے بھائی! آپ ہماری نیکی کا ذِکر کرتے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ہماری جاں نثاریوں کا ذِکر کرتے، آپ نے ہمارے ماضی کے حالات کیوں دہرائے؟ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: **میں نے سچ بولا اور اسی سچ کی بدولت تمہارا رشتہ طے ہوا۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: سچ بولنے سے کام بگڑتے نہیں، بنتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے کام بنتے نہیں، الٹا بگڑتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(7): روزِ قیامت شانِ بلال رَضِیَ اللہُ عنہ

ایک روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ذِکر فرما رہے تھے، روزِ قیامت انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شان کیا ہو گی، یہ موضوع تھا، اس سلسلے میں غیبوں پر خبر دار نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلَام روزِ قیامت اپنی اونٹنی پر سُوار ہوں گے، میں بُراق پر سُوار ہو کر آؤں گا، پھر آپ نے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی جانِب نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: بِلال کی یہ شان ہو گی کہ جنّتی اونٹنی پر سُوار ہوں گے، اذان پڑھتے ہوئے میدانِ محشر میں آئیں گے، بِلال کی اذان کی آواز سب سُنیں گے، اس وقت انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی نِگاہیں بھی بلال پر لگی ہوں گی، جب بِلال اذان مکمل کر لیں گے تو انہیں جنّتی لباس پہنایا جائے گا۔ **انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور شُہَداء**

1 ...تَذْکِرَہ حَمْدُونیہ، باب:8 صِدْق و کِذْب کا بیان، جلد:3، صفحہ:78۔

کے بعد بِلال پہلے شخص ہوں گے جنہیں جنّتی لباس ملے گا۔[1]

کیا شان ہے، کیا شان ہے میرے آقا حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی! یہ ہے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی دِیْن پر استقامت کا انعام...! پھر ہم کیوں نہ کہیں:

بے دام ہی بِک جائیے بازارِ نبی میں | اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے مُؤَذِّنِ رسول حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان و عظمت کا بیان سُنا، آیئے! آخر میں حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی اذان سے متعلق ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں:

(8): حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی ایک ایمان افروز اذان

جب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے ظاہِری پردہ فرمایا، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان پر گویا قیامت ٹوٹ گئی تھی، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان غم سے نڈھال ہو گئے تھے، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کو بھی وِصالِ مصطفےٰ کا بہت صدمہ ہوا۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ تو یُوں بھی **مُؤَذِّنِ رسول** ہیں، مؤذِّن اور امام کا آپس میں جُدا قسم کا ہی تعلق ہوتا ہے، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں رہا کرتے تھے، اب جب محبوب آقا، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کے لئے جینا محال ہو گیا، وہ گلیاں جہاں حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چلا کرتے، اُن گلیوں سے گزرتے ہوئے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کا

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:459 تا460۔

کلیجہ منہ کو آتا ہے، جب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے تو مدینۂ پاک کے در و دِیوار پر نُور کی شُعَائیں پڑا کرتی تھیں، اب ان دیواروں کو دیکھ دیکھ کر حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کو محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یاد ستاتی ہے۔

گلیاں سُنجیاں دِسّن مینوں، وَیڑا کھاوَن آوے
غُلام فرید! اوتھے کی وَسنا جتھے ماہی نظر نہ آوے

وضاحت: گلیاں سُونی سُونی دکھائی دیتی ہیں، گھر کھانے کو آتا ہے یعنی گھر میں بھی دِل نہیں لگتا، اے غُلام فرید! وہاں کیا جینا جہاں محبوب ہی نظر نہ آئے۔

اب مدینۂ پاک کی ان گلیوں میں زِندگی گزارنا دُشوار تھا، چنانچہ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ مُلکِ شام تشریف لے گئے مگر آہ! حُضُور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تو یہاں بھی نہیں ہیں، دیدارِ حبیب کے جام تو یہاں بھی نہیں ملتے، یادِ مصطفےٰ تو یہاں بھی تڑپاتی ہے۔

حکیماں طبیباں دے وَسن دِی اے گل نئیں
مرے رَوگ دا ہوْر کِدھرے وِی حل نئیں
تُوں آجا وِکھا جا اَو صُورت پیاری
میں مُکدِی مُکاواں تُو جِتّیوں میں ہاری

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ ملکِ شام میں ہیں، یادِ مصطفےٰ یہاں بھی تڑپاتی ہے، ہجر و فراق سے سینہ یہاں بھی جَل رہا ہے۔ اللہ! اللہ! دِن کیسے گزرتے ہوں گے، راتیں کیسے بَسر ہوتی ہوں گی...؟

وہ آ رہے ہیں، وہ آتے ہیں، آرہے ہوں گے
شَبِ فراق یہ کہہ کر گزار دی ہم نے

پہلے جب رات کو سوتے تھے، ایک آس ہوتی تھی، ایک اُمّید ہوتی تھی، صبح اُٹھنا ہے، مسجد نبوی شریف میں حاضِر ہونا ہے، اذان پڑھنی ہے، پھر محبوب آقا، میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئیں گے، دیدار کے جام پینے کو ملیں گے، آہ! اب تو یہ آس بھی ختم ہو گئی، پہلے جب دِل کرتا تھا، حاضِر خِدْمت ہو کر لَذَّتِ دیدار سے سینہ ٹھنڈا کر لیتے تھے، ہائے افسوس! اب جائیں تو کہاں جائیں، اب محبوب کو کہاں تلاش کریں...؟

سَر تَو سَر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے
موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا
کبھی بیمارِ محبت بھی ہوئے ہیں اچھے
روز اَفزوں ہے مرض، کام دوا نے نہ دیا

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ فراقِ رسول میں زِندگی گزار رہے ہیں، اب بَس ایک ہی صُورت باقی ہے، دُکھ دَرْد مٹانے والے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کم از کم خواب میں ہی تشریف لے آئیں، چلو یُوں ہی اپنا جَلْوَہ دکھا دیں....

بہرِ دیدار مشتاق ہے ہر نظر، دونوں عالم کے سرکار آجائیے!
چاندنی رات ہے اور پچھلا پہر، دونوں عالم کے سرکار آجائیے!
میرے گلشن کو اک بار مہکائیے، اپنے جلووں کی بارش میں نہلائیے!
دیدۂ شوق کو کیجئے بہرہ وَر، دونوں عالم کے سرکار آجائیے!

ایک رات جب حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ آرام فرما تھے، اس رات بھی نیند نہ جانے کیسے آگئی ہو گی، ورنہ محسوس یہی ہوتا ہے کہ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ یادِ مصطفےٰ کے چراغ

جلائے راتیں گزارتے ہوں گے، دِل یہی کہتا ہے کہ شاید اُس رات بھی حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ بستر پر لیٹے یادِ مصطفےٰ میں مَصْرُوف رہے ہوں گے، کبھی مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری مسکراہٹ کو یاد کر کے مسکرا پڑتے ہوں گے، کبھی ہجر و فراق کو دیکھ کر رَو پڑتے ہوں گے، پھر نہ جانے کب آنکھ لگ گئی ہو گی۔

خالِدؔ میں صِرف اتنا کہوں گا، جاگ اُٹھا اشکوں کا مقدر
عِشقِ نبی میں روتے روتے کیسی کٹی ہے رات نہ پوچھو

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی آنکھیں بَند ہوئیں، قِسْمت جاگ اُٹھی، دِل کے سلطان آقا، محبوب آقا، دِل کا چین آقا، قرار آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے عاشِق کو دیدار کروانے کے لئے خواب میں تشریف لے آئے۔

پیارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: مَا هٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَالُ! اے بِلال...! یہ کیا بے وَفائی ہے؟ تُم نے ہماری زیارت کے لئے آنا ہی چھوڑ دیا...؟

مت دیکھ کہ پھرتا ہوں ترے ہجر میں زندہ
یہ پوچھ کہ جینے میں مزہ ہے کہ نہیں

اللہ! اللہ! پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سُنا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی آنکھ کھلی، سُواری تیار کی اور سَفَرِ مدینہ پر روانہ ہو گئے۔

اللہُ اَکْبَر! ایک عاشِقِ رَسُول مدینے کے سَفَر پر ہے، مکی آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بلایا ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی کیفیت کیا ہو گی؟ یہ تو معلوم نہیں کیا جا

سکتا، البتہ دِل ہی دِل میں حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی اُس وقت کی کیفیات کا تصور باندھنے کی کوشش کیجئے! حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کیا سوچتے ہوں گے؟ ہاں! ہاں! جلد ہی میں مدینۂ پاک کی گلیوں میں پہنچ جاؤں گا، جلد ہی مسجد نبوی شریف نظر آئے گی، مدینۂ پاک کے خُوبصورت دَر و دِیوار ہوں گے، غریبوں کو پالنے والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بُلایا ہے، جلوہ بھی تو دکھائیں گے، دیدار کے جام بھی تو پلائیں گے۔

ہے آرزُو یہ دِل کی، میں بھی مدینے جاؤں
سلطانِ دوجہاں کو سب حالِ دِل دِکھاؤں
کاٹوں ہزار چکر طیبہ کی ہر گلی کے
یُوں ہی گزار دُوں میں ایّام زِندگی کے
پھولوں پہ جاں نثاروں، کانٹوں پہ دِل کو وارُوں
ذَرّوں کو دُوں سلامی، دَر کی کروں غُلامی
دِیوار دَر کو چوموں، قدموں پہ سَر کو رَکھ دُوں
محبوب سے لپٹ کر روتا رہوں برابر

اللہ! اللہ! سَفَر کرتے کرتے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کو مدینہ مُنَوَّرہ کے دَر و دِیوار نظر آئے ہوں گے، یہ وہ لمحہ ہے، جب پیارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سَفَر سے واپسی پر سُواری کو تیز کر دیا کرتے تھے، اس وقت حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی کیفیات کیا ہوں گی؟ مدینہ مُنَوَّرہ پر برستا ہُوا نُور، وہاں کے روشن روشن در و دِیوار دیکھ کر حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ بے تاب ہو گئے ہوں گے، دِل میں محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کی تڑپ

مزید بڑھ گئی ہو گی، دِل مچل گیا ہو گا، دھڑکن تیز ہو گئی ہو گی۔

اللہُ اَکْبَر! حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ مدینۂ پاک پہنچے مگر آہ! حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مَسْجِد میں نہیں ہیں، اَزْواجِ پاک کے حجروں میں بھی نہیں ہیں، آہ! غُلام کو مُلکِ شام سے بُلایا اور خود پردے میں تشریف فرما ہیں۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر اَنْوار پر حاضِر ہوئے، اپنا چہرہ مزارِ پاک کی مبارک خاک پر ملنے لگے، روتے جاتے تھے، گویا یہ عرض کر رہے تھے:

اُٹھا دو پردہ، دِکھا دو چہرہ کہ نُورِ باری حِجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

اَہْلِ مدینہ کو حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی آمد کی خبر ہو چکی تھی، کئی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان مُؤَذِّنِ رَسُول سے ملنے کے لئے حاضِر ہوئے، سلام، دُعا کے بعد سب نے کہا: بِلال! وہ اذان جو ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو سُنایا کرتے تھے، آج پھر ایک بار وہ اذان سُنا دو۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ نے مَعْذِرت کی کہ اب اذان دے نہیں سکوں گا، پہلے جب اذان پڑھتا تھا، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ الله کہتا تھا، سامنے چہرۂ وَالضُّحٰی کی زیارت کیا کرتا تھا، آج جب اذان پڑھوں گا، دیدار سے محروم رہوں گا تو دِل برداشت نہیں کر پائے گا، آہ! آج مجھے اس فرمائش سے مُعاف رکھو! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے اِصْرار کیا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ نے انکار کیا، اتنے میں پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ننھے نواسے امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہما تشریف لے آئے، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ نے شہزادوں کو سینے سے لگایا، پیار کیا، اب شہزادوں نے کہا: بلال! ہمارے

نانا جان، رحمتِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو جو اذان سُنایا کرتے تھے، آج وہی اذان پھر سُنا دو! بھلا ان شہزادوں کی بات کیسے ٹالی جاسکتی تھی۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ نے شہزادوں کے حکم پر سَر جھکا دیا، اذان دینے کی جگہ تشریف لائے، کانوں پر ہاتھ رکھے اور پُر سَوز آواز میں پڑھا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

اذان کی یہ پُر سَوز آواز مدینۂ پاک میں گونج گئی، سرزمینِ مدینہ پر ایک لرزہ طاری ہوا، کہرام مچ گیا، لوگوں کی چیخیں بلند ہوگئیں، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یاد سے دِل بے تاب ہوگئے، ننھے بچے اپنی ماؤں سے لپٹ کر پوچھتے تھے: امی جان! حضرت بِلال تو آگئے، ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کب تشریف لائیں گے؟

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ اذان پڑھ رہے تھے، مدینۂ پاک میں قیامت کا منظر تھا، جب حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ نے پڑھا: اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ نگاہ اُٹھی، منبرِ نُور پر پڑی، آہ! منبر خالی تھا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ یادِ مصطفےٰ سے تڑپ گئے، دِل بے قابُو ہو گیا اور شِدَّتِ غم سے غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔[1]

تمہارے ہجر میں کیوں زندگی نہ مشکل ہو
تم ہی جگر ہو، تم ہی جان ہو، تم ہی دِل ہو
دِل ہجر کے درد سے بوجھل ہے، اب آن ملو تو بہتر ہو
اس بات سے ہم کو کیا مطلب، یہ کیسے ہو! یہ کیوں کر ہو!

اے عاشقانِ رسول! یہ عشقِ رسول کی کیفیات ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی سَوزِ بِلال

1 ... سیر اعلام النبلاء، جلد:3، صفحہ:222، زُلف زنجیر، صفحہ:74 تا 77۔

رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے حِصَّہ نصیب فرمائے۔ اپنے دِل میں عشقِ رسول کو بڑھایئے! عشقِ رسول کی شمع کو مزید روشن کیجئے، ❁ درودِ پاک پڑھا کیجئے! ❁ سُنّتوں پر چلا کیجئے! ❁ تِلاوتِ قرآن کی عادَت بنایئے! ❁ رات کو تنہائی میں بیٹھ کر، گنبدِ خضراء کا تصور باندھ کر پُر سوز نعتیں سُنا کیجئے! ❁ سیرتِ مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر لکھی ہوئی کتابیں پڑھا کیجئے! ❁ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان کی سیرت پڑھا کیجئے! ❁ اولیائے کرام کی سیرت بالخصوص ان کی عشقِ رسول والی کیفیات پڑھا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِل میں عشقِ رسول کی شمع روشن ہو گی۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہنا بھی عشقِ رسول بڑھانے کا ایک طریقہ ہے، لہٰذا عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِل روشن ہو گا، عشقِ رسول نصیب ہو گا، محبتِ اِلٰہی نصیب ہو گی اور دین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک کام ہے: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو رات عشاء کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (***Live***) سُوال جواب کا سلسلہ فرماتے ہیں، آپ بھی مدنی چینل پر پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرہ دیکھنے، سننے کی کوشش فرمایئے۔

ماڈرن نوجوان کی توبہ

منڈی بہاؤ الدین (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا

خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میں گُناہوں کی ہلاکت خیز وادی میں بھٹک رہا تھا۔ ہر وقت دل و دماغ پر فیشن کا بھوت سوار رہتا اور نیکیوں سے دُور دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر زندگی برباد کر رہا تھا۔ ایک بار ایک مبلغ نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کی بھرپور ترغیب دلائی، چنانچہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے مجھے اعتکاف کی سعادت ملی، اجتماعی اعتکاف کا پُر کیف ماحول، پُر سوز بیانات، سحر و افطار کے روحانی مناظِر بہت اچھے لگے، کرم بالائے کرم یہ کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علمی و روحانی **مدنی مذاکروں** اور رقت انگیز دعاؤں نے دل سے گناہوں کا میل صاف کر دیا۔ میری گناہوں سے تاریک زندگی میں عشقِ مصطفےٰ کی روشنی پھیل گئی۔ میں نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا، الحمدللہ داڑھی شریف سے چہرہ سجالیا، سر پر عمامہ کا تاج سجایا اور سنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول اختیار کر لیا۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اوقاتِ نماز (Prayer Times) ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوت اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام **اوقاتِ نماز** (*Prayer Times*) جاری کی ہے ❁ اس ایپلی کیشن کے ذریعے دنیا بھر میں کسی بھی مقام کے اوقات اور سمت قبلہ معلوم کیے جاسکتے ہیں ❁ اس کے علاوہ پانچوں نمازوں کے اوقات کے ماہانہ ٹائم ٹیبل، اذکار (روحانی علاج)، مدنی چینل ریڈیو، نماز کے اوقات

میں موبائل کو سائلنٹ (Silent) کرنے کی سہولت اور اسلامی کیلنڈر موجود ہے۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔[1]

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش!
یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”جانوروں پر رحم کرنا“ سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): تم لوگ اِن بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرو ان پر اُس وقت سوار ہوا کرو جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں اور انہیں اچھی طرح کھلایا کرو۔[3] (2): ہر ذی روح پر شفقت کا اجر ملتا ہے۔[4]

1 ...زُہد کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:115۔
3 ...ابوداؤد، کتاب: جہاد، صفحہ:408، حدیث:2548۔
4 ...بخاری، کتاب: مظالم وغصب صفحہ:635، حدیث:2466۔

اے عاشقانِ رسول! جانوروں پر رحم کرنا سُنّت مصطفےٰ ہے ❁ رحمتِ عالم نور مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جانوروں پر بڑی شفقت فرماتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کی فریاد سنتے اور ان کی مدد فرمایا کرتے ❁ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک اونٹ کی فریاد پر اس کے مالک سے فرمایا: تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو[1] ❁ اگر کوئی جانوروں کو تکلیف دیتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس سے ناراض ہوتے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کو آپس میں لڑوانے، انہیں باندھ کر مارنے، اور ان کا مُثلہ بنانے (یعنی چہرہ بگاڑنے) سے منع فرمایا کرتے تھے۔[2]

ہرن نے، اونٹ نے، چڑیوں نے کی یہی فریاد
کہ ان کے غم کا مداوا حضور جانتے ہیں

اللہ پاک ہمیں بھی سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرتے ہوئے جانوروں پر شفقت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... ابو داؤد، کتاب: جہاد، صفحہ: 408، حدیث: 2549 خلاصۃً۔

2 ... سیرت رسول عربی، صفحہ: 332 تا 335 ملتقطاً۔

قیامت کے دن کے گواہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...سب سے آخری جنّتی
- ...قیامت کا ہوش رُبا منظر
- ...بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا خوف
- ...بے حساب جنّت میں داخِلہ دِلانے والے اَعْمال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

صحابیِ رسول حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنُور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو اُمّتی آپ پر ایک دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں
اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر دُرود اور سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 ...مُسْنَدِ اَحْمَد، جلد:5، صفحہ:509، حدیث:16352۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے آخری جنّتی

صحابیِ رسول حضرت ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، غیب جاننے والے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ شخص جو سب سے آخر میں جنّت میں جائے گا، وہ پُل صراط پر پیٹ کے بَل گھِسٹ رہا ہو گا، جیسے والِد اپنے بیٹے کو مارے تو بیٹا چھٹکارا پا کر بھاگنے کی کوشش کرتا، اُس شخص کی بھی ایسی ہی حالت ہو گی، اُس کے اعمال اس لائق نہ ہوں گے کہ وہ اسے پُل صراط پار کروادیں۔

وہ گنہگار جہنّم کی پُشت پر رکھے، اندھیرے میں ڈُوبے ہوئے، تلوار سے تیز اور بال سے باریک پُل صراط پر گھسٹتے ہوئے اپنے رَبِّ کریم کو پُکارے گا: یَا رَبِّ! بَلِّغْنِیَ الْجَنَّۃَ وَنَجِّنِی مِنَ النَّارِ یعنی اے رَبِّ کریم! مجھے جنّت میں پہنچا، اے میرے رحمٰن و رحیم اللہ پاک! مجھے جہنّم سے نجات عطا فرما۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے بندے! اگر میں تجھے جہنّم سے

1 ... مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

نجات بخشوں اور جنّت عطا کر دوں تو کیا تُو اپنے گُناہوں اور خطاؤں کا اقرار کرلے گا؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں، اے رَبِّ کریم! تیری عزّت و جلال کی قسم! اگر مجھے جہنّم سے نجات مل جائے تو میں ضرور اپنے گُناہوں کا اقرار کرلوں گا۔ چنانچہ اسے پُل صراط سے بآسانی گزار دیا جائے گا۔ اب بندہ سوچے گا: اگر میں نے اپنے گُناہوں کا اقرار کر لیا تو کہیں دوبارہ جہنّم میں نہ ڈال دیا جاؤں۔ (یہ ابھی انہی سوچوں میں ہو گا، ادھر) اللہ پاک فرمائے گا: اے بندے! اپنے گُناہوں کا اقرار کر! میں تجھے بخش دوں گا، تجھے جنّت عطا فرماؤں گا۔

بندہ کہے گا: نہیں مولیٰ! تیری عزّت کی قسم! میں نے تو کبھی کوئی گُناہ نہیں کیا، نہ مجھ سے کوئی خطا ہوئی ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے بندے! میرے پاس تیرے خِلاف گواہ ہیں۔ بندہ گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھے گا، کوئی نظر نہیں آئے گا تو عَرض کرے گا: اے اللہ پاک! گواہ کہاں ہیں؟ اب اللہ پاک کے حکم سے اس کی جِلد (Skin) بولے گی اور اس کے تمام صغیرہ گُناہ بیان کر دے گی۔ اب اسے معلوم ہو گا کہ چُھٹکارے کی کوئی صُورت نہیں ہے، چنانچہ اپنے گُناہوں کا اقرار کرتے ہوئے عَرض کرے گا: مولیٰ! تیری عزّت کی قسم! میں نے کبیرہ گُناہ بھی کئے ہیں۔ اللہ پاک فرمائے گا: میں جانتا ہوں، تم سب گُناہوں کا اقرار کرو! میں تجھے بخش دوں گا، تجھے جنّت بھی عطا فرماؤں گا۔ پس بندہ اپنے تمام گُناہوں کا اقرار کرلے گا، تب اسے جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ سب سے کم رُتبہ جنّتی ہو گا۔[1]

گناہگار ہوں مَیں لائقِ جہنّم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ

1 ... معجمِ کبیر، جلد:4، صفحہ:287، حدیث:7567۔

برائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے
ہے تیرے قہر پہ حاوِی تری عطا یارَبّ!
گُناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
معاف کر دے نہ سہ پاؤں گا سزا یارَبّ! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گنہگار کے ناکارہ دلائل

وعظ و نصیحت کی کتابوں میں لکھا ہے: روزِ قیامت ایک شخص کو اُس کا اعمال نامہ دیا جائے گا، وہ عَرض کرے گا: مولیٰ! اس میں جو کچھ لکھا ہے، میں نے یہ نہیں کیا، اس پر کِراماً کاتبین (یعنی اَعْمال لکھنے والے فرشتوں) کو لایا جائے گا، بندہ عَرض کرے گا: مولیٰ! یہ فرشتے ہیں، یہ تیرے حکم کے پابند ہیں، میں وہی گواہ قبول کروں گا جو مجھ سے ہوں۔ اللہ پاک اس بندے کی زبان کو حکم دے گا: میری قُدْرت سے بول! اور حق کے سِوا کچھ مت کہنا۔ بندے کی زبان اُس کے تمام اچھے بُرے اَعْمال بیان کر دے گی۔ بندہ پھر عَرض کرے گا: مولیٰ! یہ زبان ہی تو ہے جو اَکْثَر گُناہ کرواتی ہے، یہ تو ویسے ہی میری دُشمن ہے، میرے خِلاف میرے دُشمن کی گواہی کیسے معتبر ہو سکتی ہے؟

اب اللہ پاک بندے کے ہاتھوں کو حکم فرمائے گا: اِنْطِقَا بِمَا فَعَلَ عَبْدِی یعنی (اے اس بندے کے ہاتھو!) بتاؤ میرے بندے نے کیا کیا عَمَل کئے ہیں؟ اس کے ہاتھ سب کچھ سچ سچ بیان کر دیں گے۔ بندہ پھر عَرض کرے گا: مولیٰ! یہ دونوں ہاتھ مِل کر ایک گواہ ہے،

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 78 ملتقطاً۔

دوسرا گواہ ابھی باقی ہے۔ اللہ پاک اس کے پاؤں کو فرمائے گا: تم کیا کہتے ہو؟ میرے بندے نے جو کچھ کیا، اس کی سچ سچ گواہی دو...!! اب اس کے پاؤں بھی اس کے خِلاف گواہی دیں گے۔

اب بندے کے سارے مطالبات مان لئے جائیں گے، اس کے گُنَاہوں پر گواہیاں قائِم ہو چکی ہوں گی تو وہ سٹپٹا (یعنی گھبرا) جائے گا اور اپنے اعضا کو ڈانٹتے ہوئے کہے گا: اے میرے اَعْضا...!! تم اور مَیں ایک ہی تو ہیں، مَیں جہنّم میں گیا تو تم بھی تو جہنّم ہی میں جلو گے، میں تمہیں بچانے کے لئے ہی تو اپنے رَبّ کے حُضُور بار بار عَرض گزاریاں کر رہا ہوں اور تم میرے (یعنی خُود اپنے) ہی خِلاف گواہی دے رہے ہو؟ اس کے اَعْضَا (مثلاً ہاتھ، پاؤں وغیرہ) کہیں گے: ہم اللہ پاک کے حکم سے بول رہے ہیں، وہی ہے جو سب کو بولنے کی طاقت عطا فرماتا ہے۔

اب تو یہ بندہ بہت شرمندہ ہو گا، اب اس کے پاس نجات کی کوئی راہ باقی نہیں رہے گی، چنانچہ فرشتوں کو حکم ہو گا: اے فرشتو! اسے ہانک کر جہنّم میں ڈال دو...!! اب وہ بندہ عَرض کرے گا: اے رَبِّ کریم! تُو اَرْحَمُ الرَّاحِمِین (یعنی سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا) ہے، مجھ گنہگار پر تیری رَحمت کب برسے گی؟ اللہ پاک فرمائے گا: میری رحمت ماننے والوں کے لئے ہے، تُو اپنے گُنَاہوں کا اعتراف کر! تجھے رحمت نصیب ہو جائے گی۔ بندہ فوراً عَرض کرے گا: میں اپنے تمام گُنَاہوں کا اعتراف کرتا ہوں، یہ تو بَس دوزخ کا خوف تھا، جس کے سبب میں حُجَّت بازی (یعنی اُلٹے پلٹے دلائل) دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ اب حکم ہو گا: اے فرشتو! میرے بندے کو میری رحمت سے میری جنّت میں لے جاؤ! بے شک میں

نے اسے بخش دیا۔[1]

نہ کرنا حشر میں پُرسش، مری ہو بے سبب بخشش
عطا کر باغِ فِردَوس از پئے شاہِ اُمَم مولیٰ!

خِرَد کرتی نہیں اب کام، اِلٰہی! میں ہُوا ناکام
تجھی سے التجا ہے مجھ پہ کر رحم و کرم مولیٰ!

تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی
تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ![2]

اے عاشقانِ رسول! ان دونوں گُناہ گاروں کو رَبِّ کریم بخش دے گا، گُناہوں کے باوُجُود جنّت میں داخِلہ عطا فرمائے گا، یقیناً یہ اُس کی رحمت ہے مگر غور کیجئے! معاملہ کتنا دُشوار ہے، آہ! روزِ قیامت بہانے نہ چلیں گے، آج تو زبان چلا کر دوسروں کی آنکھ میں دُھول جھونک لیتے ہیں، اُلٹے پلٹے بہانے بنا کر دِل بہلا لیتے ہیں، خُود کو جھوٹی تسلی دے لیتے ہیں مگر آہ! روزِ قیامت جب رَبِّ قَہّار جَلَّ جَلَالُہٗ کے حُضُور حاضِری ہو گی، گُناہوں سے لِتھڑا ہوا، سیاہ اَعْمال نامہ ہاتھ میں تھما دیا جائے گا، اس وقت انکار کی کوئی صُورت نہ رہے گی، ہمارے اپنے ہی اَعْضا، ہمارے ہاتھ، ہمارے پاؤں، ہماری زبان، ہماری کھال ہمارے ہی خِلاف گواہی دے رہی ہو گی، اس صُورت میں نجات پا جانا انتہائی دُشوار ہو گا۔ یقیناً قابلِ رَشک وہی ہے جسے اللہ پاک اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِلہ نصیب فرما دے گا۔

امتحاں کے کہاں قابِل ہوں میں پیارے اللہ!
بے سبب بخش دے مولیٰ! ترا کیا جاتا ہے؟[3]

نجات پانے والا قابلِ رشک ہے

امام حَسَن بصری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تعجب اس بات پر نہیں کہ ہلاک ہونے والا

1 ...دُرَّۃُ النَّاصحین، جلد:2، صفحہ:381 تا 385 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:97 و 98 ملتقطاً۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:432۔

ہلاک کیسے ہوا؟ تعجب تو اس بات پر ہے کہ نجات پانے والا نجات کیسے پا گیا؟[1] یعنی روزِ قیامت حساب کتاب کا معاملہ ایسا سخت اور دُشوار ہے کہ اس میں ناکام ہو کر جہنّم کا حق دار بن جانا بہت آسان سی بات ہے مگر نجات پا کر جنّت کا حقدار بننا انتہائی دُشوار ہے، لہٰذا حیرت اس بات پر نہیں کہ جہنّم میں جانے والا جہنّم میں کیسے چلا گیا؟ حیرت تو اس بات پر ہے کہ حساب کتاب سے نجات پا جانے والے کو نجات کیسے مِل گئی؟

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے | ہو مجھ ناتواں پر کرم یاالٰہی!
گُناہوں سے بھرپُور نامہ ہے میرا | مجھے بخش دے کر کرم یاالٰہی!
میں تھا لائقِ نارِ دوزخ خُدایا | دِی جنّت ہے کتنا کرم یاالٰہی![2]

قیامت کا ہوش رُبا منظر

اے عاشقانِ رسول! ہم دُنیا میں تو آ گئے مگر اب نجات کیسے ہو گی؟ ذرا تَصَوُّر تو باندھئے! وہ دِن کتنا ہولناک دِن ہو گا، جب حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُور پھونکیں گے، صُور کی ہولناک آواز سُن کر سب مُردَے قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے، سب کو ہانک کر میدانِ محشر میں جمع کر دیا جائے گا، یہ زمین تانبے کی زمین سے بدل دی جائے گی، آسمان لپیٹ دیا جائے گا، سورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، جہنّم کو لایا جائے گا، اس کی پشت پر بال سے باریک، تلوار سے تیز، اندھیرے میں ڈُوبا ہوا پُل صِراط رکھ دیا جائے گا، سامنا قہر کا ہو گا، لوگ پسینے سے شرابُور ہوں گے، بعض اپنے ہی پسینے میں ڈُبکیاں

1 ... آداب حسن بصری لابن جوزی، صفحہ:24۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:110 ملتقطاً۔

لے رہے ہوں گے، خُدائے قَہّار جَلَّ جَلَالُہٗ اس روز ایسا غضب فرمائے گا کہ ایسا غضب اس نے کبھی نہیں فرمایا، لمبا عرصہ اسی حال پر گزر جائے گا، پھر کہیں جا کر حساب شروع ہو گا۔

اب ذرا تَصَوُّر باندھئے! اس صُورتِ حال میں ہمیں پُکارا جا رہا ہو گا: اے فُلاں بِنْ فُلاں! رَبّ کے حُضُور حاضِر ہو...!! آہ! اس غضبناک پُکار پر ہم جھجکیں گے، ڈریں گے، منہ چھپائیں گے مگر آہ! اس روز کون ہے جو چھپ سکے گا...؟ فرشتے کھینچ کر رَبِّ جبّار وقہّار جَلَّ جَلَالُہٗ کے حُضُور پیش کر دیں گے، آہ! صد کروڑ آہ! ایسے ہولناک منظر میں ہم اپنے ایک ایک عَمَل کا حساب کیسے دے پائیں گے؟ ہمارا اَعْمال نامہ ہمارے ہاتھوں میں تھما دیا جائے گا، ہمارا ہر چھوٹے سے چھوٹا، بڑے سے بڑا عَمَل اَعْمال نامے میں دَرْج ہو گا، مُجرِم پُکاریں گے:

یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۚ﴿۲۵﴾ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۚ﴿۲۶﴾ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۚ﴿۲۷﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ۚ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۚ﴿۲۹﴾ (پارہ:29، سورۂ حاقّۃ:25 تا29)	ترجَمۂ کنزُالایمان: ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ (نامۂ اعمال) نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی طرح موت ہی قصّہ چکا جاتی میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال میرا سب زور جاتا رہا۔

روزِ قیامت کیا جواب دیں گے؟

اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! اس روز ہم کیسے حِساب دے پائیں گے...؟ مگر افسوس! ہم نہیں ڈرتے، سُستی کرتے ہیں، غفلت میں پڑتے ہیں، مال و دولت کی حِرْص، دُنیوی عہدوں کی طلب اور نفس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر آخرت کو بھولتے اور گُناہوں میں پڑتے بلکہ بُرائیوں پر اَڑتے، توبہ سے بھاگتے ہیں، لوگوں سے بھلے ہی شرمائیں مگر رَبِّ رحمٰن سے حیا نہیں کرتے، رات کے اندھیرے میں، بند کمرے میں چُھپ کر گُناہوں کا

بازار گرم کرتے ہیں، مگر یاد رکھئے! روزِ قیامت ہمارا کوئی عَمَل چُھپ نہیں پائے گا، ہر چھوٹے سے چھوٹا بڑے سے بڑا عَمَل ہمارے سامنے کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝

(پارہ:30، سورۂ زلزال:7-8)

ترجَمہ کنزُالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

خُدائے قَہّار ہے غضب پر، کُھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیعِ مَحْشَر تمہارا بندہ عذاب میں ہے (1)

کوئی بُرائی چُھپ نہیں سکتی

حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جو اللہ پاک کے نیک بندے ہیں، اللہ پاک نے آپ کو حکمت و دانائی عطا فرمائی تھی، آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی، جس کا ذِکْر قرآنِ کریم میں بھی ہے، آپ نے فرمایا:

یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝

(پارہ:21، سورۂ لقمان:16)

ترجَمہ کنزُالایمان: اے میرے بیٹے برائی اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو اللہ اُسے لے آئے گا بے شک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبر دار ہے۔

معلوم ہوا؛ بُرائی چاہے کتنی ہی چھوٹی ہو اور کتنی ہی چُھپا کر کی جائے، روزِ قیامت اللہ پاک اُس بُرائی کو سامنے لے آئے گا، بے شک اللہ پاک ہر چھوٹی سے چھوٹی، باریک سے

1 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:181۔

باریک بات کو جاننے والا، خبر دار ہے۔

چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ
وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرم بے پَروا دیکھ
سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے[1]

روزِ قیامت کیا جواب دیں گے...؟

بعض آسمانی کتابوں میں ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: اے میرے بندے! تُو کب تک میری نافرمانی کرتا رہے گا؟ کیا میں نے تجھے اپنے دستِ قُدْرت سے پیدا نہیں کیا؟ کیا میں نے تجھ میں رُوح نہیں پھونکی؟ کیا تُو نہیں جانتا کہ میں اطاعت کرنے والوں کے ساتھ کیسا معاملہ فرماتا ہوں؟ کیا تُو نہیں جانتا کہ میں نافرمانی کرنے والوں کی کیسی گرفت کرتا ہوں؟ کیا تجھے حیا نہیں آتی؟ تُو مصیبت کے وقت مجھے یاد کرتا ہے مگر خوشحالی میں بُھول جاتا ہے، نفسانی خواہشات نے تیرا دِل اندھا کر دیا ہے، تُو کب تک سُستی کرے گا؟ تیرے پاس اُس وقت کیا جواب ہو گا جب تیرے اَعْضَا تیرے خِلاف گواہی دیں گے؟

یاالٰہی! نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں | عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! جب بَہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں | اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے | چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجٰے کا ساتھ ہو[2]

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:167۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:133۔

قیامت کے دن گواہی دینے والے

اے عاشقانِ رسول! ہمیشہ یاد رکھئے! اللہ پاک نے ہمیں پیدا کر کے بالکل بے لگام نہیں چھوڑ دیا، اس دُنیا میں ہماری سخت نگرانی کی جارہی ہے، اَوّل تو یہی کیا کم ہے کہ **اللہ پاک دیکھ رہا ہے**، جو شرم وحیا والے ہیں، اُن کے لئے تو اللہ پاک کا دیکھنا ہی گُناہ چھوڑنے کے لئے کافِی ہے، پھر اس کے ساتھ ساتھ اور بھی گواہ ہیں، جو ہمارے اَعْمال کی سخت نگرانی کر رہے ہیں، عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: روزِ قیامت لوگوں پر 6 گواہ ہوں گے:

(1): پہلا گواہ: زمین

یہ زمین جس پر ہم زندگی گزارتے ہیں، ہم زمین سے کسی قسم کی جھجک یا شرم محسوس نہیں کرتے، اس پر ہر جائز و ناجائز کام کر گزرتے ہیں، آج یہ زمین ہماری کسی حرکت پر اپنے رَدِّ عمل کا اِظْہار نہیں کرتی لیکن کل قیامت کے دِن یہ زمین بھی ہمارے بارے میں گواہی دے گی، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

يَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ (پارہ:30، سورۂ زِلْزال:4)	ترجَمہ کنزُالایمان: اس دن وہ (یعنی زمین) اپنی خبریں بتائے گی۔

امام فخرُ الدِّین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: بے شک روزِ قیامت اللہ پاک اس زمین کو زِندہ، عقل مند اور بولنے والی بنادے گا، یہ زمین پہچانے گی کہ اس پر بسنے والے کیا کیا عَمَل کرتے رہے، پھر یہ نیک لوگوں کے حق میں اور گنہگاروں کے خِلاف گواہی دے گی۔[1]

1 ... تفسیرِ کبیر، پارہ:30، سورۂ زلزال، تحت الآیۃ:4، جلد:11، صفحہ:255۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾

(پارہ:30، سورۂ زِلْزال:4)

ترجمہ کنزُ الایمان: اس دن وہ (یعنی زمین) اپنی خبریں بتائے گی۔

پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم زیادہ جانتے ہیں۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: زمین کی خبریں یہ ہیں کہ زمین ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے، وہ کہے گی: اِس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اُس نے فلاں دن یہ عمل کیا، یہی اس کی خبریں ہیں۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ زمین چونکہ روزِ قیامت گواہی دے گی، لہٰذا اِس سے محتاط رہنا چاہئے، ہمیں چاہئے کہ ہم زمین کو اپنی نیکیوں کا گواہ بنائیں، زمین پر نمازیں پڑھیں، ذِکْرُ اللہ کرکے اس زمین کو، ان درختوں کو، پتھروں کو، زمین کے ذَرّوں کو اپنے نیک اَعْمال کا گواہ بنائیں۔

راستے کو ذِکْرُ اللہ کا گواہ بناتے

ایک بزرگ ہوئے ہیں: حضرت اَبُو الْمَلِیح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ آپ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ کہیں جاتے ہوئے راستے میں ذِکْرُ اللہ کرتے رہتے، اگر کبھی ذِکْر کرنا بھول جاتے تو واپس آجاتے اور دوبارہ اُسی راستے سے ذِکْرُ اللہ کرتے ہوئے گزرتے اور فرمایا کرتے: میں چاہتا

1 ...ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ، صفحہ:577، حدیث:2429۔

ہوں کہ میں زمین کے جس حِصّے سے گزروں وہ قیامت کے دِن میرے ذِکْرُ اللہ کی گواہی دے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے بزرگوں کے انداز کیسے پیارے تھے! یہ نیکیوں کے کتنے حریص تھے...! آہ! ایک ہم ہیں کہ غفلت کا شِکار رہتے ہیں، افسوس! ایسے نادان بھی ہیں جو دورانِ سَفَر گُناہوں میں مَصْرُوف رہتے ہیں، کار میں، ویگن، بس، ٹرین اور جہاز وغیرہ میں فلمیں، ڈرامے دیکھتے اور گانے سنتے ہوئے ٹائم پاس کرتے ہیں، گلی کُوچوں سے گزرتے ہوئے موبائل پر گانے سنتے یا گنگناتے ہوئے چلتے ہیں۔ ایسوں کو غور کرنا چاہئے کہ وہ زمین کو کس بات پر اپنا گواہ بنا رہے ہیں۔ پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تَحَفَّظُوْا مِنَ الْاَرْضِ یعنی زمین سے بچ کر رہا کرو...! فَاِنَّهَا اُمُّكُم بے شک یہ تمہاری اَصْل ہے وَاِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ عَامِلٍ عَلَيْهَا خَيْرًا وَّ شَرًّا اِلَّا هِيَ مُخْبِرَةٌ جو بھی بندہ اس زمین پر ذَرَّہ برابر نیکی کرے گا یا بُرائی کرے گا، (روزِ قیامت) یہ زمین اُس کے بارے میں گواہی دے گی۔[2]

گناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دم بدم مولیٰ
میں توبہ پر نہیں رہ پا رہا ثابت قدم مولیٰ
نہ کرنا حشر میں پُرسش مری ہو بے سبب بخشش
عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمم مولیٰ[3]

(2-3): روزِ قیامت کے دو گواہ: دِن اور رات

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دِن اور رات بھی روزِ قیامت ہم پر گواہ ہوں گے، ہم نے دِن کی روشنی میں جو کام کئے ہوں گے یا رات کی تاریکی میں کئے ہوں گے یہ سب بتائیں گے،

1 ...تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِّيْن، صفحہ:88۔
2 ...معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:200، حدیث:4462۔
3 ...وسائل بخشش، صفحہ:97 ملتقطاً۔

چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے، رسولوں کے سالار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر دِن جب آتا ہے تو یہ اعلان کرتا ہے: اے اِبْنِ آدم! میں تیرے ہاں نئی مخلوق ہوں، آج تُو مجھ میں جو عمل کرے گا میں کل قیامت کے دِن اس کی گواہی دُوں گا، تُو مجھ میں نیکی کر تاکہ میں تیری نیکی کی گواہی دُوں، میرے چلے جانے کے بعد تُو کبھی مجھے نہ دیکھ سکے گا۔ رسول ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: رات جب آتی ہے، وہ بھی یونہی اعلان کرتی ہے۔[1]

دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تَسَلسُل
کچھ تم ہی کرو نا یہ نُحُوست نہیں جاتی
گو پیشِ نظر قبر کا پُرھول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی[2]

(4): کِراماً کاتبین

روزِ قیامت ہم پر چوتھا گواہ ہمارے اَعْمال لکھنے والے فرشتے کِراماً کاتبین ہوں گے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ(۱۰) كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۙ(۱۱) یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ(۱۲)

(پارہ:30، سورۂ انفطار:10 تا12)

ترجَمہ کنزُ الایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں مُعَزّز لکھنے والے کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

غیب جاننے والے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: انسان مقصدِ

1 ...حلیۃ الاولیا، جلد:2، صفحہ:344، رقم:2501۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:382 ملتقطاً۔

زندگی سے غافِل ہے، جب اللہ پاک کسی انسان کی پیدائش کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتے کو حکم دیتا ہے: اس کا رِزْق اور اس کی موت کا وقت لکھ! فرشتہ لکھتا ہے اور چلا جاتا ہے، پھر ایک اور فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اس کی پیدائش تک حفاظت کرتا ہے، پھر جب انسان پیدا ہوتا ہے تو 2 فرشتے اس کے ساتھ مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو موت تک اس کی نیکیاں اور گُناہ لکھتے رہتے ہیں، پھر جب انسان کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ فرشتے آسمانوں کی طرف چلے جاتے ہیں، پھر جب قیامت قائِم ہو گی تو یہ فرشتے بندے کے پاس پہنچیں گے، اس کا اَعْمال نامہ اس کے گلے میں ڈال دیں گے، ایک فرشتہ اسے ہانکتے ہوئے میدانِ محشر میں لے جائے گا اور دوسرا فرشتہ اس پر گواہی دے گا۔[1]

چھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ | تیرے آگے یاخدا ہر جُرم کا اظہار ہے[2]

(5): اَعْمال نامہ

روزِ قیامت پانچواں گواہ ہمارے اَعْمال نامے ہوں گے جنہیں کِراماً کاتبین مسلسل لکھ رہے ہیں، ان اَعْمال ناموں میں ہمارا ہر چھوٹا بڑا عَمَل درج ہو گا، صحابیِ رسول حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمام اَعْمال نامے عرش کے نیچے ہیں، جب قیامت کا دِن ہو گا تو اللہ پاک ایک ہَوا بھیجے گا جو اَعْمال ناموں کو اُڑا کر کسی کے دائیں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں پہنچا دے گی، اَعْمال نامے پر پہلی تحریر یہ ہو گی:[3]

1 ...حلیۃ الاولیا، جلد:3، صفحہ:221، رقم:3775۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:478۔
3 ...الضعفاء للعقیلی، جلد:4، صفحہ:1566، حدیث:2105۔

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:14)

ترجمۂ کنزُالایمان: فرمایا جائے گا کہ اپنا نامۂ (اعمال) پڑھ آج تُو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنا اعمال نامہ ہر ایک پڑھے گا چاہے وہ دُنیا میں پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! روزِ قیامت یہ مرحلہ بھی نہایت دُشوار گزار ہو گا، علّامہ اِبنِ جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: روزِ قیامت جب بندے کو اَعْمال نامہ دیا جائے گا، وہ دیکھے گا کہ اس میں سب سے چھوٹا گُناہ بھی دَرْج ہے تو بندہ اپنا سَر جُھکا لے گا اور شرم سے پانی پانی ہو جائے گا، اللہ پاک فرمائے گا: اے بندے! سَر اُٹھا...!! کیا تُو اس گُناہ کو جانتا ہے؟ بندہ عرض کرے گا: مولیٰ! تیری عزّت و جلال کی قسم! میں اسے جانتا ہوں۔ اللہ پاک فرمائے گا: بندے! تجھے یاد ہے، فُلاں دِن، فُلاں وقت، فُلاں جگہ تُو نے یہ گُناہ کیا تھا؟ بندہ اقرار کرے گا، اللہ پاک فرمائے گا: تُو نے لوگوں سے چُھپ کر گُناہ کیا مگر تُو جانتا تھا کہ میں دیکھ رہا ہوں، کیا تجھے مجھ سے حیا نہ آئی؟ کیا تُو نہ جانتا تھا کہ تُو نے پلٹ کر میرے پاس ہی آنا ہے؟ اس وقت بندے کے پاس کوئی جواب نہ ہو گا، اس وقت بندہ شرم سے پانی پانی ہو گا، اُسے خُود سے گِھن آئے گی اور گھبرا کر عَرض کرے گا: مولیٰ! تُو مجھے جہنّم میں ڈال دے، اس ڈانٹ اور شرم کی نسبت جہنّم میں جانا میرے لئے آسان ہے۔[2]

چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ — وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرم بے پَروا دیکھ — سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے[3]

1 ... تفسیرِ کبیر، پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:14، جلد:7، صفحہ:309۔
2 ... بستان الواعظین، صفحہ:89 خلاصۃً۔
3 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:167۔

(6): چھٹا گواہ: ہمارے اَعْضَا

روزِ قیامت کے گواہوں میں چھٹا گواہ ہمارے اَعْضَا ہوں گے، اللہ پاک فرماتا ہے:

یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝۲۴ (پارہ:18، سورۂ نور:24)

ترجَمہ کنزُ الایمان: جس دن ان پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

حضرت علّامہ محمود آلوسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کی وضاحت میں لکھتے ہیں: روزِ قیامت اللہ پاک ہمارے اَعْضَا کو بولنے کی طاقت عطا فرمائے گا، پھر ہر عُضْو بندے کے بارے میں گواہی دے گا کہ وہ اِن اَعْضَا سے کیا کام لیتا رہا۔[1]

آہ! صَدْ کروڑ آہ! ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! یہ کیسا ہوش اُڑا دینے والا منظر ہو گا کہ روزِ قیامت ہمارے اَعْضَا ہمارے ہی خِلاف گواہی دے رہے ہوں گے، پاؤں بتائیں گے: مولیٰ! یہ فُلاں دِن، فُلاں وقت فُلاں گُناہ کے مقام پر گیا تھا، ہاتھ کہیں گے: مولیٰ! اس نے ہمیں حرام کمانے، حرام کھانے اور حرام معاملات میں استعمال کیا، آنکھیں بولیں گی: مولیٰ! یہ ہمارے ذریعے بد نگاہی کرتا تھا، فلمیں ڈرامے دیکھتا تھا، کان گواہی دیں گے: مولیٰ! یہ ہمارے ذریعے گانے باجے سنتا تھا، گندی باتیں سن کر لذّت لیا کرتا تھا، زبان پُکارے گی: مولیٰ! یہ میرے ذریعے غیبت کرتا تھا، جھوٹ بولتا تھا، چغلی کھاتا تھا، لعن طعن کیا کرتا تھا، آہ! اس وقت جب ہمارے جسم کے اعضا ہی ہمارے خِلاف گواہ ہوں گے، اس وقت ہم خُود کو کیسے بچا پائیں گے؟ اپنی صفائی میں ہمارے پاس کیا عُذر ہو گا؟

آہ! **اے عاشقانِ رسول!** یہ زمین، یہ دِن اور رات، ہمارے اعمال لکھنے والے فرشتے،

1 ... تفسیر روح المعانی، پارہ:18، سورۂ نور، تحت الآیۃ:24، جزء:18، جلد:9، صفحہ:442۔

یہاں تک کہ ہمارے اَعْضَا، ہماری آنکھیں، زبان، کان، ہاتھ، پاؤں سب ہم پر گواہ ہوں گے تو بتایئے! نجات کی کیا راہ ہو گی؟ کیا کوئی عذر ہمارے پاس باقی رہے گا؟ نہیں رہے گا مگر افسوس! ہم نہیں سمجھتے، ہم نہیں ڈرتے، ہم آخرت کو بُھولتے ہیں، دُنیا کی عارضی زِندگی، یہاں کی وقتی عیش و عشرت پر پُھولتے ہیں، آہ! نجات سخت دُشوار ہے، ہم پھر بھی گُناہوں سے باز نہیں آتے۔

گناہوں کی عادت بڑھی جا رہی ہے | کرم یاالٰہی! کرم یاالٰہی!
گناہوں سے بھر پور نامہ ہے میرا | مجھے بخش دے کر کرم یاالٰہی!
تُلیں میرے اعمال میزاں پہ جس دم | پڑے اِک بھی نیکی نہ کم یاالٰہی![1]

بڑا جاہِل کون...؟

ایک مرتبہ خلیفہ عبد الملک بن مروان نے حضرت منصور بن عمّار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اے منصور! ایک سُوال ہے، میں آپ کو ایک سال کی مہلت دیتا ہوں، اس کا جواب تلاش کیجئے! وہ سوال یہ ہے کہ **سب سے عقل مند کون ہے؟ اور سب سے بڑا جاہِل کون ہے؟** منصور بن عمّار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سُوال سُن کر جواب کی تلاش کے لئے محل سے نکلے، ابھی کھلی فِضا میں آئے ہی تھے کہ فوراً واپس پلٹ گئے، خلیفہ عبد الملک بن مروان نے جب آپ کو دیکھا تو بولا: اے منصور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! کیا جواب مِل گیا؟ فرمایا: ہاں! سب سے بڑا عقل مند وہ ہے جو نیکیاں کر کے بھی خوف زدہ رہتا ہے اور سب سے بڑا جاہِل وہ ہے جو گناہ بھی کرتا ہے، پھر اللہ پاک کے قہر سے ڈرتا بھی نہیں۔

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:110-111 ملتقطاً۔

یہ سُن کر عبد الملک بن مروان رونے لگا، پھر کہا: اے منصور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! خُدا کی قسم! آپ نے ٹھیک کہا۔ مجھے دِل کی شِفا یعنی قرآنِ کریم کی کوئی آیت سُنایئے! مَنْصُور بن عمّار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پارہ:3، سورۂ آلِ عمران کی یہ آیتِ کریمہ پڑھی:

یَوْ مَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ (پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:30)

ترجَمہ کنزُالایمان: جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی اور جو بُرا کام کیا۔

یہ سُن کر خلیفہ عبد الملک بن مروان بے ہوش ہو گیا، جب ہوش آیا تو کہا: اے مَنْصُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! اللہ پاک کے فرمان:

وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ (پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:28)

ترجَمہ کنزُالایمان: اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے۔

کا کیا معنیٰ ہے؟ حضرت مَنْصُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک تمہیں اپنی پکڑ اور گرفت سے ڈراتا ہے۔

یہ سُن کر خلیفہ عبد الملک بن مروان رونے لگا، یہاں تک کہ بے ہوش ہو گیا، پھر جب ہوش آیا تو کہا: اللہ پاک کی قسم! جو اس آیت میں غور و فِکْر کرے پھر بھی اپنے رَبّ کی نافرمانی کرتا رہے، وہ سیدھے راستے سے بہت بھٹکا ہوا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! واقعی معاملہ ایسا ہی ہے، ہم مسلمان ہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت قائِم ہو گی، ہم جانتے اور مانتے ہیں کہ روزِ قیامت ایک ایک عَمَل کا حساب دینا ہو گا،

1 ... بُستان الواعظین، صفحہ:79۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ روزِ قیامت ہمارے پاس کوئی عذر نہ ہو گا، اس کے باوُجُود ہم گُناہ کریں، نافرمانیوں پر اَڑے رہیں، توبہ کی طرف نہ بڑھیں تو بتایئے! ہم سے بڑا نادان کون ہو گا؟ کاش! ہم روزِ قیامت کے حساب کی سنگینی کو سمجھ پائیں، کاش! ہمیں بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا خوف نصیب ہو جائے۔

بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا خوف

حضرت شیخ سَعْدی شِیْرازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجد الحرام میں کچھ لوگ کعبۃُ اللہ شریف کے قریب عبادت میں مصروف تھے۔ اچانک انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دیوارِ کعبہ سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے اور اس کے لبوں پر یہ دعا جاری ہے، اے اللہ! اگر میرے اعمال تیری بارگاہ کے لائق نہیں ہیں تو کل قیامت میں مجھے اندھا اٹھانا۔

یہ عجیب و غریب دعا سن کر لوگوں کو بڑی حیرانی ہوئی، انہوں نے دعا مانگنے والے سے پوچھا: اے شیخ! ہم تو قیامت میں عافیت کے طلب گار ہیں اور آپ اندھا اٹھائے جانے کی دعا فرما رہے ہیں، اس میں کیا راز ہے؟ اُس شخص نے روتے ہوئے جواب دیا، میرا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اعمال اللہ پاک کی بارگاہ کے لائق نہیں تو میں قیامت میں اس لئے اندھا اٹھایا جانا پسند کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ وہ سب لوگ اس عارفانہ جواب کو سن کر بے حد متأثر ہوئے لیکن اپنے مخاطب کو پہچانتے نہ تھے، اس لئے پوچھا: اے شیخ! آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: **میں عبد القادر جیلانی ہوں۔**[1]

تِرے خوف سے تِرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی!

1 ...خوفِ خدا، صفحہ:120۔

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ | گناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!
عبادت میں گزرے مِری زندگانی | کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی! (1)

بے حساب جنّت میں داخِلہ دِلانے والے اَعْمال

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمیں حسابِ آخرت کا خوف نصیب فرمائے! یقیناً ہم حساب دینے کے قابل نہیں ہیں، آہ! اگر ہم سے حِساب لے لیا گیا تو سوائے رُسوائی کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اس لئے دُعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ پاک ہمیں بِلا حِساب اپنی رحمت سے، اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے بِلا حساب ہی جنّت میں داخلہ نصیب فرمادے۔

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم | دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

اَحادیث میں بہت سے ایسے اَعْمال بیان ہوئے ہیں، جن پر عَمَل کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بِلا حساب جنّت میں داخِلہ نصیب ہو گا۔ آیئے! ان میں سے چند روایات سنتے ہیں:

(1): وقت پر نماز پڑھنا

حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہی سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کا میرے ذِمّہ کرم پر عہد ہے کہ اگر وہ وقت میں نماز قائم رکھے تو میں اسے عذاب نہ دُوں گا بلکہ بے حساب جنّت میں داخِل کر دوں گا۔ (2)

(2-3-4): حساب میں آسانی دِلوانے والے 3 اعمال

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے

1 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 105 ملتقطاً۔
2 ... کنز العمال، جزء: 7، جلد: 4، حدیث: 19032۔

فرمایا: جس میں 3 خصلتیں ہوں، اللہ پاک اس کا حساب آسانی سے لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا، وہ 3 خصلتیں یہ ہیں: (1): جو تجھے محروم کرے، تُو اسے عطا کر (2): جو تجھ سے تعلق توڑے تُو اس سے تعلق جوڑ (3): اور جو تجھ پر ظلم کرے تُو اسے معاف کر۔[1]

ایک روایت میں ہے: روزِ قیامت اعلان ہو گا: جن کا اجر اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھیں اور جنّت میں داخِل ہو جائیں، پوچھا جائے گا: کن کا اَجر اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے؟ بتایا جائے گا: وہ جو معاف کرنے والے ہیں۔ یہ سُن کر ہزاروں لوگ اُٹھیں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کے حساب اور اس کی سنگینی کی نسبت یہ کیسے آسان عَمَل ہیں، بندہ اپنے گُناہوں کو یاد کر کر کے روئے، نمازوں کی پابندی کرے، عِلْمِ دین سیکھے، اس پر عَمَل کرے، اللہ پاک توفیق بخشے تو حج کی سَعادت پائے، گُناہوں سے بچے، حلال کمائے، حلال طریقے سے ہی خرچ کرے، دوسروں کو معاف کرنے کی عادَت اپنائے تو اللہ پاک کی رحمت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بِلا حساب جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا۔

آج اپنا مُحاسَبہ کر لو...!!

روزِ قیامت حساب کی سختیوں سے بچنے اور بلا حساب جنّت میں داخِلہ پانے کے لئے ایک اور بہت پیارا عَمَل ہے اور وہ ہے: **اپنا جائزہ لیتے رہنا۔** امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دِن ان لوگوں کا حساب آسان ہو گا جو آج دُنیا میں اللہ پاک کی

---

1 ... مسند بزار، جلد:15، صفحہ:220، حدیث:8635۔
2 ... معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:542، حدیث:1998 ملتقطاً۔

رضا کے لئے اپنا مُحاسبہ کرتے (یعنی جائزہ لیتے رہتے) ہیں، وہ اس طرح کہ انہیں جب بھی کوئی کام درپیش ہو تو پہلے غور و فِکْر کرتے ہیں، اس میں اللہ پاک کی رضا کا پہلو نظر آئے تو کر گزرتے ہیں اور اگر اُخروی نقصان دیکھیں تو اسے کرنے سے رُک جاتے ہیں۔ مزید فرمایا: روزِ قیامت ان لوگوں کا حساب سختی سے لیا جائے گا جو آج دُنیا میں عَمَل کرتے وقت غور و فِکْر نہیں کرتے اور جائزہ لئے بغیر کوئی بھی کام کر ڈالتے ہیں، ایسے لوگ دیکھیں گے کہ اللہ پاک نے ان کا چھوٹے سے چھوٹا عمل شُمار کر رکھا ہے۔[1]

دُعا کی برکت سے بادل آ گئے!

ایک مرتبہ حضرت مُطَرِّف بن شِخِّیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں کچھ لوگ حاضِر تھے، گرمی شدید تھی، سب کو پیاس لگی تھی مگر پانی موجود نہیں تھا، آپ نے کسی کو پانی لینے بھیجا، کافی دیر گزر گئی، پانی نہ آیا۔ لوگوں میں سے کسی کے پاس تھوڑا سا پانی موجود تھا، حضرت مُطَرِّف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس پانی سے وُضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر دُعا مانگی، اس کی برکت سے فوراً بادَل آ گیا، بارش برسی، حضرت مُطَرِّف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور آپ کے ساتھیوں نے خوب پانی پیا اور پیاس بجھائی۔ بعد میں کسی نے پوچھا: عالی جاہ! آپ نے یہ مرتبہ کیسے پایا؟ فرمایا: میں اپنا اَعْمال نامہ اپنے سامنے رکھتا ہوں (یعنی اپنے اَعْمال پر غور کرتا رہتا ہوں) اور دِن رات اس تَصَوُّر میں رہتا ہوں کہ گویا قیامت قائِم ہے اور میں اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا اَعْمال نامہ پڑھ رہا ہوں۔[2]

1 ... فیضانِ احیاءُ العلوم، صفحہ: 103 بتغیر۔
2 ... بُستانُ الواعظین، صفحہ: 97۔

بیان کا خلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے **قِیامت کے دن کے گواہوں** کے بارے میں سُنا ❁ قِیامت کے دن بندے کے جِلد (***Skin***) گواہی دے گی ❁ قِیامت کے دن بندے کی زبان گواہی دے گی ❁ قِیامت کے دن بندے کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے ❁ قِیامت کے دن زمین گواہی دے گی ❁ بروزِ قِیامت دن اور رات گواہی دیں گے ❁ قِیامت کے دن اعمال لکھنے والے فِرشتے گواہی دیں گے ❁ بندے کا اعمال نامہ قِیامت کے دن گواہی دے گا ❁ قِیامت کے دن ہمارے اعضاء بول کر گواہی دیں گے ❁ قِیامت کے دن نجات پانے والا واقعی قابلِ رشک ہو گا۔

کاش! ہمیں بھی ایسی توفیق مل جائے! کہ ہم بھی اپنے اَعْمال پر غور و فِکْر کرتے رہیں، قیامت کے حساب سے پہلے دُنیا ہی میں خُود اپنے اَعْمال کا حساب کرتے رہیں، ورنہ روزِ قیامت اگر حساب لے لیا گیا تو یقین مانیئے! بہت دُشواری ہو جائے گی، آہ! یہ زمین، یہ دِن اور رات، ہمارے اعمال لکھنے والے فرشتے، ہمارا اَعْمال نامہ، یہاں تک کے ہمارے اَعْضَا بھی ہمارے خِلاف گواہ ہو جائیں گے، ایسے صُورت میں نجات کیسے ہو سکے گی...؟ اس لئے لازِم ہے کہ ہم آج ہی بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی سے ڈریں، اپنا جائزہ لیتے رہیں، اللہ پاک سے بے حساب جنّت کا سوال کریں اور بِلا حساب جنّت دِلوانے والے اَعْمال بھی کرتے رہیں۔

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یارَبّ | پڑوس خلد میں سَرْوَر کا ہو عطا یارَبّ [1]

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:82۔

ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

الحمد للہ! دورِ حاضِر کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں ہمیں نیک بننے اور اپنے اَعْمال کا جائزہ لیتے رہنے کا بہت آسان طریقہ عطا فرمایا ہے اور وہ ہے: **نیک اَعْمال کا رسالہ**۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72 نیک اَعْمال اور اسلامی بہنوں کے لئے 63 نیک اعمال۔ اس مختصر رسالے میں مختلف سُوالات دیئے گئے ہیں، ہر سوال کے نیچے خالی خانے ہیں، روزانہ وقت مقرر کر کے ان سوالات کو پڑھ کر ہاں یا نہیں کی صُورت میں خالی خانوں کو بھرنا ہوتا ہے، اپنے اَعْمال کا جائزہ لینے کا یہ بہترین اور آسان طریقہ ہے۔ آپ بھی مکتبۃ المدینہ سے یہ رسالہ طلب کیجئے!

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے **نیک اعمال ایپلی کیشن** بھی جاری کر دی ہے، اپنے موبائل میں **نیک اعمال ایپلی کیشن** انسٹال کر لیجئے، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے، چند منٹ کے لئے رسالہ کھولئے، ایک ایک سوال پڑھتے جایئے اور نیچے دیئے ہوئے خانوں میں عمل کرنے کی صورت میں ہاں اور عمل نہ ہونے کی صورت میں نہیں کا نشان لگاتے جایئے اور اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔ یاد رہے! نیک اَعْمال کے ذریعے اپنا جائزہ لینا ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دِینی کام بھی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے مدنی بہار سنتے ہیں:

پورا گھرانہ سُدھر گیا

ضلع اٹک (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی کرنا، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامِل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے مجھے مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، بعدِ مغرب بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں مبلغ نے **نیک اعمال** رسالے کا تعارُف کروایا، رسالہ **نیک اَعْمال** میں دَرْج نیکیوں سے بھری زِندگی گزارنے کے مدنی پھول دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِصْلاحِ اُمَّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطّاری بَن گیا، وقت کے ولیٔ کامِل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، میں نے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنا لیا، اس کی برکت سے میرے اَخلاق سَنْوَرنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثر ہوا، الحمد للہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، رضوی، عطّاری ہو گیا، گھر میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے بند ہو گئے اور گُناہوں بھرے چینلز کی جگہ مدنی چینل چلنے لگ گیا۔[1]

خوب مَدَنی قافِلوں کی دھوم ہو | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حسین

[1] ...دلوں کا چین، صفحہ:4۔

"مَدَنی اِنعامات" کی ہو ریل پیل | نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین[1]

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب **نیک اَعْمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپیلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے عوام کی آسانی اور اُمّتِ مصطفےٰ کی غمخواری کے لئے موبائل اپیلی کیشن ***Online rohani ilaj & istikhara*** متعارف کروائی ہے۔ اس اپیلی کیشن کی مدد سے آپ ❁ آن لائن استخارہ کرواسکتے ہیں ❁ بیماری، نظرِ بد، جادُو، آسیب وغیرہ مسائل کے حل کے لئے فی سبیل اللہ تعویذات حاصِل کر سکتے ہیں ❁ اور آن لائن کاٹ بھی کرواسکتے ہیں۔

مزید اس اپیلی کیشن میں ❁ بیماری ❁ غربت ❁ غم، پریشانی ❁ اور آفات و بلیات (***Misfortunes***) وغیرہ سے حفاظت کے مختلف اوراد و وظائف بھی شامِل ہیں۔ اپنے اسمارٹ فون میں یہ اپیلی کیشن ڈاؤن لوڈ کر لیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:258۔

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قبرستان کی حاضری کی سنّتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: (1): قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔[2] **(2):** جو اپنے والدین دونوں یا ایک کی قَبْر کی ہر جمعہ کے دن زیارت کرے گا، اُس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکوکار لکھا جائے گا۔[3]

اے عاشقانِ رسول! ❁ مسلمانوں کی قبروں کی زیارت سنت اور مزاراتِ اولیائے کرام و شہدائے عظام کی حاضری سعادت بَر سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مندوب (یعنی پسندیدہ) و ثواب ہے ❁ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کے لئے جاتے ہوئے راستے میں فضول باتوں میں مشغول نہ ہوں ❁ قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کفر ہے ❁ قبرستان میں اُس عام راستے سے جائیں، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہو اُس پر نہ چلیں۔ **فتاوٰی شامی** میں ہے: (قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے ❁ بلکہ نئے راستے کا صرف گمان (یعنی شک) ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے ❁ کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کے لئے بیٹھنا وغیرہ

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی زیارۃ القبور، صفحہ:252، حدیث:1571۔
3 ... شُعَبُ الایمان، جلد:6، صفحہ:201، حدیث:7901۔

حرام ہے، جہاں ایسی صورت حال ہو وہاں دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے ❁ قبر کے اوپر اگربتی نہ جلائی جائے اس میں سوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے، ہاں اگر (حاضرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لئے (لگانا چاہیں تو) قبر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے قبروں کی زیارت کے لئے یہ 4 دن بہتر ہیں: پیر، جمعرات، جمعہ، ہفتہ۔ جمعہ کے دن نمازِ فجر کے بعد زیارتِ قبور افضل ہے۔[1]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خریدیئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنّتیں سیکھیں گے اِس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بَسَر
جو بھی شیدائی ہے مدنی قافِلوں کا یاخدا
دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یاخدا[2]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:87 تا 90 ملتقطاً۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:635 ملتقطاً۔

اپنی اِصلاح کیسے کریں؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور فکرِ آخرت
- ...اپنی اِصلاح کی ضرورت واہمیت
- ...اپنی اِصلاح سے غفلت بھی عذاب کی ایک صُورت ہے
- ...اپنی اِصلاح کے 6 طریقے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

اے عاشقانِ رسول! مسجد مسلمان کی پناہ گاہ ہے۔ مسجد میں کثرت سے آنے کی عادت بنائیے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! شیطان سے بھی حفاظت ہوگی، گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ ایک اور کام بھی کرلینا چاہئے وہ یہ کہ جب بھی مسجد میں آئیں، یاد کر کے اعتکاف کی نیت بھی کرلی جائے اس کے دو فائدے ہوں گے: اَوّل یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، دوسرا یہ کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو ضمناً یہ چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔

حاجتیں پُوری ہونے کا وظیفہ

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے کوئی سخت حاجت دَرْپیش ہو، اسے چاہئے کہ مجھ پر کَثْرت سے درود شریف پڑھے، کیونکہ درودِ پاک دُکھ، دَرْد اور مصیبتوں کو دُور کرتا اور رِزْق میں اِضافہ کرتا ہے۔[1]

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دُعا درود و سلام | کہ رفع کرتا ہے ہر اِک بلا دُرود و سلام

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 ... بُستان الواعظین، صفحہ: 241۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور فِکْرِ آخِرت

امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی بُزُرگ ہیں، آپ نے کئی صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوان کی زیارت کی اور ان سے فیض لیا، مولائے کائنات، مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے آپ نے وُضو کا طریقہ سیکھا،[2] امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے خوفِ خُدا والے، عاجزی وانکساری کرنے والے تھے، اللہ پاک نے آپ کی زبان میں تاثیر رکھی تھی، بڑی حکمت بھری باتیں کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ بیان کر رہے تھے، بابِ مدینۃُ الْعِلْم، مولائے کائنات، مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے آپ کا بیان سُنا، سُن کر فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ! یہ صدیق کا کلام ہے۔[3]

ایک مرتبہ امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہیں جانا تھا تو دریائے دجلہ کے کنارے تشریف لائے اور دریا پار جانے کے لئے کشتی کا انتظار کرنے لگے، اتنے میں حضرت حبیب

---

1 ... مسند فِرْدَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔
2 ... تذکرۃ الاولیاء، صفحہ:20۔
3 ... آداب حسن بصری، صفحہ:23۔

عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی آ گئے، انہوں نے پوچھا: حُضُور! کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ فرمایا: دَرْیا پار جانا ہے، کشتی کا انتظار کر رہا ہوں۔ حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: اللہ پاک پر توکل کیجئے اور دَرْیا پار کر لیجئے! یہ کہہ کر حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پانی کے اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کِنارے چلے گئے، امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ منظر دیکھا تو غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے، جب ہوش آیا تو لوگوں نے بے ہوشی کا سبب پوچھا، فرمایا: حبیب عجمی نے عِلْم مجھ سے سیکھا، آج اسے بغیر کشتی کے دَرْیا پار کرتے دیکھا تو مجھے قیامت کا منظر یاد آ گیا، روزِ قیامت جہنّم کی پشت پر پُل صِراط رکھ دیا جائے گا اور اس سے گزرنے کا حکم ہو گا، آہ! اگر وہاں بھی ایسا ہی ہوا، لوگ پُل صِراط سے گُزر گئے اور میں محروم رِہ گیا تو کیا بنے گا؟ بَس اسی دہشت سے میں بے ہوش گیا۔

پُل صراط آہ! ہے تلوار کی بھی دھار سے تیز | کس طرح میں اسے پار کروں گا یارَبّ![1]

چند دِن کے بعد امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے دوبارہ ملاقات ہوئی، امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: حبیب! تم نے یہ رُتبہ کیسے پایا؟ عرض کیا: حُضُور! میں **اپنے دِل کی اِصْلاح کرتا رہتا ہوں۔** یہ سُن کر امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عاجزی کرتے ہوئے فرمایا: افسوس! لوگوں نے میرے عِلْم سے فائدہ اُٹھایا مگر میں اپنے لئے کچھ نہ کر سکا۔[2]

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** غور کیجئے! ہمارے بزرگانِ دین کی سوچ کیسی نِرالی تھی، یہ ہر وقت فِکْرِ آخرت میں مَصْرُوف رہتے تھے، دیکھئے! حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اِمام

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:85۔
2 ...تذکرۃ الاولیاء، صفحہ:41۔

حَسَن بَصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد ہیں، حقیقت میں حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بلند رُتبہ ملنا امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہی فیضان تھا، اِس کے باوُجُود آپ حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھ کر اِترائے نہیں بلکہ عاجزی فرمائی۔ خیال رہے! امام حَسَن بَصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خود بھی باکرامت وَلِیُّ اللہ ہیں، ایک روز دیکھا گیا: آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز پڑھنے کے لئے پانی پَر جائے نماز بچھا رہے تھے، ایک مرتبہ سَفَرِ حَجّ کے دوران آپ نے اَہْلِ قافلہ کو کھجوریں عطا فرمائیں، اَہْلِ قافلہ نے کھجوریں کھائیں، اَندر سے جو گٹھلیاں نکلیں وہ سونے کی تھیں۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! اندازہ کیجئے! ایسے بلند رُتبہ ہونے کے باوُجُود امامِ حَسَن بَصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پانی پر چلتے دیکھا تو کیسے فِکْرِ آخرت اپنائی، پُل صِراط کے تَصَوُّر میں ڈُوب کر خوفِ خُدا سے کانپ گئے اور عاجزی وانکساری کرتے ہوئے اپنی اِصْلاح کے لئے فِکْر مند ہو گئے۔ آہ! ایک ہم ہیں کہ گُناہوں کا میٹر دِن رات تیزی کے ساتھ چلتا چلا جارہا ہے، چلتا چلا جارہا ہے، اس کے باوُجُود نہ اِحْساسِ ندامت ہے، نہ خوفِ آخرت۔

عُمر بَدیوں میں ساری گزاری — ہائے پھر بھی نہیں شَرْمساری
بخش! محبوب کا واسطہ ہے — یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
ہُوں بظاہر بڑا نیک صُورت — کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
ظاہِر اچھا ہے، باطِن بُرا ہے — یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
مَغْفِرت کا ہوں تجھ سے سُوالی — پھیرنا اپنے دَر سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی التجا ہے — یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے (2)

1 ...تذکِرَۃُ الاَولیا، صفحہ:22 و 51۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:135 و 137 ملتقطاً۔

کامیابی صِرف اپنی اِصلاح سے ملتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کامیابی صِرف اپنی اِصلاح سے ملتی ہے، اس دُنیا میں کوئی بھی دوسروں کے کندھے پر کھڑا ہو کر بلند نہیں ہو سکتا، بلندی صِرف اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر ہی مِل سکتی ہے، کسی عقلمند نے بڑی خوبصورت بات کہی: ”اس دُنیا میں صِرف ایک انسان ہے جو تمہیں کامیاب کر سکتا ہے اور وہ ایک انسان تم خود ہو۔“

پارہ 30، سُوْرَۃُ الشَّمْس، آیت: 9 اور 10 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝	ترجمہ کنزالایمان: بے شک مراد کو پہنچا جس نے اسے (یعنی نَفْس کو) ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے مَعْصِیَّت (یعنی گُناہ) میں چھپایا۔

یاد رکھئے! ❁ نجات کا دار و مدار **شہرت** پر نہیں ہے ❁ نجات کا دار و مدار **عزت** پر نہیں ہے ❁ نجات کا دار و مدار **مال و دولت، عیش و عشرت** پر نہیں ہے ❁ نجات کا دار و مدار **اونچے منصب** پر نہیں ہے ❁ نجات کے لیے صرف علم حاصل کرنا کافی نہیں۔ آخِرت میں نجات کے لئے اپنی اِصلاح کرنا بھی ضروری ہے، جو اپنی اِصلاح کرنے میں کامیاب رہا، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی رَحمت اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت سے جنّت کا حق دار ہو گا مگر جو اس دُنیا میں خود کو راہِ ہِدایت پر نہ لا سکا، وہ آخرت میں بھی محروم و نامراد ہی رہے گا، اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (پارہ 15، سُوْرَۃُ اسراء: 72)	ترجمہ کنزالایمان: اور جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے۔

تفسیر نور العرفان میں اس آیت کے تحت لکھا ہے: یعنی دُنیا میں جس کا دِل اندھا رہا،

ہدایت قبول نہ کی، وہ آخرت میں نجات اور جنت کی راہ دیکھنے سے اندھا ہو گا۔[1]

آیئے ہم غور کریں! اللہ پاک نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا، جو شخص نماز کی تلقین تو کرے مگر خود نماز نہ پڑھے کیا اُس نے حکمِ الٰہی پر عَمَل کیا؟ اللہ پاک نے روزے رکھنے کا حکم دیا، اللہ پاک نے جھوٹ، غیبت، چغلی، حَسَد، تکبر، بدگمانی، وعدہ خلافی، اِلزام تراشی، گالی گلوچ سے بچنے، نگاہیں نیچی رکھنے، والدین کا ادب کرنے، بہن بھائیوں کے حقوق کا خیال رکھنے، پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے، رشتے داروں کے ساتھ بھلائی کرنے، ظاہِری گُناہوں سے بچنے، باطنی بیماریوں سے چھٹکارا پانے کا حکم دیا، اگر کوئی ان سب کاموں کی دوسروں کو تلقین تو کرے مگر خود ان پر عمل نہ کرے، کیا اُس نے اللہ پاک کے اَحْکام پر عَمَل کیا؟

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗؕ(۲۳)

(پارہ30، سُوْرَۂ عَبَسَ:23)

ترجمہ کنز الایمان: کوئی نہیں اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اُسے حکم ہوا تھا۔

اگر ہم قرآنِ کریم کی تِلاوت کریں، قرآنِ کریم کو سمجھیں تو پتا چلے گا کہ دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے والے کے لئے اپنی اِصلاح زیادہ ضروری ہے، پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت:44 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ(۴۴)

ترجمہ کنز الایمان: کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

1 ... تفسیر نور العرفان، پارہ:15، سورۃ بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:72، صفحہ:797۔

بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ ہم پہلے اپنی مکمل طور پر اِصلاح کرلیں، پھر دوسروں کو نیکی کی دعوت دیں گے، یہ بھی غلط نظریہ ہے، ہَم نے اپنی بھی اِصلاح کرنی ہے اور دُوسروں کو نیکی کی دعوت بھی دیتے رہنا ہے، اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں نجات کے لئے ان دونوں چیزوں کو لازِم قرار دیا ہے، پارہ 30، سُوْرَۃُ الْعَصْر میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے

یعنی سارے انسان نقصان میں ہیں، ہاں! جس میں 2 وَصْف ہوں، وہ نقصان میں نہیں ہے، پہلا وَصْف:

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

اور دوسرا وَصْف:

وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیّت کی۔

امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں سُوال ہوا: کیا روحانی طبیب دوسروں کا عِلاج کرسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! کرسکتا ہے، مگر پہلے اپنا عِلاج کرے، پھر دوسروں کا کرے کہ جو خود راستے سے بھٹکا ہو، دوسروں کی راہنمائی کیسے کرے گا۔[1] آپ سے دوسرا سُوال ہوا: لوگ کہتے ہیں: دوسروں کو نصیحت اسی وقت کرنی چاہیے جب بندہ خود تمام بُرائیوں سے پاک ہو جائے؟ فرمایا: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا دروازہ بند ہو جائے[2] یعنی ہر شخص اگر صِرْف اپنی اِصلاح میں لگ جائے اور خود کو مکمل سُدھار لینے

1 ... تذکرۃ الاولیاء، صفحہ: 18۔

2 ... تذکرۃ الاولیاء، صفحہ: 19۔

سے پہلے نیکی کی دعوت بالکل نہ دے تو اس صُورت میں نیکی کی دعوت کا کام بند ہو جائے گا اور یہی شیطان کی خواہش ہے۔

مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو | سُدھارنے کی تڑپ اور حوصلہ یا ربّ! (1)

اپنی اِصلاح سے غفلت عذاب کی ایک صُورت ہے

اے عاشقانِ رسول! ہمیں ہر ہر لمحہ اپنی اِصلاح کی ضرورت ہے، کوئی ڈاکٹر ہو یا انجینئر، وکیل ہو یا جج، بادشاہ ہو یا غُلام، امیر ہو یا غریب، سیٹھ ہو یا مزدور، عالِم ہو یا جاہِل، سائنس دان ہو یا دُکان دار، کوئی کسی بھی رُتبے پر ہو، ہر ایک کو ہر وقت اپنی اِصلاح میں مَصْرُوف رہنا ضروری ہے، اپنی اِصلاح سے غافِل ہو جانا عذابِ الٰہی کی ایک صُورت ہے، پارہ 28، سُوْرَۃُ الْحَشْر، آیت: 19 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ(۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں، وُہی فاسق ہیں۔

آہ! ہم خود سے غافِل رہ کر دوسروں پر تنقید کرنے والے ہو گئے۔ نہ جانے دوسروں کے عیب ٹٹولنا، دوسروں کے گریبان میں جھانکنا، دوسروں کے کردار میں کیڑے نکالنا ہم نے کہاں سے سیکھ لیا ہے، اَلْحَمْدُ کی اَلِف سے لے کر وَالنَّاس کی سِیْن تک پورا قرآنِ کریم پڑھ لیجئے، اللہ پاک نے کہیں ایک مرتبہ بھی دوسروں کے عیب ٹٹولنے، دوسروں کا گریبان پکڑنے کی ترغیب نہیں دی بلکہ اس سے منع کیا گیا ہے، یہ اِسلام کی خاصِیَّت ہے کہ اسلام ہمیں دُوسروں کو نیکی کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ **اپنی اِصلاح کا ذہن** دیتا

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 76۔

ہے، پارہ 28، سُوْرَۃُ الْحَشْر، آیت: 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اللہ اکبر! یہ بہت مشکل کام ہے، اپنے اعمال کا جائزہ لینا، اپنی غلطیاں نکالنا بہت مشکل کام ہے۔ اللہ پاک کی حِکمت ہے کہ اللہ پاک نے آنکھیں چہرے پر لگائی ہیں اور یہ صِرف سامنے دیکھتی ہیں، اپنے گریبان میں جھانکنے کے لئے سَر جھکانا پڑتا ہے، یہ سَر جھکانا ہی دُنیا کا مشکل ترین کام ہے لیکن جو سَر جھکا لیتا ہے، اپنے گریبان میں جھانک لیتا ہے، وہ ہمیشہ کامیاب رہتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمالیتا ہے، اسے اُس کے اپنے عیب دکھا دیتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اِس دُنیا میں ہر ایک اکیلا آیا ہے اور سب نے اپنی اپنی قبر میں اُترنا ہے، آہ! وہ دِن آنے والا ہے، جب آسمان لپیٹ دیا جائے گا، اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر رُوئی کے گالوں کی طرح ہوا میں اُڑنے لگیں گے، آہ! یہ فانی دُنیا اپنے عبرتناک انجام کو پہنچ جائے گی۔ تمام انسانوں کو دوبارہ زِندہ کیا جائے گا۔

اللہ! اللہ! یہ حِساب کا دِن ہے، کوئی پیدل، کوئی سُوار اور کوئی منہ کے بَل گھسٹتا ہوا میدانِ محشر کی طرف بڑھ رہا ہو گا، تانبے کی دہکتی زمین، ایک میل کے فاصلے پر رہ کر آگ برساتا سورج، گرمی سے دماغ کھولتے ہوں گے، کوئی اپنے ہی پسینے میں ڈُبکیاں لے رہا ہو گا، زبانیں پیاس سے سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، دِل اُبل کر حلق کو آئیں گے، ہر ایک اپنی اپنی تکلیف میں مبتلا ہو گا۔ آہ! آہ! اس دِن کی ہولناکیاں... **الامان والحفیظ!** کوئی کسی کا پُرسانِ

1 ... شُعَبُ الْاِیْمَان، جلد:7، صفحہ:347، حدیث:10536۔

حال نہ ہو گا، بیٹا باپ سے، باپ بیٹے سے پیچھا چھڑا رہا ہو گا، ماں اکلوتے کو چھوڑے گی، بھائی بھائی سے دُور ہو جائے گا، مجرم اس دِن خواہش کریں گے کہ کاش! آج عذاب سے بچنے کے بدلے اپنے بیٹے، اپنی بیوی، اپنے بھائی، اپنا قبیلہ حتی کہ زمین میں جو کچھ ہے سب دے کر نجات حاصِل کر لیں مگر پُکار پڑے گی: کَلَّا ہر گز نہیں، آج عَدْل کا دِن ہے۔

اللہ اکبر! اس دِن بھاگنے کی کوئی جگہ نہ ہو گی، کوئی بھی اللہ پاک سے چھپ نہ سکے گا، ہمارے ہاتھ، کان، زبان، پاؤں، ہماری جِلد ہمارے خِلاف گواہی دے گی، آہ! ہمارا اَعْمال نامہ ہمارے ہاتھ میں تھما دیا جائے گا، ہمارا چھوٹے سے چھوٹا عَمَل اس میں دَرْج ہو گا، مجرم اپنے اَعْمال کی فہرست دیکھ کر لرز اُٹھیں گے، بوکھلا کر پُکاریں گے:

یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً (پارہ:15، سورۃ الکہف، آیت:49)

ترجمہ کنز الایمان: ہائے خرابی! ہماری اس نَوِشْتَہ (تحریر) کو کیا ہوا، نہ اس نے کوئی چھوٹا گُناہ چھوڑا نہ بڑا

اے عاشقانِ رسول! لرز جایئے! خوف سے کانپ اُٹھئے...!! آہ! اس نَفْسَا نَفْسِی کے عالم میں خدانخواستہ اگر پُکار پڑ گئی: اے فلاں! دیکھ! یہ وہ ہے جو تیری ترغیب پر نمازی بنا تھا، اس نے نمازیں پڑھیں، آج یہ جنتی ہے، اے فلاں! دیکھ! یہ وہ ہے جس نے تیرا دَرْس سُن کر اپنی اِصْلاح کی، آج یہ جنتی ہے؟ اے فلاں! دیکھ! یہ وہ ہے جس کے کردار پر تُو اُنگلیاں اُٹھایا کرتا تھا، اے فلاں! دیکھ! یہ وہ ہے جسے تُو تنقید کا نشانہ بنایا کرتا تھا، اے فلاں! دیکھ! یہ وہ ہے جس سے تُو حسد کرتا تھا، اے فلاں! یہ وہ ہے جس کی تُو غیبت کرتا تھا، اے فلاں! یہ وہ ہے جس کا تُو مذاق اُڑاتا تھا، دیکھ! ان سب نے اپنی اِصْلاح کی، آج یہ جنتی ہوئے، اب تُو بتا تیرا عمل کیا؟ تُو نے اپنی کتنی اِصْلاح کی؟

یہ گھڑی محشر کی ہے، تُو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافِل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

نقصان! نقصان! اور سخت نقصان! افسوس! افسوس! صد افسوس! اگر ہم نے اپنی اِصلاح نہ کی ہوئی، خدانخواستہ نمازیں پوری نہ ہوئیں، روزے پورے نہ ہوئے، اگر والدین کا ادب کر کے جنت کے حق دار نہ بنے ہوں گے، پڑوسیوں کو تکلیف پہنچا کر، لوگوں کو گالیاں دے کر، غیبتیں کر کے، چغلیاں کھا کر، بدگمانیاں کر کے، جُھوٹے الزام لگا کر دوسروں کی عِزّتیں پامال کی ہوں گی، ظاہِر میں اچھے بَن کر نیک کہلاتے مگر تنہائی میں گُنَاہوں کا بازار گرم کرتے رہے ہوں گے تو اُس وَقت ہمارا کیا بنے گا، آہ! اگر روزِ قیامت پکڑ ہو گئی تو ہم کمزور کہاں جائیں گے؟ ہائے! کتنی شرمندگی ہو گی۔ آہ! جہنّم کا ہولناک عذاب ہم کیسے برداشت کر سکیں گے؟

اے جنت کے طلب گارو! ابھی ہمارے پاس وقت ہے، آیئے! ہم سُدھرنے کی کوشش کریں، آیئے! ہم اپنی اِصلاح کی کوشش کریں۔ آیئے! مِل کر بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتے ہیں:

ہر گُنہ سے بچا مجھ کو مولیٰ
نیک خصلت بنا مجھ کو مولیٰ
تجھ کو رمضان کا واسطہ ہے
یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
ہُوں بَظاہِر بڑا نیک صُورت
کر بھی دے مجھ کو اَب نیک سیرت
ظاہِر اچھا ہے باطِن بُرا ہے
یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
عیب دُنیا میں تُو نے چھپائے
حَشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مرا کھل رہا ہے
یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے اپنی اِصلاح کی اہمیت سُنی، اُمید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! خود کو گُناہوں سے بچا کر نیک بننے کا ذِہن بنا ہو گا، اب آیئے! اپنی اِصلاح کے 6 طریقے سُن کر اِن پر عَمَل کی کوشش کرنے کی نیت کرتے ہیں۔

(1): ذِکْر اَور نماز کی کَثْرَت

اللہ پاک نے پارہ 30 سُوْرَۃُ الاَعْلٰی آیت: 14 میں تزکیۂ نفس یعنی اپنی اِصلاح کی فضیلت بیان فرمائی، ارشاد ہوتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾

ترجمہ کنز الایمان: بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا۔

امامِ بقاعی رَحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جس نے اپنے آپ کو بُرے عقائد سے پاک کیا، خود کو برے اخلاق سے پاک کیا، اپنی ذات کو بُرے اَفْعال سے پاک کیا، اپنے دِل کی صفائی کی، ظاہِری اَعْمال دُرست کر لئے، بے شک وہ ہر مراد میں کامیاب ہوا۔ اس کے بعد آیت: 16 اور 17 میں تزکیۂ نفس یعنی اپنی اِصلاح کے راستے میں بڑی رُکاوٹ کا ذِکْر کرتے ہوئے فرمایا:

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۱۶﴾ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۷﴾

ترجمہ کنز الایمان: بلکہ تم جیتی دُنیا (دُنیاوی زِندگی) کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہتر اور باقی ہے۔

مَعْلُوم ہوا جو بندہ دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے، وہ کبھی بھی اپنی اِصلاح نہیں کر پائے گا، لہٰذا اگر ہم اپنی ترجیحات بدل کر صِرْف آخرت کو اپنی خواہشات کا مرکز بنالیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آسانی سے اپنی اِصلاح میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ذرا اندازہ لگایئے! جس پر صرف

اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنے کی دُھن سُوار ہو کیا وہ فرض نمازیں قضا کرے گا؟ کیا وہ فرض روزے رکھنے سے گھبرائے گا؟ کیا وہ کسی کو تکلیف دے گا؟ کیا ایسا بندہ غُصّے میں لال پیلا ہو کر گُناہ کا اِرتِکاب کرے گا؟ کیا ایسا انسان حَسَد، تکبر، بدگمانی، غیبت، چغلی وغیرہ کے نزدیک بھی جائے گا؟ ہرگز نہیں جائے گا۔ پتا چلا جو اپنی اِصلاح کی خواہش رکھتا ہے اگر وہ اپنے دِل ودِماغ کو صِرف اور صرف آخرت کے بارے میں سوچنے میں لگا دیتا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت جلد اپنی اِصلاح میں کامیاب ہو جائے گا۔

ہَمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے دِین کے تابع نہ ہو جائیں۔[1]

عَلَّامہ اِبْنِ رَجَب حنبلی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ہر مؤمن پر لازِم ہے کہ جس کام کے کرنے کو اللہ پاک پسند فرماتا ہے، اس کام سے ایسی مَحبَّت کرے کہ یہ مَحبَّت اسے وہ کام کرنے پر مجبور کرے اور جس کام کو اللہ پاک نے ناپسند کیا ہے، اس سے ایسی نفرت کرے کہ یہ نَفْرت ہی اسے وہ کام کرنے سے باز رکھے۔[2]

ترجیحات بدلنے کے طریقے

یاد رکھئے! روحانی بیماریاں مثلاً غفلت، نیکیوں میں سستی، گُناہوں کی رغبت، دُنیا کی محبت وغیرہ یہ سب عُموماً ایک سے دوسرے کو لگنے والے اَمْراض ہیں، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی سوچ خود سے ہمارے اندر پیدا ہو، عُموماً سوچ باہَر ہی سے آتی ہے، ہم جو سُنتے ہیں، وہ

1 ...جَمْعُ الْجَوَامِع، جلد:8، صفحہ:324، حدیث:26624۔
2 ...جامعُ علوم وحکم، صفحہ:397، حدیث:41۔

ہماری سوچ کا حِصّہ بنتا ہے، جو ہم پڑھتے ہیں، جو دیکھتے ہیں، جیسے لوگوں کے پاس بیٹھتے ہیں، یہ سب ہماری سوچ کا حِصّہ بنتا ہے، اگر ہم اپنی سوچ بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں سوچ پیدا ہونے کے اَسْباب تبدیل کرنا ہوں گے، مثلاً جو فلمیں، ڈرامے دیکھتا ہے، وہ اس کی جگہ مدنی چینل دیکھنا شروع کر دے، جو گانے سُنتا ہے، وہ گانے چھوڑ کر نعتیں سننا، عشقِ رسول سے مَعْمُور سُنّتوں بھرے بیانات سننا شروع کر دے، ناول، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا کی فُضُول یا گُناہوں بھری پوسٹیں چھوڑ کر دِینی کُتُب ورسائل پڑھنا شروع کرے، دَعْوتِ اسلامی کی ایک ایپلی کیشن ہے: Dawat-e-Islami Digital Services (دعوتِ اسلامی ڈیجیٹل سروسز)، اس میں دعوتِ اسلامی کے بنے ہوئے تمام سوشل میڈیا اکاؤنٹس شامل ہیں، یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے اور اس کی مدد سے دعوتِ اسلامی کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر جایئے، ان سے اچھی اچھی نیکی کی دَعْوَت پر مشتمل ویڈیوز، مختلف پوسٹس خود بھی پڑھیئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

اسی طرح اگر کوئی خدانخواستہ بُرے دوستوں کی صحبت میں رہتا ہے تو اپنی صحبت تبدیل کرے، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرے، مدنی قافلوں میں سَفَر کو اپنا معمول بنائے، ہفتہ وار مدنی مذاکرہ دیکھنا، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ ہفتہ وار رسالہ پڑھنا وغیرہ دِینی کاموں کا معمول بنائے، اللہ پاک نے چاہا تو فِکْرِ آخرت نصیب ہو گی، دُنیا کی مَحَبَّت سے جان چُھوٹے گی، گُناہوں سے بچنے اور جنَّت میں لے جانے والے اَعْمال کرنے کا ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

موت کو یاد کرنے سے بھی سوچ بدلتی اور فِکْرِ آخرت نصیب ہوتی ہے، ایک شخص سرکارِ

عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں حاضِر ہوا اَور دِل کی سختی کی شکایت کی، اللہ کے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِطَّلِعْ فِی الْقُبُور فَاعْتَبِرْ بِالنُّشُور قبریں دیکھ کر آخرت میں اُٹھنے کے معاملے میں غور و فکر کیا کرو![1]

(2): غلطی ماننا سیکھئے

دوسرا کام جو اپنی اِصْلاح کے لئے کرنا ہے وہ ہے: **اپنی غلطیوں کی پہچان**۔ خدانخواستہ اگر ہمیں جسمانی مَرَض لگ جائے تو ہم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں، ڈاکٹر چیک اَپ کرتا ہے، بیماری کی علامات دیکھتا ہے، ضرورت ہو تو ٹیسٹ بھی کرواتا ہے، پھر جب بیماری کی اَصْل تک پہنچ جاتا ہے تو دوائی (*Medicine*) دینا شروع کرتا ہے، یہی حال رُوحانی اَمْرَاض کا بھی ہے، جب تک اپنی غلطیوں کی پہچان نہ ہو جائے، اس وقت تک اِصْلاح ہونا ناممکن ہے۔

یاد رکھئے! خوش فہمی زہرِ قاتِل ہے، جو بندہ خود کو نیک سمجھتا ہے، وہ بھلا اپنی اِصْلاح پر توجہ کیسے دے گا؟ بندہ جس وقت خود کو نیک سمجھنے لگے، اسی وقت سے اس کی ہلاکت کی ابتداء ہو جاتی ہے۔ اُمُّ المؤمنین، حضرت عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے سُوال ہوا: انسان گناہ گار کب بنتا ہے؟ فرمایا: جب وہ خود کو نیک سمجھنے لگے۔[2]

حضرت مالِک بنِ دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو ایک روز کسی نے آواز دی: ”اے رِیاکار!“ شاید ہم ہوتے تو اُس کی زبان کھینچ لیتے مگر حضرت مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی عاجزی دیکھئے! آپ نے مُڑ کر دیکھا اور فرمایا: 20 سال سے کسی نے میرا اَصْل نام لے کر نہیں پُکارا تھا، شاباش!

1 ... شُعَبُ الْاِیْمان، جلد:7، صفحہ:16، حدیث:9292۔
2 ... آنسوؤں کا دریا، صفحہ:268۔

تم نے اچھی طرح پہچان لیا کہ میں کون ہوں؟[1]

اللہ! اللہ! ہمارے بزرگانِ دین اچھے ہو کر بھی خود کو بُرا سمجھتے تھے مگر ہمارا حال عجیب ہے، ہم بُرے ہو کر بھی خود کو اچھا سمجھتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! دُنیا میں تو زبان چلا کر، حیلے بہانے کر کے، اُلٹے سیدھے دلائل دے کر، بڑی عُمر، طاقت، منصب وغیرہ کی دھونس جما کر ہم سامنے والے کو چُپ کروا سکتے ہیں، خود کو تسلی دے سکتے ہیں مگر قیامت کے روز ایسا نہیں ہو سکے گا، آہ! روزِ قیامت مجرموں کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور ہمارے اپنے ہی اَعْضَا ہمارے خلاف گواہی دے رہے ہوں گے، اس وقت ہماری زبان درازیاں، طاقت و منصب کچھ کام نہیں آئے گا۔

آج بنتا ہوں معزز جو کھلے حَشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارَبّ![2]

یقین مانئے! ضِدُ اور ہٹ دھرمی انتہائی خطرناک بیماری ہے، جو غلطی بتانے والے کی بات سُن کر انصاف کے ساتھ اپنے کردار پر غور نہیں کرتا، وہ کبھی اپنی اِصلاح نہیں کر سکتا۔ ذرا غور تو کیجئے! ابو جہل، عُتْبَہ اور شَیْبہ جیسے بدترین کافر زمانۂ جاہلیت میں کیسے عِزت دار سمجھے جاتے تھے، انہوں نے اپنی آنکھوں سے معجزات دیکھے، پتھروں کو کلمہ پڑھتے دیکھا، درختوں کو سجدے کرتے دیکھا، چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھا مگر آہ! بدبختی، ان بدانجاموں نے ضِدُ اور ہٹ دھرمی کی راہ اختیار کی، آخر اللہ پاک نے ان کے دِلوں پر مہر لگا دی اور یہ حالتِ کفر ہی میں مَر کر جہنّم کا ایندھن بَن گئے۔ پارہ:1، سورۃ البقرہ، آیت:7 میں ان اَزَلی

1 ... تذکرۃ الاولیاء، صفحہ:34۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:85۔

کافِروں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝۷

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نے اُن کے دِلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھٹاٹوپ (یعنی پردہ پڑا ہوا) ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ضِدّ کا عِلاج کسی عالِم کے پاس نہیں اور وَہْم کی دوا کسی طبیب کے پاس نہیں، جسے رَہْبَر (یعنی اِصْلاح کرنے والے) کی ذات سے دُشمنی ہو وہ اس کی ہر بات کا اِنْکار ہی کرتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! غلطی مان لینا بے عِزّتی نہیں بلکہ عِزّت کی بات ہے، مَعْصُوم (یعنی غلطی سے بالکل پاک) صِرْف انبیا علیہم السَّلام اَور فرشتے ہیں، اِن کے عِلاوہ ہر اِنْسان سے خطا ہو سکتی ہے، البتہ ہِدایَت ہمیشہ وہ پاتا ہے جو اپنی غلطی مانے اور سنجیدگی کے ساتھ اپنی اِصْلاح کی کوشش کرے۔ حدیثِ پاک میں ہے: كُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ ہر انسان سے غلطی ہوتی ہے، غلطی کرنے والوں میں بہترین وہ ہے جو توبہ کرے۔[2]

اپنی غلطی پہچاننے کے طریقے

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنی غلطی پہچاننے کے 4 طریقے ہیں:

(1): **پہلا طریقہ:** ایسے کامِل پیر کے مُرید ہو جائیے جو نَفْس کے عیبوں اور پوشیدہ امراض کو خوب جانتا ہو، پھر پیرِ کامِل جو کہے، اُس کے مطابق عمل کرتے جائیے۔

(2): **دوسرا طریقہ:** سچا اور دِین دار دوست تلاش کر کے، اسے اپنا نگران بنالیجئے تاکہ وہ آپ

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، تحت الآیۃ:6، جلد:1، صفحہ:151 بتغیر۔
2 ... ابن ماجہ، کتاب: زُہد، باب: ذِکرِ توبہ، صفحہ:689، حدیث:4251۔

کے کردار پر نظر رکھے اور خامیاں بتائے۔ اَئِمَّۂ دِین ایسا ہی کیا کرتے تھے، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ حضرت حُذَیفَہ بِن یَمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے پوچھا کرتے: اے حُذَیفَہ! آپ نِفَاق کی عَلامات کے متعلق آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے راز دار ہیں، کیا مجھ میں کوئی منافقت کی عَلامت پائی جاتی ہے؟

اللہ! اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** دیکھا آپ نے! امیر المؤمنین، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایسے بلند رُتبہ ہونے کے باوُجود اپنے متعلق کیسی عاجِزی فرمایا کرتے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اس سے دَرْس حاصِل کریں اور کسی سلجھے ہوئے، دین دار، آخرت کی رغبت رکھنے والے دوست کو خود پر نگران بنائیں اور اس سے اپنے عیب پوچھتے رہیں۔

(3): تیسرا طریقہ: دُشْمن عُموماً عیب ڈھونڈنے میں لگے رہتے ہیں، لہٰذا چاپلوسی کرنے والے دوستوں سے بچئے اور دُشْمنوں کی زبانی اپنے عیب مَعْلُوم کرکے اپنی اِصْلاح کیجئے۔

(4): چوتھا طریقہ: مؤمن، مؤمن کا آئینہ ہوتا ہے، بندہ دوسروں کے عُیُوب کے ذریعے اپنے عیب دیکھتا ہے، لہٰذا لوگوں کے ساتھ مِل جُل کر رہیے اور اُن میں جو عیب دیکھیں، انہیں اپنے اندر تلاش کیجئے۔ حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام سے پوچھا گیا: آپ کو اَدَب کس نے سکھایا؟ فرمایا: مجھے کسی نے اَدَب نہیں سکھایا، بَس مجھے جاہِل کی جہالت بُری معلوم ہوئی تو میں نے خود کو اس سے بچالیا۔[1]

(3-4-5): مُعَاہَدَہ، مُرَاقَبَہ، مُحَاسَبَہ

جو اپنی اِصْلاح چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ روزانہ کے 3 کام خُود پر لازِم کرلے:

(1): مُعَاہَدہ: صبح اُٹھ کر کچھ دیر قبر و آخرت کو یاد کرے، پھر اپنے آپ سے وَعْدَہ کرے کہ

1 ... احیاء العلوم، کتاب: ریاضتِ نفس، جلد: 3، صفحہ: 81۔

آج کا دِن آنکھ، کان، زبان اور تمام اَعْضَا کو گُناہوں سے بچا کر نیکیوں میں گزاروں گا، پانچوں نمازیں باجماعت پڑھوں گا، کسی کو تکلیف نہیں پہنچاؤں گا، اتنا عِلْم سیکھوں گا، اتنی سُنَّتوں پر عَمَل کروں گا، اتنا ذِکْر کروں گا، اتنی تلاوت کروں گا، اتنے درود شریف پڑھوں گا، اذان کا جواب دوں گا وغیرہ، پھر سچے دِل سے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرے اور استقامت کی توفیق مانگے۔

(2): **مُرَاقَبَہ:** پھر سارا دِن مُرَاقَبَہ میں گزارے۔ مُرَاقَبَہ کا معنی ہے: نگرانی کرنا۔ CC.TV کیمرہ جو عموماً دُکانوں، بڑے بڑے شاپنگ مالز وغیرہ میں لگا ہوتا ہے، اسے عربی میں مُرَاقِب (یعنی نگران) کہتے ہیں۔ جس طرح اس کیمرے کے ذریعے ہر ہر لمحہ، ایک ایک چیز کی نگرانی کی جاتی ہے، اسی طرح بندہ سَارا دِن اپنی نگرانی کرے، اپنے ہر عَمَل سے پہلے سوچے کہ کیا یہ کام میرے کئے ہوئے وعدے کے مطابق ہے یا مخالف ہے؟ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روایت ہے کہ بندے کا عمل کتنا ہی چھوٹا ہو، روزِ قیامت اس کے بارے میں 3 سُوال کئے جائیں گے: ❁ عَمَل کیوں کیا؟ یعنی اللہ پاک کا حکم سمجھ کر کیا یا نفس کی پیروی میں کیا؟ ❁ عَمَل کیسے کیا؟ یعنی یہ کام کرنے کا جو طریقہ، شرائط وضوابط شریعت نے بتائے تھے، اس کے مطابق کیا یا نہیں؟ ❁ تیسرا سُوال اِخْلاص کے متعلق ہوگا کہ یہ عَمَل کس کے لئے کیا؟ اللہ پاک کی رضا کے لئے کیا یا بندوں کو دکھانے کے لئے یا غفلت میں یا دُنیوی نعمتوں کے لئے؟[1]

بندے کو چاہیے کہ سارا دِن اپنے ہر کام کے متعلق یہ 3 سُوال کرتا رہے اور روزِ قیامت حِسَاب سے پہلے اپنا حِسَاب کرے۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: جو خُود مُرَاقَبَہ کی

1 ... احیاء العلوم، کتاب: مراقبہ و محاسبہ، جلد:4، صفحہ:484 ملخصًا۔

صلاحیت نہ رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ سچے، دین دار عُلَمائے اَہلِ سُنَّت سے راہنمائی لیتا رہے۔[1]

(4): **مُحاسَبہ:** سارا دِن حالتِ مُراقَبہ میں گزارنے کے بعد اب تیسرا اَور آخری کام کرنا ہے اور وہ ہے: **مُحاسَبہ**۔ یعنی بندہ دِن بھر کے اَعْمال کے متعلق غور و فکر کرے، اپنے اعمال کا جائزہ لے کہ صبح جو خود سے وعدہ کیا تھا، جتنی نیکیاں کرنے کا ہَدَف بنایا تھا، آج اُس وَعْدے پر کتنا عَمَل کیا؟ کتنی نیکیاں کیں؟ کتنے گُناہوں سے بچنے میں کامیاب ہوا؟ اگر اپنے وَعْدے پر عَمَل کیا ہے تو اللہ پاک کا شُکْر ادا کرے، نفس کو شاباش دے اور آئندہ مزید بڑھ چڑھ کر نیکیاں کرنے پر اُبھارے اور اَعْمال میں کمی رہی، صبح کئے ہوئے وَعْدے پر پورا پورا عَمَل نہ ہو سکا تو نفس کو سزا دے، مثلاً خود سے کہے: اے نفس! آج تُو نے اتنی نمازیں باجماعت ادا کرنے میں سستی کی، لہٰذا اَب جب تک 50 نوافِل نہ پڑھ لے، ایک پارہ قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کر لے، میں تمہیں سونے نہ دُوں گا، پھر نفس کو سُدھارنے کے لئے، جو سزا مقرر کی، وہ سزا اُسے دے، اللہ پاک سے استقامت کی دُعا کرے اور اگلے دِن دوبارہ کوشش کے لئے تیار ہو جائے۔

اگر ہم یہ 3 کام استقامت کے ساتھ لگاتار کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جلد ہی اپنی اِصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں اس طریقِ کار پر چلتے ہوئے اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ | گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!
مِرا ہر عمَل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی!
عِبادت میں گزرے مری زِندگانی | کرم ہو، کرم یاخُدا، یاالٰہی!

1 ...احیاء العلوم، کتاب: مراقبہ و محاسبہ، جلد:4، صفحہ:485۔

(6): پیر بنانا مت بھولئے

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنی اِصلاح چاہتے ہیں تو کسی پیرِ کامل کے مُرید ہونا ہر گز مت بُھولئے! پیر کے بغیر شیطان اور نَفْسِ اَمّارہ کی مَکّاریوں سے بچنا تقریباً ناممکن ہے۔ سُلْطانُ الْعَارِفِیْن، شیخ سُلْطان باہُو رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

جاگ بِنا دُدھ جَمدَے ناہیں باھُو | بھانویں لال ہُوَن کڑھ کڑھ کے ھُو

جاگ: یعنی دَہی بنانے کے لئے دُودھ میں لَسّی یا دَہی ڈالنا، مطلب یہ ہے کہ دُودھ کو پکاتے رہیں، پکاتے رہیں، پک پک کر لال ہو جائے پھر بھی اس دُودھ کی دَہی نہیں بَن سکتی، دَہی بنانے کے لئے جاگ لگانی ہی پڑے گی، اسی طرح بندہ کوشش کرتا رہے، کرتا رہے، پھر بھی نَفْس و شیطان کی مَکّاریوں سے بچ کر اپنی اِصلاح میں کامیاب ہونا دُشوار ہے، جب تک کہ اپنا ہاتھ کسی کامل کے ہاتھ میں نہ دے دے۔

حدیثِ پاک میں ہے: اَلرَّفِیْقُ قَبْلَ الطَّرِیْق یعنی پہلے ہم سَفَر تلاش کرو پھر سَفَر کرو![1]

شیخ سلطان باہُو رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پیر کی ضَرورت اور اس کے اَوْصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مُرشِد پارس پتھر کی طرح ہے (پارس پتھر ایک خاص پتھر ہے، کہا جاتا ہے: جو چیز اس پتھر سے چھو جائے وہ سونا بَن جاتی ہے، پیر بھی اسی پتھر جیسا ہوتا ہے کہ ایک چھوٹی کوڑی کی حیثیت رکھنے والے انسان کو اپنی نِگاہ سے بلند رُتبہ دیتا اور انمول بنا دیتا ہے)، سلطان باہُو رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: پیر کی نظر سُورج کی طرح ہوتی ہے جو بُری عادات کو اچھی عادات میں تبدیل کر دیتی ہے، مُرشِد اَخلاقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے مُتَّصِف ہوتا ہے، ماں باپ سے بڑھ کر مہربان ہوتا ہے، اللہ پاک کی راہ بتانے والا، بہترین راہنما، منزل تک پہنچانے والا، بند راستے کو کھولنے

1 ... معجم کبیر، جلد:3 صفحہ:143، حدیث:4257۔

والا، دُنیا اور مال و دولت سے بے نیاز، لالچ سے پاک اور طالبِ حق کو دِل و جان سے عزیز رکھنے والا ہوتا ہے۔ پس مُرشِد وہ ہے کہ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ جو نَفْسِ اَمّارہ کو مار کر دِل کو زِندہ کر دیتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! امیر اہلسنت، بانیٔ دَعْوَتِ اسلامی حضرت علامہ، مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس دور کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت ہیں، الحمد للہ! امیر اہلسنت کامِل پیر ہیں، الحمد للہ! آپ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگوں کی زِندگی میں انقلاب آچکا ہے، کروڑوں دِلوں کی اِصلاح ہو چکی ہے، گُناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے لاکھوں لوگ آج الحمد للہ! نیکیوں بھری زِندگی گزارنے میں کامیاب ہیں، مشورہ ہے کہ آپ بھی ولیٔ کامِل، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید ہو کر اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش میں مَصْرُوف ہو جایئے، اگر آپ پہلے سے کسی پیر صاحِب کے مُرید ہیں تو بیعتِ برکت حاصِل کر لیجئے۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونا چاہیں تو بڑا آسان طریقہ ہے، ہر ہفتے کو بَعْدِ عشاء مدنی چینل پر براہِ راست (Live) مدنی مُذاکرے کا سلسلہ ہوتا ہے، تقریباً ہر مدنی مُذاکرے ہی میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بیعت بھی کرواتے ہیں، آپ مدنی مُذاکرے میں شرکت کیجئے اور جب بیعت کروائی جائے تو بیعت کر لیجئے، اس کے عِلاوہ **شُعْبہ رُوْحَانی علاج** کے ذِمّہ داران کو یا رُوحانی علاج کے بستوں پر اپنا نام، رابطہ نمبر اور گھر کا مکمل ایڈریس لکھوا دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! چند ہی دِن میں آپ کو بیعت نامہ مِل جائے گا۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر رُوحانی علاج سروس کے ذریعے بھی آپ اپنا نام پتا لکھوا کر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہو سکتے ہیں۔

1 ... عین الفقر، صفحہ: 79، 80، 93 ملخصاً۔

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہونے کے لیے **SMS** سروس بھی موجود ہے، یہ نمبر نوٹ کیجئے: 0321-2626112، اس نمبر پر بیعت ہونے کا **SMS** بھیج کر بھی بیعت ہو سکتے ہیں۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دِینی کام: نیک اَعْمال

الحمد للہ! امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُریدین، طالبین اور مُحِبّین بلکہ دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو اپنی اِصلاح کے لئے بہترین نسخہ دیا ہے اور وہ ہے: رسالہ **نیک اَعْمال**۔ یہ مختصر سا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے، چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹس سے ڈاؤنلوڈ کر لیجئے بلکہ مزید آسانی چاہتے ہوں تو اپنے موبائل میں **Naik Amaal** نامی ایپلی کیشن ڈاؤنلوڈ کر لیجئے، اسے پڑھیئے، اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے اور روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوب صُورت ہو جائے گا۔

پورا گھرانہ سُدھر گیا

ضلع اٹک کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامِل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، اسلامی بھائی بعدِ عصر علاقائی دورہ کے لئے نکلے، ایک اسلامی بھائی نے مجھے بھی مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، بعدِ مغرب بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں بیان کرنے والے اسلامی بھائی نے **نیک اعمال** نامی رسالے کا تعارُف کروایا، رسالہ **نیک اَعْمال** میں دَرج نیکیوں سے بھری زِندگی گزارنے کے مدنی پھول

دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِصْلاحِ اُمَّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطاری رنگ میں رنگ گیا، وقت کے ولیٔ کامِل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، میں نے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل وجان سے اپنالیا، اس کی برکت سے میرے اَخلاق سنورنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثر ہوا، الحمد للہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، عطاری رنگ میں رنگ گیا، گھر میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے بند ہو گئے اور گھر میں گُناہوں بھرے چینلز کی جگہ مدنی چینل چلنے لگ گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”نفل نمازیں پڑھنا“ سُنّت ہے

2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): اَلصَّلَاۃُ نُوْرٌ نماز نُور ہے۔[3] (2): جو تنہائی میں

1 ... دلوں کا چین، صفحہ: 4۔
2 ... مشکوٰۃ، ایمان کی کتاب، کتاب وسُنت کو مضبوط تھامنے کا باب، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔
3 ... مُسلِم، کتاب: طہارت، صفحہ: 106، حدیث: 223۔

2 رَکعَت نماز پڑھے کہ اللہ پاک اور اس کے فرشتوں کے سِوا کوئی نہ دیکھے، اس کے لئے جہنّم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! کَثْرت سے نَفْل نمازیں پڑھنا سُنّت ہے۔ **مَاشَآءَ اللہ!** ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم 5 فرض نمازوں کے عِلاوہ ❁ نمازِ اِشْراق، نماز چاشت، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، نمازِ اَوّابین بھی پڑھا کرتے تھے ❁ نمازِ تہجد کی تمام عُمر پابندی فرمائی ❁ راتوں کو اُٹھ کر بھی نماز ادا فرماتے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نمازِ عشاء کے بعد کچھ دیر آرام فرماتے، پھر کچھ دیر تک اُٹھ کر نماز ادا فرماتے، پھر آرام کرتے، پھر اُٹھ کر نماز ادا فرماتے، صبح تک یہی حالت قائم رہتی، کبھی دو تہائی (یعنی 3 میں سے دوسرا حِصّہ) رات گزر جانے کے بعد بیدار ہوتے اور فجر تک نماز میں مصروف رہتے، کبھی آدھی رات کے بعد بستر سے اُٹھ جاتے، پھر ساری رات نمازوں میں گزارتے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رات کی نماز میں لمبی لمبی سُورتیں پڑھا کرتے، کبھی رکوع اور سجدے لمبے کرتے، کبھی قیام طویل ہوتا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نمازوں کے ساتھ ساتھ کبھی کھڑے ہو کر، کبھی بیٹھ کر اور کبھی سر سجدے میں رکھ کر رَو رَو کر، گڑگڑا، گڑگڑا کر راتوں میں دُعائیں بھی مانگا کرتے تھے۔[2]

اللہ کیا جہنّم اب بھی نہ سَرد ہو گا | رَو رَو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

اللہ پاک ہم سب کو بھی مصطفےٰ جانِ رحمت، شمع بزم ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل نمازیں بھی پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... کنز العمال، کتاب: الصلاۃ، جلد:4، جُزْ:7، صفحہ:125، حدیث:19015۔
2 ... سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:595۔

خوفِ خُدا حاصِل کرنے کے طریقے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا ملتانی رَحمۃُ اللہِ علیہ کا ذِکرِ خیر
- ... حقیقی سَعادت مند کون...؟
- ...خوفِ خُدا ایمان کا تقاضا ہے
- ...مثالی مُعاشرے کے لئے خوفِ خُدا شرطِ اوّل ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں حاضِر ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب نصیب ہو گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اگر اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ چیزیں بھی ضمناً جائز ہو جائیں گی، یہ بھی یاد رہے کہ صرف کھانے، پینے، سونے وغیرہ کے لئے اعتکاف کی نیت کرنا دُرُست نہیں، اعتکاف کی نیت رضائے اِلٰہی کے لئے ہو، اگر مسجد میں کھانا وغیرہ کھانا ہو یا سونے کا ارادہ بن جائے تو اللہ پاک کی رضا کے لئے اعتکاف کی نیت کیجئے، کچھ دیر عبادت یا ذِکْر و دُرُود کیجئے، اب چاہیں تو کھا، پی یا سو سکتے ہیں۔

درودِ پاک کی فضیلت

شاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا، جب تک میرا نام اس میں رہے گا، فرشتے اس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔[1]

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی | گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی | یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم اَوسط، جلد:1، صفحہ:497، حدیث:1835۔
2 ... سامانِ بخشش، صفحہ:93-94 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! سچی نیت بخشش کا ذریعہ ہے۔ بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ اللہ پاک کی رضا اور عِلمِ دین سیکھنے کے لئے بیان سُنوں گا ❁ سُن کر عمل کی کوشش کروں گا ❁ جتنا یاد رہا، دوسروں تک پہنچانے کی سعادت حاصل کروں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نام مبارک سُن کر درود پڑھوں گا۔

اچّھی اچّھی نیّتوں کا، ہو خدا جذبہ عطا | بندۂ مخلص بنا، کر عَفْو میری ہر خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! 7 صَفَرُ الْمُظَفَّر کو عالَمِ اسلام کی عظیم شخصیت، شیخُ الْاِسلام حضرت بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ کا عُرْسِ پاک ہوتا ہے ❋.. حضرت بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ 27 رمضان المبارک، 566 ہجری کو صُوبہ پنجاب پاکستان کے شہر لَیَّہ میں پیدا ہوئے ❋.. پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے آباء واَجداد میں ایک بزرگ ہیں: حضرت قُصَیّ بِن کِلاب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ۔ حضرت بہاءُ الدِّیْن زکریا ملتانی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ ان کی اولاد میں سے ہیں ❋.. حضرت بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ بہت بلند رُتبہ عالم، عابِد، زاہِد، متقی، پرہیز گار، زَبردست مبلغِ اسلام اور پیدائشی ولی کامِل تھے۔

مکتبۃ المدینہ نے **فیضانِ بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی** کے نام سے آپ کی سیرت پر رسالہ بھی شائع کیا ہے، آیئے! حضرت بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ کا ایک واقعہ سنتے ہیں:

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف (واقعہ)

ایک مرتبہ کا ذِکْر ہے: حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا ملتانی رَحمۃُ اللہِ علیہ پر **خوفِ خُدا** کا اتنا غلبہ ہوا کہ آپ حُجرہ شریف میں داخِل ہوئے، دروازہ بند کیا اور سجدہ میں گِر کر توبہ واِستِغْفار کرنے لگے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، **خوفِ خُدا** سے سینہ اُبل رہا تھا، اتنا روئے، اتنا روئے کہ مُصَلّا آنسوؤں سے تَر ہو گیا، آپ کے صاحبزادے اور مُریدِین اچانک اس حالت سے سخت پریشان ہوئے، حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا ملتانی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی تڑپ تڑپ کر رونے کی آوازیں سب کے سینے چیر رہی تھیں، دِل دہل رہے تھے، صاحبزادے اور مُرِیدِین بار بار حُجرہ شریف کے دروازے پر دستک دے رہے تھے، التجائیں کر رہے تھے: عالی جاہ! دروازہ کھولئے! مگر شیخُ الْاِسلام حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا ملتانی رَحمۃُ اللہِ علیہ تھے کہ **خوفِ خُدا** میں غرق، سب سے بے نیاز چیخ چیخ کر روئے ہی جا رہے تھے، آخر کار آپ رَحمۃُ اللہِ علیہ کے پوتے شاہ رُکنِ عالَم رَحمۃُ اللہِ علیہ کو بلایا گیا، حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا ملتانی رَحمۃُ اللہِ علیہ اپنے پوتے سے بہت محبت فرماتے تھے، شاہ رُکنِ عالَم رَحمۃُ اللہِ علیہ نے دروازے پر دستک دی اور 2، 3 مرتبہ زور سے پکارا: دادا جان! دروازہ کھولئے...!! اب حضرت شیخُ الْاِسلام رَحمۃُ اللہِ علیہ اُٹھے، دروازہ کھولا، شاہ رُکنِ عالَم رَحمۃُ اللہِ علیہ کو اندر جانے کی اجازت ملی۔

شاہ رُکنِ عالَم رَحمۃُ اللہِ علیہ اندر پہنچے اور دیکھ کر حیران رہ گئے کہ رَو رَو کر حضرت شیخُ الْاِسلام رَحمۃُ اللہِ علیہ کی آنکھیں سُوج چکی ہیں، ان پر وَرَم آگیا ہے، آپ اتنا روئے، اتنا روئے کہ آنسو ختم ہو گئے اور اب ان مبارک آنکھوں سے خون کے قطرے ٹپ ٹپ گِر رہے ہیں۔ یہ دِل ہِلا دینے والا منظر دیکھ کر شاہ رُکنِ عالَم رَحمۃُ اللہِ علیہ نے عرض کیا: دادا جان!

اتنا رونے کا سبب کیا ہے؟ حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا ملتانی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے جو فرمایا، اسے دِل کے کانوں سے سنیئے! ارشاد ہوا: بیٹا! میں نے عالَمِ مُکَاشَفہ میں دیکھا کہ ایک شخص ہے، اس کا نام بھی بہاءُ الدِّین ہے، زُہد و تقویٰ میں صاحبِ کمال ہے، عِلْم و عمل میں اپنے وقت کا سردار ہے، اس کا انتقال ہوا، سالہا سال کی عِبَادت، تقویٰ و پرہیز گاری اس کے کچھ کام نہ آئی، اس کے سارے اَعْمال اُس کے منہ پر مار دیئے گئے اور ایمان سلب کر لیا گیا، اس شخص کا یہ حال دیکھ کر مجھ پر خوف طاری ہو گیا کہ ایک وہ بہاءُ الدِّین تھا، جس کی عبادت و اطاعت اس کے کسی کام نہ آئی اور اس کا ایمان سلب کر لیا گیا اور ایک میں ہوں، خُدا جانے میرے ساتھ کیا مُعَاملہ ہوتا ہے۔

کاشکے نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا | قبر و حَشْر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا
دو جہاں کی فکروں سے یُوں نجات مل جاتی | میں مدینے کا سچ مُچ کُتّا بن گیا ہوتا
آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے | کاشکے مری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا[1]

حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا ملتانی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے **خوفِ خُدا** میں تڑپتے ہوئے مزید فرمایا: بیٹا! روزِ میثاق (یعنی:) عالَمِ اَرْواح میں جب اللہ پاک نے تمام رُوحوں کو جمع فرمایا، ارشاد ہوا: اَلَستُ بِرَبِّکُم کیا میں تمہارا رَبّ نہیں؟ رُوحوں نے اقرار کرتے ہوئے کہا: بَلٰی مولیٰ! کیوں نہیں، تُو ہی ہمارا رَبّ ہے۔ اب تمام رُوحوں کو حکم ہوا: میں تمہارا رَبّ ہوں، مجھے سجدہ کرو! اس حکم پر کئی رُوحیں سجدے میں گر گئیں اور کئی کھڑی رہیں، اللہ پاک نے دوبارہ سجدے کا حکم دیا، اس بار مزید لوگ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ مل گئے اور اللہ پاک کے حُضُور سجدہ کیا، یہ دونوں گروہ مُخْلِصِیْن کہلائے، جنہوں نے پہلے حکم پر سجدہ کیا وہ مَسْعُود (یعنی

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:158 تا160۔

سَعادت مند ہوئے) اور جنہوں نے دوسرے حکم پر سجدہ کیا وہ مَحْمُود (یعنی قابلِ تعریف) ہوئے لیکن جنہوں نے اللہ پاک کا حکم نہ مانا، دونوں بار ہی سجدہ نہ کیا وہ دُنیا اور آخرت میں نقصان میں رہے۔ اتنا فرمانے کے بعد شیخ الاسلام حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا ملتانی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے تڑپ کر کہا: بیٹا! میں نہیں جانتا کہ میں ان میں کس گروہ میں تھا، آہ! اگر میرا ابھی شُمار نقصان اُٹھانے والوں میں ہُوا تو میرا کیا بنے گا...؟[1]

آج بنتا ہوں معزز جو کھُلے حشر میں عیب | آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارَبّ!
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی | ہائے میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارَبّ!
دَرْدِ سَر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں | میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یارَبّ!
عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا | گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یارَبّ![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خُدا ملنا سَعادت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا ملتانی رَحمۃُ اللہِ علیہ پیدائشی ولی کامل ہیں، گُناہوں سے بچنے والے ہیں، دِن رات نیکیوں میں گزارنے والے ہیں، اس کے باوُجُود آپ رَحمۃُ اللہِ علیہ کے **خوفِ خُدا** کا عالَم کیا ہے...! کاش! اللہ پاک ہمیں بھی **خوفِ خُدا** کی ایسی کیفیات نصیب فرمائے۔

حقیقت یہی ہے کہ اللہ پاک کی خُفْیَہ تدبیر سے، اللہ پاک کی ناراضی سے، اللہ پاک کے قہر و غضب سے وہی ڈرتا ہے جو سعادت مند ہے۔ تفسیر رُوحُ المعانی میں ہے: جب اِبْلِیْس لَعِیْن (لعنتی شیطان) مَرْدُود ہوا یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو سجدہ نہ کرنے کے جُرْم

1 ...فیضانِ بہاءُ الدِّین زکریا ملتانی، صفحہ: 44-45 خُلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 85۔

میں اسے بارگاہِ اِلٰہی سے دُھتکار دیا گیا تو یہ دیکھ کر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السّلام رونے لگے، اللہ پاک نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے رُلایا؟ عرض کیا: یارَبّ! ہم تیری خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں۔ ارشاد ہوا: ایسے ہی رَہو، میری خُفیہ تدبیر سے کبھی بے خوف مت ہونا۔[1]

تِرے خوف سے، تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یااِلٰہی!
مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دَم | ترے خوف سے یاخُدا یااِلٰہی!

ایمان کی سلامتی کی کسی کے پاس گارنٹی نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ رَحْمٰن کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا، مسلمان کیا، اپنے پیارے حبیب، دِلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دامَنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں دیا، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ وہ مرتے دَم تک مسلمان ہی رہے گا، جس طرح بے شُمار کُفّار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں، اسی طرح بہت سارے بدنصیب مسلمانوں کا مَعَاذَ اللہ! اِیمان سے پھِر جانا بھی ثابِت ہے۔ آہ! جو ایمان سے پھِر کر یعنی کافِر و مُرتَدّ ہو کر مرے گا، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزَخ میں رہے گا۔ پارہ:2، سورۂ بقرہ، آیت:217 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا

ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اپنے دِین سے مُرتَد ہو جائے، پھر کافِر ہی مر جائے تو ان لوگوں کے تمام اَعْمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہ

1 ... تفسیر رُوح المعانی، پارہ:19، سورۂ نمل، زیرِ آیت:10، جز:19، صفحہ:217۔

خٰلِدُوْنَ﴿۱۰۸﴾ | دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ایک طَوِیل حدیثِ پاک میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَوْلادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی، ان میں سے بعض مؤمن پیدا ہوئے، حالتِ ایمان پر زِندہ رہے اور مؤمن ہی مریں گے۔ بعض کافِر پیدا ہوئے، حالتِ کفر پر زِندہ رہے اور کافِر ہی مریں گے۔ جبکہ بعض وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوئے، مؤمنانہ زندگی گزاری مگر کافِر ہو کر مریں گے، بعض کافِر پیدا ہوئے، کافِر زندہ رہے اور مؤمن ہو کر دُنیا سے جائیں گے۔[1]

ایماں پہ رَبِّ رحمت دے دے تُو استقامت | دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا[2]

خُفیہ تدبیر سے بے خوفی سخت نقصان دِہ ہے

اے عاشقانِ رسول! ہمیں ہر وقت اللہ پاک کی خُفْیَہ تَدْبِیر سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ اللہ پاک کی خُفْیَہ تَدْبِیر سے بے خوف ہو جانا سخت نقصان دِہ ہے، قرآنِ کریم میں ہے:

فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ﴿۹۹﴾ | ترجمہ: تو اللہ کی خُفیہ تدبیر سے صِرْف تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں۔ (پارہ:9، سورۂ اعراف، آیت:99)

عُلَماء فرماتے ہیں: اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے بالکل بے خوف ہو جانا گُناہِ کبیرہ ہے۔[3]

حضرت سفیان ثَوری رَحمۃُ اللہِ علیہ کا خوفِ خُدا

حضرت سُفیان ثَوری رَحمۃُ اللہِ علیہ بلند رُتبہ عالِمِ دِین، بڑے پائے کے مُحدِّث اور ولیٔ

1 ...ترمذی، کتابُ الفِتَن، صفحہ:528، حدیث:2191۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:178۔
3 ...جہنم میں لے جانے والے اعمال، جلد:1، صفحہ:291۔

کامل ہیں، آپ رَحمۃُ اللہِ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ کی کمر جوانی ہی میں جھک گئی تھی۔ لوگوں نے کئی مرتبہ اس کی وجہ جاننے کی کوشش کی لیکن حضرت سفیان ثوری رَحمۃُ اللہِ علیہ نے کوئی جواب نہ دیا۔ ایک بار آپ کے ایک شاگرد نے بار بار اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میرے ایک استاد تھے، ان کا شُمار بڑے عُلَما میں ہوتا تھا، میں نے ان سے کئی عُلوم سیکھے تھے، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے کہنے لگے: اے سفیان! کیا تم جانتے ہو میرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ میں 50 سال تک مخلوقِ خُدا کو اللہ پاک کی اطاعت کرنے اور گُناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا رہا مگر افسوس! آج جب میری زندگی کا چراغ گُل ہونے کو ہے تو اللہ پاک نے مجھے اپنی بارگاہ سے یہ فرما کر نکال دیا کہ تُو میری بارگاہ میں آنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔

اپنے استاد کی یہ بات سُن کر عِبرت کی وجہ سے میری کمر ٹوٹ گئی، جس کے ٹوٹنے کی آواز وہاں موجود لوگوں نے بھی سُنی۔ میں اللہ پاک کے خوف سے آنسو بہاتا رہا اور شدید بیمار ہو گیا۔[1]

فِکرِ مَعاش بَدبَلا، ہَولِ مَعاد جاں گُزا | لاکھوں بَلا میں پھنسنے کو رُوحِ بدن میں آئی کیوں؟

وضاحت: یعنی زِندگی کے اسباب مثلاً کھانے پینے وغیرہ کی فِکْر! قبر کی تنگی اور قیامت کی ہولناکیوں کا خوف! ایسی لاکھوں بلاؤں میں پھنسنے کے لئے رُوحِ بدن میں آئی ہی کیوں تھی...؟

حقیقی سَعادت مند کون...؟

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا میں جیتے جی مؤمن ہونا یقیناً سَعادت کی بات ہے مگر یہ سَعادت حقیقت میں اُسی صُورت میں سَعادت ہے کہ دُنیا سے رُخصت ہوتے وقت ایمان

1 ...خوفِ خُدا، صفحہ:80۔

سلامت رہے۔ خُدا کی قسم! قابلِ رشک وہی ہے جو قبر کے اندر بھی مؤمن ہے۔ جی ہاں! جو دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوا وُہی حقیقی معنوں میں کامیاب اور جو جنّت کو پالے وہی بامُراد ہے۔ پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:185 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ	ترجمہ: تو جسے آگ سے بچالیا گیا اور جنّت میں داخِل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔

میرا نازُک بدن جہنم سے	از طفیلِ رضا بچا یارَبّ!
کر دے جنّت میں تُو جوار اُن کا عطا	اپنے عطّار کو عطا یارَبّ![1]

بَس! اللہ پاک ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، نزع کے وقت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا۔ آہ! ہم نے بہت گُناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعا کرتے ہیں: اے اللہ پاک! نَزع کے وقت ہمارے پاس شیطان نہ آئیں بلکہ ہمارے آقا، رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کرم فرمائیں، اپنا جلوہ دکھائیں، کاش! مدینۂ پاک میں، گنبدِ خضراء کے سائے میں، سنہری جالیوں کے سامنے جلوۂ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں ایمان پر موت نصیب ہو۔

نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا	تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یارَبّ[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی بے نیازی اور اس کی خُفیہ تدبیر سے ہر مسلمان کو لرزتے رہنا چاہئے، نہ جانے کون سا گُناہ اللہ پاک کے قہر و غضب کو اُبھار دے اور ایمان کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ بَس ہر وقت اپنے پیارے اللہ پاک کے حُضُور عاجزی کا مُظاہرہ کرتے رہنا چاہئے۔ عُلَما فرماتے ہیں: جس کو زِندگی میں سلبِ ایمان (یعنی ایمان چھن

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:80-81۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:90۔

جانے) کا خوف نہ ہو، نَزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔[1]

زندگی اور موت کی ہے یاالٰہی کشمکش | جاں چلے تیری رِضا پر بے کس و مجبور کی

امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عنہ کا خوفِ خُدا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی کتاب نیکی کی دعوت صفحہ:585 پر ایک ایمان افروز حکایت نقل فرمائی، اس کا خُلاصہ کچھ یُوں ہے: حضرت امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عنہ سَیِّد زادے اور بہت بلند رُتبہ ہستی ہیں، آپ کی عمر مبارک جب 4 سال تھی، اس وقت آپ کے خوفِ خُدا کا عالَم یہ تھا کہ ایک رَوْز زار و قطار رَوْر ہے تھے، کسی نے آلِ رَسُول کی خِدْمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ کسی چیز کی ضرورت ہو تو حکم فرما دیجئے، ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر حضرت امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عنہ کے رونے کی آواز اَور بلند ہو گئی اور فرمایا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنّم کے خوف سے دِل بیٹھا جارہا ہے۔ اُن صاحِب نے شفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ تو بہت چھوٹے ہیں، ابھی سے اتنا خوف کیسا؟ اطمینان رکھئے! بچوں کو عذاب نہیں دیا جاتا۔ یہ سُن کر امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عنہ کا خوفِ خُدا مزید نمایاں ہو گیا اور وہ بولے: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کے لئے اِن کے گرد چَھپٹِیاں (یعنی لکڑی کی چھیلن وغیرہ) رکھ دی جاتی ہیں، چَھپٹِیاں جلدی آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت بڑی لکڑیاں بھی جَل اُٹھتی ہیں، میں ڈرتا ہوں کہ اَبُوجہل اور اَبُولہب جیسے بڑے بڑے کافِروں کو جہنّم میں جلانے کے لئے چَھپٹِیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے۔

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:495۔

خوفِ خُدا سے رونے کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عنہ بچپن شریف میں ہی کس قدر **خوفِ خُدا** رکھنے والے تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی **خوفِ خُدا** کی نعمت عطا فرمائے، یقیناً خوفِ خُدا اَور عِشْقِ مصطفےٰ میں رونا عظیم الشّان نیکی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس مؤمن کی آنکھوں سے **خوفِ خُدا** کے سبب آنسو نکلتے ہیں اگرچہ مکھی کے سَر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو اس کے چہرے کے ظاہِری حصّے کو پہنچیں تو اللہ پاک اسے جہنّم پر حرام کر دیتا ہے۔[1]

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے ڈر سے | اللہ مگر دِل سے قَساوت (یعنی سختی) نہیں جاتی

حضرت ابراہیم و حضرت یحییٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کا خوفِ خُدا

اِحْیَاءُ الْعُلُوْم میں ہے: اللہ پاک کے خلیل حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو **خوفِ خُدا** کے سبب اس قدر رَوتے کہ ایک میل (تقریباً ڈیڑھ کلو میٹر) کے فاصلے سے آپ کے سینے میں ہونے والی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔[2]

اللہ پاک کے نبی حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام بہت **خوفِ خُدا** والے تھے، جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اس قدر رَوتے کہ درخت اور مٹی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے۔ حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام **خوفِ خُدا** سے مسلسل روتے رہا کرتے، یہاں تک کہ مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سبب آپ کے رُخسار مبارک پر زخم ہو گئے تھے۔[3]

1 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، جلد:1، صفحہ:490، حدیث:802۔
2 ...احیاءُ العلوم مترجم، جلد:4، صفحہ:533۔
3 ...نیکی کی دعوت، صفحہ:274۔

اللہ پاک ہمیں بھی **خوفِ خُدا** سے رونا نصیب فرمادے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **خوفِ خُدا** سے رونے والا ہر گز جہنّم میں داخِل نہیں ہو گا یہاں تک کہ دُودھ تھن میں واپَس چلا جائے۔[1]

مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جیسے تھن سے نکلا ہوا دُودھ واپس تھن میں جانا ممکن نہیں، ایسے ہی **خوفِ خُدا** سے رونے والے شخص کا دوزخ میں جانا ناممکن ہے۔[2]

لائقِ نار ہیں مرے اعمال | التجا یاخُدا کرم کی ہے

خوفِ خُدا "ایمان" کا تقاضا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا خوف بہت بڑی نعمت ہے، **خوفِ خُدا** میں رونا انبیا کی سُنّت ہے، **خوفِ خُدا** میں رونا نیک لوگوں کی علامت ہے بلکہ اگر ہم غور کریں تو **خوفِ خُدا** ہمارے ایمان کا تقاضا ہے، دیکھئے! ہم اللہ پاک پر اس کی تمام صفات کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ بِجَمِیْعِ صِفَاتِہٖ (میں اللہ پاک پر اس کی تمام صِفَات کے ساتھ ایمان لایا)۔ اللہ پاک کی صِفَات میں، ایک صِفَّت اَلصَّمَدُ بھی ہے یعنی اللہ پاک بے نیاز ہے، اللہ پاک کسی کا محتاج نہیں، جب ہم اللہ پاک کی اس صِفَّت پر ایمان لاتے ہیں تو اس کا تقاضا ہے کہ ہم اس کی بے نیازی سے ڈریں، بالفرض ہمارے پاس نیکیاں ہیں، ساری ساری رات سجدے کرتے ہیں، سارا دِن روزے رکھتے ہیں، ساری زندگی ایک بھی گُناہ نہیں کیا، تب بھی جتنی نعمتیں اللہ پاک نے ہمیں عطا فرمائی ہیں، اُن میں سے ایک نعمت کا بھی پُورا پُورا

1 ...ترمذی، کتاب: فضائل جہاد، صفحہ:415، حدیث:1633۔
2 ...مرآۃُ المناجیح، جلد:5، صفحہ:436۔

حق کب ادا ہوا؟ اللہ پاک بے نیاز ہے، اگر روزِ قیامت ہماری ساری نیکیوں کو ایک پلڑے میں رکھ کر اللہ پاک کی صِرف ایک نعمت کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا اور ساری زِندگی کی نیکیاں اُس ایک نعمت کا بدلہ بھی نہ بَن سکیں اور یقیناً بدلہ بن بھی نہیں سکیں گی، ذرا سوچئے! اگر یُوں حِساب لے لیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا؟

معلوم ہوا؛ جب ہم اللہ پاک کو بے نیاز مانتے ہیں تو یہ ماننا ہی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اللہ پاک کی بے نیازی سے ڈریں۔

اسی طرح اللہ پاک کی ایک صِفَّت قَہَّار بھی ہے یعنی اللہ پاک غضب فرمانے والا ہے، اللہ پاک قہر فرمانے والا ہے، اللہ پاک کی صِفَّتِ قَہَّار پر ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم اللہ پاک سے ڈریں، اللہ پاک کے قہر سے، اللہ پاک کے غضب سے، اللہ پاک کی ناراضی سے خوف کریں۔ اللہ پاک کی ان صفات پر جتنا ایمان کمزور ہوتا جائے گا، **خوفِ خُدا** میں بھی کمی آتی جائے گی اور جتنا ایمان مضبوط ہوتا جائے گا، اتنا **خوفِ خُدا** میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ معلوم ہوا اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف، اللہ پاک کی ناراضی کا خوف، اللہ پاک کے قہر و غضب کا خوف، یہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔

خَوفِ خُدا کا قرآنی حکم

پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:102 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:102)	ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

کیسا واضِح فرمان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ پاک سے ڈرو...! جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ یہ خاص تَوجُّہ میں رکھنے کی بات ہے: حَقَّ تُقٰتِهٖ یعنی اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسا

اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ ایسا تو کوئی مسلمان بھی نہیں کہے گا کہ میں اللہ پاک سے نہیں ڈرتا مگر اللہ پاک سے ڈرنے کے جو درجے ہیں، اللہ پاک سے ڈرنے کی جو علامات ہیں مثلاً بندہ گُناہوں سے بچے، بندہ اللہ پاک کی نافرمانی سے بچے، نیکیوں میں دِل لگائے، عِبادت کی کَثْرت کرے، اسلام کی تعلیمات پر واقعی، صحیح معنوں میں عَمَل کرے، یہ جو **خوفِ خُدا** کی علامات ہیں، یہ بھی اس بندے میں پائی جائیں تو یہ کہلائے گا: **حَقَّ تُقٰتِہٖ** یعنی اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

حَقَّ تُقٰتِہٖ کی 3 مثالیں

حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلام اللہ پاک کے نبی ہیں، ایک بار آپ عَلَیْہِ السَّلام پر **خوفِ خُدا** کا ایسا غلبہ ہوا کہ 40 دِن تک حالتِ سجدہ میں روتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں کے پانی سے زمین پر سبزہ اُگ گیا۔[1] یہ ہے: **حَقَّ تُقٰتِہٖ** یعنی اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام اللہ پاک کے خلیل ہیں، آپ **خوفِ خُدا** سے اتنا رویا کرتے، اتنا رویا کرتے کہ روایات میں ہے: **خوفِ خُدا** سے روتے وقت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے سینے کی گڑ گڑاہٹ ایک میل کے فاصلے سے سُنائی دیتی تھی۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام **خوفِ خُدا** سے روتے تو اللہ پاک حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام کو بھیجتا، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام عرض کرتے: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام! اللہ پاک فرماتا ہے: کیا کبھی ایسا دوست دیکھا ہے جو اپنے دوست کو عذاب دیتا ہو؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام یہ سُن کر فرماتے: اے جبرائیل! جب میں اپنی طرف نِگاہ کرتا ہوں تو یہ

1 ... احیاء العلوم مترجم، جلد:4، صفحہ:533۔

بھول جاتا ہوں کہ میں اللہ پاک کا خلیل ہوں۔[1] یہ ہے: حَقَّ تُقٰتِہٖ یعنی اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

حضرت اَبُو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ اسلام کے پہلے خلیفہ ہیں، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن ہیں، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے اَفْضَل ہیں، ایک بار آپ رات کے وقت قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہے تھے، یہ آیتِ کریمہ پڑھی:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَؕ (پارہ:11، سورۂ توبہ، آیت:111)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے اُن کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لئے جنّت ہے۔

اس آیت کو پڑھ کر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ رونے لگے، روتے رہے، روتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہو گئی، اس وقت بھی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، کسی نے پوچھا: عالی جاہ! آپ اتنا کیوں روئے؟ فرمایا: اللہ پاک نے جنّت کو ہماری جان و مال کی قیمت فرمایا ہے، اب مُعَاملہ یہ ہے کہ کسی بھی چیز کی قیمت اُسی وقت ملتی ہے جب وہ چیز بے عیب ہو، صحیح سلامت ہو، عیب والی چیز کو کوئی نہیں خریدتا۔ جنّت ہماری جان کی قیمت ہے، روزِ قیامت جب اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری ہو گی، اس وقت خُدانخواستہ اگر یہ فرمادیا گیا کہ تمہاری جان جس کے بدلے میں جنّت ملنی تھی، یہ جان ناکارہ ہے، اس میں ہزاروں عیب ہیں، لہٰذا ایسی جان کے بدلے جنّت نہیں مِل سکتی تو اس وقت ہمارا کیا بنے گا...؟ یہ سوچ کر میں ساری رات روتا رہا۔[2]

1 ...منہاج العابدین مترجم، صفحہ:394۔
2 ...انوارِ جمالِ مصطفےٰ، صفحہ:177، خلاصۃً۔

اللہُ اَکْبَر! یہ ہے: حَقَّ تُقٰتِہٖ یعنی اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ بندہ اپنی نیکیوں پر نِگاہ نہ کرے، اپنی اچھائیوں پر نِگاہ نہ کرے، اپنے مقام و مرتبے کو نہ دیکھے بلکہ اللہ پاک کی بے نیازی کو دیکھے اور اُس سے ڈرے، ایسا ڈرے کہ دِل میں گھبراہٹ پیدا ہو، آنکھوں میں آنسو آئیں اور بندہ اپنے رَبّ کے حُضُور ایسا جھک جائے کہ پھر کبھی بھی نافرمانی کی طرف نہ بڑھے، یہ ہے: اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

مِثالی معاشرے کے لئے خوفِ خُدا شرطِ اَوَّل ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ خوفِ خُدا یعنی اللہ پاک کا ایسا ڈر، جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے، یہ خوف اگر ہمیں نصیب ہو جائے تو یقین کیجئے! ❁ ہمارا معاشرہ واقعی مِثالی معاشرہ بَن جائے ❁ ہمارے مُعاشرے سے تمام برائیاں ختم ہو جائیں ❁ گُناہوں کے اَڈّے وِیران ہو جائیں اور پُورا مُعاشَرہ دُنیا میں جنّت کی تصویر بن جائے۔ اگرچہ گُناہوں کے، جرائم کے اور بہت سارے اسباب ہیں، ان میں ایک بہت اَہَم اور بنیادی سبب خوفِ خُدا کی کمی بھی ہے۔ ❁ شراب کیوں پی جاتی ہے؟ خوفِ خُدا کی کمی کی وجہ سے ❁ آدمی بدکاری کی طرف کیوں بڑھتا ہے، خوفِ خُدا کی کمی کی وجہ سے ❁ سُود کیوں کھاتے ہیں، خوفِ خُدا کی کمی کی وجہ سے ❁ چوریاں کیوں ہوتی ہیں؟ خوفِ خُدا کی کمی کی وجہ سے ❁ ڈکیتیاں کیوں ہوتی ہیں؟ خوفِ خُدا کی کمی کی وجہ سے ❁ ناحق قتل کیوں ہوتے ہیں؟ خوفِ خُدا کی کمی کی وجہ سے ❁ جُوئے کے اڈّے کیوں چلتے ہیں؟ خوفِ خُدا کی کمی کی وجہ سے ❁ دوسروں کو ناحق تکلیف کیوں پہنچائی جاتی ہے؟ خوفِ خُدا کی کمی کی وجہ سے ❁ غیبت کیوں ہوتی ہے؟ خوفِ خُدا کی کمی کی وجہ سے ❁ چغلی، جھوٹ، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، یہ سب کیوں ہے؟ خوفِ

خُدا کی کمی کی وجہ سے ❁ گھر گھر میں جنگ کیوں ہے؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ ناپ تول میں کمی کیوں کی جاتی ہے؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے، غرض؛ گُناہوں کی جتنی بھی بڑی فہرست بنالی جائے، اُن تمام گُناہوں کے اسباب میں جو بنیادی چیز ملے گی وہ **خوفِ خُدا** کی کمی ہو گی۔ لہٰذا اگر ہم اپنے معاشرے کو مِثالی معاشرہ بنانا چاہتے ہیں، اگر معاشرے سے گُناہوں کا خاتمہ کرنا ہے تو اس کے لئے ہم سب کو اپنے اندر **خوفِ خُدا** پیدا کرنا ہو گا۔

خوفِ خُدا اِسلام کی بنیادی تعلیم ہے

ذرا غور کیجئے! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دُنیا میں تشریف لانے سے پہلے وہ کون سی بُرائی تھی جو عرب معاشرے میں نہیں پائی جاتی تھی؟ زمانۂ جاہلیت میں بدکاری عام تھی، شراب عام تھی، جھوٹ عام تھا، بے حیائی عام تھی، سُود عام تھا، رشوت عام تھی بلکہ اس سے بڑھ کر اور بُرائی کیا ہو گی کہ دُنیا میں کفر و شِرک عام تھا، خانہ کعبہ شریف کے پاس بھی شِرک کے اسباب موجود تھے، جب ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن بَن کر دُنیا میں تشریف لائے، آپ نے اِعْلانِ نبوت فرمایا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اِعْلانیہ طَور پر اسلام کی دَعْوَت دینے کے لئے جو حکم دیا گیا، وہ یہ تھا:

قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ (پارہ:29، سورۂ مدثر، آیت:2) | ترجمہ: کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سُناؤ!

یعنی اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کا پہلا حکم ہی **خوفِ خُدا** پر مبنی تھا، پھر ہمارے آقا، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صَفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر جو اسلام کی پہلی اعلانیہ تبلیغ فرمائی، اس میں بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو **خوفِ خُدا** ہی کا دَرْس دیا۔

پھر ہمارے نبی، سچے نبی، اچھے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہی **خوفِ خُدا** والوگوں کے دِلوں میں پیدا کر کے زمانۂ جاہلیت کے بگڑے ہوئے مُعاشرے کو ایسا مِثالی مُعاشرہ بنا دیا کہ ایسے مُعاشرے کی مِثال دُنیا میں کہیں نہیں ملتی، یہی وہ مِثالی مُعاشرہ ہے جو قیامت تک آنے والے تمام معاشروں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ مَعْلُوم ہوا مُعاشَرے کو سُدھارنے کے لئے، مُعاشَرے کو مِثالی مُعاشَرہ بنانے کے لئے **خوفِ خُدا** اہم ترین بنیاد ہے۔

مثالی مُعاشَرے کے دو اہم اَوْصاف

یہاں یہ بات بھی سمجھنے اور غور کرنے کی ہے کہ **مثالی معاشرہ** کہتے کسے ہیں؟ اس تعلق سے تفصیلی گفتگو ہو سکتی ہے، پُوری پُوری کتابیں لکھی جاسکتی ہیں، البتہ مختصر طَور پر یُوں کہا جاسکتا ہے کہ ایک مثالی معاشرے کی 2 اہم بنیادیں ہیں: **(1)**: اُس مُعاشرے کے افراد ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرتے ہوں، کوئی بھی دُوسروں پر ظُلْم نہ کرتا ہو **(2)**: اور اُس مُعاشَرے کا ہر فرد دوسروں کے ساتھ خیر خواہی کا، دوسروں کی بھلائی کا جذبہ رکھنے والا ہو۔

یہ دونوں باتیں جس معاشرے میں پائی جائیں، وہ معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بھی ہو گا اور اس معاشرے میں جرائم بھی بالکل نہ ہونے کے برابر ہوں گے۔ اور یہ (حق تلفی کا نہ ہونا، خیر خواہی کا جذبہ ہونا) دونوں باتیں **خوفِ خُدا** کے ذریعے حاصِل کی جاسکتی ہیں، یعنی اگر ہمارے دِلوں میں **خوفِ خُدا** پیدا ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے حق تلفیاں بھی ختم ہو جائیں گی اور خیر خواہی کا جذبہ بھی پیدا ہو جائے گا۔ آیئے! اس بات کو 2 وَاقعات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

خوفِ خُدا کے سبب غَش کھا کر گر پڑے

حضرت مِسْعَر بن کِدَام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، ایک روز ہم امامِ اعظم امام ابو حنیفہ

رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے، بے خیالی میں امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مبارک پاؤں ایک لڑکے کے پیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: یَا شَیْخُ اَلَا تَخَافُ الْقِصَاصَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جناب! کیا آپ روزِ قیامت لئے جانے والے انتقامِ خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟ بَس اس لڑکے کی یہ بات سننی تھی کہ امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ پر لرزہ طاری ہو گیا اور آپ غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مبارک پاؤں محض بے خیالی میں اس لڑکے کے پاؤں پر پڑا، آپ نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا، اُس لڑکے کی زبان سے بھی بے ساختہ جملہ نکلا مگر اس جملے میں روزِ قیامت بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِری کا ذِکْر تھا، امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو جونہی بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِری کا خیال آیا، آپ پر لرزہ طاری ہوا اور غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ غور فرمایئے! جو بندہ اتنا اللہ پاک سے ڈرتا ہو، کیا وہ کسی کی حق تلفی کرے گا؟ کیا وہ کسی کو گالیاں دے گا؟ کیا وہ کسی کی رقم دبائے گا؟ کیا وہ کسی کو ناحق ستائے گا؟ کیا وہ دوسروں کی نیند خراب کرے گا؟ کیا وہ دوسروں پر کیچڑ اُچھالے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ جو **خوفِ خُدا** والا ہو گا وہ ہر دَم دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے والا ہو گا۔ معلوم ہوا اگر ہمیں **خوفِ خُدا** کی نعمت نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مُعاشَرے سے جرائِم اور حق تلفیاں بالکل ختم ہو جائیں۔

عطا ہو خوفِ خُدا خُدارا، دو الفتِ مصطفٰے خُدارا | کروں عمل سنتوں پہ ہر دَم امامِ اعظم ابو حنیفہ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...اشکوں کی برسات، صفحہ:17۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:573۔

مفتیٔ اَعْظَم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور جذبۂ خیر خواہی

ایک بار رَئِیْسُ القلم، عَلَّامہ ارشَدُ الْقادری صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے حُضُور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے مدرسے **مدرسہ فَیْضُ العُلُوم** میں تشریف لانے کی دعوت پیش کی، حُضُور مفتیٔ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے، واپسی پر ریلوے اسٹیشن جانے کے لئے حُضُور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ رِکشہ میں تشریف فرما ہوئے ہی تھے کہ ایک شخص نے حاضِر ہو کر عرض کی: حُضُور! فلاں پریشانی سے دوچار ہوں، تَعْوِیذ عطا فرما دیجئے۔ عَلَّامہ ارشدُ الْقادری صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: گاڑی کا ٹائم ہو چکا ہے اور تم ابھی تعویذ کے لئے بول رہے ہو! حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عَلَّامہ ارشد القادری صاحب کو روک دیا۔ عَلَّامہ صاحب نے عرض کیا: حُضُور! گاڑی چُھوٹ جائے گی۔ اس پر حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **خوفِ خُدا** کے جذبے سے سرشار ہو کر فرمایا: چُھوٹ جانے دو۔ دوسری ٹرین سے چلا جاؤں گا۔ کل قیامت کے دِن اگر خُداوندِ کریم نے پوچھ لیا کہ تُو نے میرے فُلاں بندے کی پریشانی میں کیوں مدد نہیں کی تو میں کیا جواب دوں گا؟ یہ فرما کر رکشہ سے سارا سامان اُتروالیا۔[1]

خیالِ خاطرِ احباب چاہئے ہر دَم | انیسؔ ٹھیس نہ لگ جائے آبگینے کو

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! حُضُور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **خوفِ خُدا** والے تھے، آپ کو روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں پیشی کا خوف تھا، آپ نے ایک دُکھی مسلمان کی خیر خواہی کے لئے گاڑی چُھوٹ جانا تو گوارا کیا مگر اس کی دِل جُوئی کئے بغیر چلے جانا منظور نہ ہوا۔ اب غور فرمایئے! مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کا یہ جذبہ اگر ہمیں نصیب

1 ...فیضانِ سُنَّت، صفحہ:111۔

ہو جائے تو ہمارا مُعَاشَرہ کیسا حَسِین اور خوبصُورت ہو جائے، لڑائی جھگڑے دَم توڑ جائیں، گالی گلوچ کا تَصَوُّر بھی باقی نہ رہے، حَسَد، جَلَن، بُغض و کینہ وغیرہ یہ تمام باطنی بیماریاں مُعَاشَرے سے ختم ہو جائیں۔ اور یہ سب کیسے ہو گا؟ **خوفِ خُدا** کے ذریعے۔

معلوم ہوا کسی بھی مُعَاشرے کو مِثَالی معاشرہ بنانے کے لئے جو اَہَم اور بنیادی چیزیں ہیں: حق تلفیوں سے بچنا اور خیر خواہی، یہ دونوں **خوفِ خُدا** کے ذریعے بخوبی حاصِل ہوتی ہیں، لہٰذا مُعَاشَرے میں تبدیلی لانے کے لئے، مُعَاشرے کو مِثَالی مُعَاشَرہ بنانے کے لئے **خوفِ خُدا** اِنتہائی لازم و ضروری ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو **خوفِ خُدا** کی نعمت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

قلب میں خوفِ خُدا رکھ کر تُو سارے کام کر | کامیابی ہو گی تیری اِنْ شَآءَ اللہ! ہر ڈگر [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَقْصَدِ حیات کی تکمیل کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ایک اور انداز سے **خوفِ خُدا** کی اہمیت جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم الحمد للہ! انسان ہیں اور اللہ پاک نے انسانوں کو کس لئے پیدا فرمایا ہے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ:27، سورۂ ذاریات، آیت:56)

ترجمہ: اور میں نے جنّ اور آدمی اس لئے بنائے کہ میری عبادت کریں

یعنی انسان کے دُنیا میں آنے کا مقصد ہے: اللہ پاک کی عِبَادت کرنا۔ ہم اپنی زِندگی کا یہ مقصد کیسے پُورا کر سکتے ہیں؟ ہم عبادت گزار کیسے بَن سکتے ہیں؟ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:698۔

مِنْهَاجُ الْعَابِدِیْن میں اس تعلق سے ایک عنوان ذِکْر فرمایا: عَقَبَۃُ الْبَوَاعِثْ یعنی وہ چیزیں جو عِبَادت کرنے پر اُبھارتی ہیں، جن کے ذریعے عِبَادت کا شوق پیدا ہوتا ہے اور بندہ استقامت کے ساتھ اپنی زندگی کا مَقْصَد پُورا کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس عُنْوان کے تحت امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 2 چیزیں بیان فرمائی ہیں: (1): خوفِ خُدا۔ (2): اُمّیدِ رَحمت۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِبَادت کے رستے پر چلنا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک تم اپنے اندر خوفِ خُدا اور اُمّیدِ رحمت کی صفات پیدا نہ کر لو۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: نَفْسِ اَمّارہ بُرائی کا انتہائی دِلدادہ ہے، یہ اس وقت تک گُناہوں سے باز نہیں آ سکتا جب تک زبردست خوفِ خُدا نہ پیدا کر لیا جائے، لہٰذا نَفْسِ اَمّارہ کو عبادت کے رستے پر چلانے کے لئے ضروری ہے کہ اس پر ہر وقت خوفِ خُدا کا کوڑا مُسَلَّط رکھا جائے۔ پھر عِبَادت گزار بننے کے لئے خوفِ خُدا اِس لئے بھی ضروری ہے کہ عِبَادت کے راستے میں خطرے بہت سارے ہیں مثلاً تکبر ہے، خود پسندی ہے، اور بہت ساری چیزیں ہیں جو عِبَادت کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں، ان سب سے بچنے کا یہی طریقہ ہے کہ بندہ اپنے اندر خوفِ خُدا پیدا کرے، ہر وقت اللہ پاک کی بے نیازی سے خوف زدہ رہے، خود کو عذابِ قبر سے، جہنّم سے، بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِری سے ڈراتا رہے۔ اس کے بغیر کماحَقُّہٗ عِبَادت گزار بن پانا ممکن نہیں۔[1]

خوفِ خُدا حاصِل کرنے کے طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے خوفِ خُدا کی اہمیت کے متعلق سُنا، خوفِ خُدا ہی وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے ہم اپنے دُنیا میں آنے کے مقصد کو پُورا کر سکتے ہیں، خوفِ خُدا کے

1 ... منہاج العابدین، صفحہ: 369-370 خلاصۃً۔

ذریعے ہی ہم گُناہوں سے بچ سکتے ہیں، **خوفِ خُدا** ہی کے ذریعے ہمارا مُعاشَرہ مِثالی معاشرہ بن سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہمارے اندر **خوفِ خُدا** پیدا کیسے ہو گا؟ ❁ اس کے لئے قرآنِ کریم کی تِلاوت کا معمول بنایا جائے، بالخصوص وہ آیات جن میں اللہ پاک کے عذاب کا، جہنّم کا، قیامت کا ذِکر ہے، اُن آیات کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر ذِہن میں بٹھا کر خوب توجہ سے بار بار اُن آیات کی تلاوت کی جائے ❁ احادیث میں **خوفِ خُدا** کا بیان ہے، ایسی احادیث پڑھی جائیں ❁ **خوفِ خُدا** پر مبنی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے ❁ **خوفِ خُدا** رکھنے والے بزرگانِ دِین کی سیرت پڑھی جائے ❁ جدول بنا کر روزانہ یا کم از کم ہفتے میں ایک بار قبرستان حاضِری دی جائے، وہاں فاتحہ شریف بھی پڑھی جائے ساتھ ہی ساتھ اس بات پر غور بھی کیا جائے کہ عنقریب میں نے بھی قبر میں آنا ہے، اس وقت میری بے بسی کا عالَم کیا ہو گا؟ پھر قبر کے مُعاملات پر غور بھی کیا جائے ❁ دِل میں **خوفِ خُدا** پیدا کرنے اور بڑھانے کے لئے ایک اور مدنی پھول جو امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات سے حاصِل ہوتا ہے وہ یہ کہ **خوفِ خُدا** کے درجات کا لحاظ کیا جائے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **منہاج العابدین** میں **خوفِ خُدا** کو خَطَرات میں شُمار کیا ہے یعنی **خوفِ خُدا** دِل میں پیدا ہونے والے خیالات میں سے ہے، یہ **خوفِ خُدا** کا ابتدائی درجہ ہے، مطلب یہ ہے کہ ابتداءً **خوفِ خُدا** محض ایک خیال کی طرح ہوتا ہے، دِل میں آیا اور ختم ہو گیا، کبھی اچانک قبر کا خیال آ گیا، کبھی روزِ قیامت اللہ پاک کے حُضُور حاضِری کا خیال آ گیا، کبھی جہنّم کا خیال آ گیا، یہ خیال بس چند سیکنڈ کا ہوتا ہے اور یہ خیالات **خوفِ خُدا** کے متعلق پڑھتے رہنے سے، **خوفِ خُدا** کے متعلق بیانات وغیرہ سنتے رہنے سے حاصِل ہوتے ہیں، پھر جب یہ خیال دِل میں آنے لگ جائیں تو پھر ضروری ہے کہ اِن خیالات کو دِل میں پختہ کیا جائے، مثلاً روزانہ رات کو تنہائی میں بیٹھ

کر قبر و آخرت کا تصور کیا جائے، بار بار قبرستان حاضِری دی جائے یُوں بار بار **خوفِ خُدا** والے خیالات کا تصور جماتے رہنے سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آہستہ آہستہ یہ خیالات دِل میں پختہ ہو جائیں گے، پھر یہی **خوفِ خُدا** محض خیال نہیں بلکہ صِفَّت بن جائے گی، یہ **خوفِ خُدا** کا وہ درجہ ہے جسے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے احیاء العلوم میں **مقامِ خوف** فرمایا ہے۔

اسلامِک اِی بُک لائبریری (موبائل ایپلی کیشن کا تعارُف)

خوفِ خُدا سے متعلق اور دیگر موضوعات پر دینی کتابوں کے لئے دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ پر تشریف لائیے، یہاں سے نہایت قیمتی کتابیں اور رسائل سستے داموں طلب کئے جاسکتے ہیں۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے: ***Islamic Ebook Library*** (اسلامِک اِی بُک لائبریری)۔ اس ایپلی کیشن کے ذریعے مکتبۃ المدینہ سے شائع (***Publish***) ہونے والی کتابیں مفت ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں، یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

زمانے کا ڈر میرے دِل سے مٹا کر | تُو کر خوف اپنا عطا یااِلٰہی!

12 دینی کاموں میں سے ایک کام: ہفتہ وار اجتماع

پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کے جام پینے اور دِل میں **خوفِ خُدا** بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، دعوتِ اسلامی کے 12 دِینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! **خوفِ خُدا** اور عشقِ مصطفےٰ کی نعمت نصیب ہو گی، نیکیاں کرنے، گُناہوں

سے بچنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: ہفتہ وار اجتماع۔

میں روزانہ 2 فلمیں دیکھتا تھا

جیکب آباد (صوبہ سندھ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں بہت زیادہ گُناہوں میں ڈوبا ہوا تھا، عموماً روزانہ 2 فلمیں دیکھتا تھا، ایک بار میں اپنے ایک دوست سے ملنے کے لئے حیدر آباد (سندھ) گیا، یہ جمعرات کا دِن تھا، میرا دوست دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کے لئے مجھے بھی ساتھ لے گیا، وہاں میں نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان سُنا تو میری زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا، میں نے **خوفِ خُدا** کے سبب رَو رَو کر گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے منسلک ہو گیا۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو | اندھیرا ہی اندھیرا تھا، اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةَ شَهِيْدٍ** یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے 100 شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔[1]

1 ...زُہد کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔

ہر کام شریعت کے مطابِق میں کروں کاش! | یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

داڑھی رکھنا سُنَّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: مونچھیں کٹواؤ داڑھیاں بڑھاؤ مجوسیوں کی مخالفت کرو!(2)

پیارے اسلامی بھائیو! داڑھی رکھنا سُنَّتِ مصطفٰے بلکہ سُنّتِ انبیا ہے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک ہمیشہ ایک مٹھی کی مقدار رہتی تھی اگر ایک مٹھی کی مقدار سے بڑھ جاتی تو کم کروادیا کرتے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک چوڑائی میں ایسی تھی کہ سینہ مُبارک کو بھر دیتی۔(3)

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کو سخت ناپسند فرماتے تھے بہارِ شریعت میں ہے: داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے کم کرنا حرام ہے۔(4)

اللہ پاک ہم سب کو سُنتوں کا عامِل بنائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:115۔

2 ...مسلم، کتابُ الطہارت، باب: خِصَالُ الْفِطْرۃ، صفحہ:153، حدیث:257۔

3 ...انوارِ جمالِ مصطفٰے، صفحہ:157 خلاصۃً۔

4 ...بہارِ شریعت، حصہ:16، جلد:2، صفحہ:586۔

تحریری بیان کی تیاری کیسے کریں...؟

پارہ:8، سورۂ اَنعام، آیت:144 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

ترجمہ کنز الایمان: تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔

اس آیت کا ایک مطلب یہ کہ جو شخص عِلمِ دین نہ رکھے اور لوگوں کو بے عِلم غلط مسائل یا غلط عقائد بتائے، سکھائے وہ بڑا ہی ظالم ہے۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: وہ شخص جو لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے روزِ قیامت اسے شدید تَرین عذاب دیا جائے گا۔[2] فرمانِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ: غَیرِ عالِم کو وَعظ کہنا (یعنی درس و بیان کرنا) حرام ہے۔[3] فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: اُردُو خواں (یعنی اُردو پڑھنا جاننے والا غیر عالِم) اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالِم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حرج نہیں۔[4]

تحریری بیانات جاری کرنے کے چند مقاصد: ❁ حکمِ شرعی پر عمل ❁ شرعی و تنظیمی غلطیوں سے حِفاظت ❁ پختہ و دُرُست اسلامی معلومات کی فراہمی ❁ مبلغین کی مَصْرُوفیات کا خیال (پہلے مبلغین مختلف کتب و رسائل پڑھ کر، مواد نکالتے، ڈائری پر لکھتے، بعض دفعہ صفحات کاپی کروا کر ڈائری میں چسپاں کرکے بیان تیار کیا کرتے تھے) ❁ نئے مبلغین تیار کرنے میں آسانی وغیرہ۔

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:8، سورۂ انعام، زیرِ آیت:144، جلد:8، صفحہ:190۔
2 ... معجم کبیر، جلد:5، صفحہ:149، حدیث:10346 ملتقطاً۔
3 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:58۔
4 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:409۔

تحریری بیان کی تیاری کی چند نیتیں: ❁ اللہ پاک کی رضا اور ❁ دورانِ بیان غلطیوں سے بچنے کے لئے بیان کی تیاری کرتا ہوں ❁ مبلغ ہونا، بیان کرنا سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنَّتِ انبیا ہے، لہٰذا اَچھا مبلغ بننے کی کوشش کرتا ہوں ❁ عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین دِینی کام ہفتہ وار اجتماع کی ترقی کا سبب بنوں، اس لئے بیان کی تیاری کرتا ہوں۔

تحریری بیان کی تیاری کے لئے مدنی پھول

❁ پُورا بیان خوب توجہ کے ساتھ کم از کم تین مرتبہ یُوں پڑھئے کہ آپ کے اپنے کان سُن سکیں ❁ پہلی بار خالی ذِہن کے ساتھ بیان کو سمجھ کر چند چیزوں کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھتے جایئے ❁ چند چیزیں یعنی لفظ کے اعراب کو بغور پڑھیں، آیت مبارکہ واحادیث مبارکہ کو بغور پڑھیں، یوں ہی انگلش الفاظ پڑھ سکتے ہیں تو دو تین مرتبہ دہرا لیجئے ❁ پہلی بار پڑھنے میں سُرخیاں (*Headings*) بھی پڑھئے ❁ اب ذَرا رُک کر چند منٹ کے لئے بیان کی ترتیب پر غور کیجئے مثلاً بیان کی ابتداء کہاں سے ہوئی، پھر اس کے بعد کیا بیان ہوا، پھر کیا بیان ہوا (اس غور کرنے میں ضرورتاً بیان کو دیکھنے میں حرج نہیں)، عُموماً بیان چند بنیادی نِکات (*Points*) پر مشتمل ہوتا ہے، کوشش کرکے ان نِکات کو ذِہن میں بٹھا لیجئے ❁ اب دوسری بار اپنے مخصوص بیانیہ انداز میں پُورا بیان پڑھئے۔

دوسری مرتبہ بیان پڑھنے کی احتیاطیں: ❁ بے ساختگی (یعنی بغیر اٹکے، روانی کے ساتھ، بر محل ایک کے بعد ایک جملہ بولتے جانا) بیان کا حُسن ہے، بیان میں بے ساختگی لانے کے لئے، دوسری مرتبہ پڑھتے ہوئے ان باتوں کا لحاظ رکھئے! ❁ کہاں رکنا ہے، کہاں نہیں رکنا، کہاں آواز مدھم رکھنی ہے، کہاں جوش سے بولنا ہے وغیرہ ❁ جب آپ اپنے

مخصوص بیانیہ انداز میں بیان پڑھیں گے تو ممکن ہے ایسا بھی ہو کہ آپ کسی جگہ وقف کریں یعنی رُک جائیں لیکن اگلا جملہ پڑھنے سے معلوم ہو کہ یہاں رکنا دُرست نہیں تھا یا آپ کا لہجہ کسی مقام پر ٹوٹے مگر وہاں لہجہ توڑنا دُرست نہیں تھا، ایسے جتنے مقامات آئیں، اُن پر نشانات لگاتے جایئے، تاکہ تیسری بار پڑھنے اور اجتماع میں بیان کرتے وقت ان کا لحاظ رکھنا آسان ہو ❁ ہر وہ لفظ جسے پڑھنے میں زبان اٹکے یا پہلی نظر میں اس کا تلفظ دُرُست نہ ہو پائے، ایسے الفاظ پر نشان بھی لگالیجئے اور ساتھ ہی اس جگہ ذرا رُک کر چند بار اس لفظ کو پڑھ کر زبان پر جارِی کر لیجئے ❁ اَشْعَار بیان کی جان ہیں، تحریری بیانات میں موقع کی مناسبت سے عموماً اُردو اور کبھی ضرورتاً عربی، فارسی یا پنجابی اَشْعَار بھی شامل کئے جاتے ہیں، ان پر اعراب بھی لگائے جاتے ہیں، ایسے تمام اَشْعَار چند بار پڑھ کر زبان پر جاری کر لیجئے ❁ عُموماً بیان چند نِکات (**Points**) پر مشتمل ہوتا ہے، دُرُست انداز یہ ہے کہ ہر نکتہ ابتداء میں سمجھانے والے انداز میں، رُک رُک کر، دھیمے لہجے سے بیان کیا جائے، پھر اس نکتے کی بنیاد پر جو اِصْلاح کے مدنی پھول پیش کرنے ہیں، وہ جوش والے انداز میں بیان کئے جائیں۔ عُموماً بیان کی تیاری میں اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے، دُوسری بار بیان پڑھنے میں اس کا بھی لحاظ کیجئے (نوٹ: یہ بات آپ کے اپنے لہجے پر منحصر ہے، لہٰذا آپ نے دورانِ بیان کہاں سمجھانے کا انداز رَکھنا ہے، کہاں جوش والا، کہاں آواز اُٹھانی ہے، کہاں دھیمی کرنی ہے، یہ سب باتیں ضرورتاً نوٹ کر کے نشان لگالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دورانِ بیان آسانی رہے گی)

❁ ان تمام باتوں کا لحاظ رکھ کر بیان پڑھ لینے کے بعد اب تیسری بار اس تصور کے ساتھ اپنے مخصوص بیانیہ انداز میں بیان کو پڑھئے، جیسے آپ ہفتہ وار اجتماع میں بیان کر رہے ہیں۔

اچھا اور ماہِر مبلغ بننے کے لئے چند مفید مشورے

اِخلاص قبولیت کی کنجی ہے، اپنی واہ واہ کے لئے نہیں بلکہ اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کے جذبے کے ساتھ بیان کیجئے، کاش! ہم اپنے نفس کو وَعظ کہنے (یعنی نصیحت کرنے) والے بن جائیں کہ جب تک کوئی شخص اپنی اصلاح کی کوشش نہ کرے اس کی زبان میں وہ تاثیر پیدا نہیں ہوتی جو ایک باعمل شخص کی زبان میں ہوتی ہے باعمل ہونے کا ایک ذریعہ بیان کرنا بھی ہے، اچھا بیان شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ باعمل شخص کی بات دل پر جلد اثر کرتی ہے نبی رحمت شفیع امت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: بعض بیان جادو ہیں۔[1] حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بعض کلام (بیان) لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرنے میں، لوگوں کو حیران کر دینے میں جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔[2]

ایک اچھے اور بااَثر بیان میں اِخلاص کے بعد تین باتوں کا ہونا ضروری ہے: (1): دُرُست اور تحقیقی مواد (2): نیکی کی دعوت کا جذبہ اور اِصلاحِ اُمَّت کا درد (3): اچھا، خوبصُورت، دِل میں اُترنے والا اندازِ بیان۔ ان میں پہلی بات الحمد للہ! ہمیں تحریری بیان کی صُورت میں مِل جاتی ہے۔ باقی دو ہم نے خُود اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔

اندازِ بیان کیسا ہو: تَصَنُّع (یعنی بناوٹ) شرعاً بُری ہے، تجربہ ہے کہ تَصَنُّع (یعنی بناوٹی انداز) پر مبنی بیان عُموماً سننے والوں پر کم اَثَر انداز ہوتا ہے، لہٰذا قُدرت نے جو لہجہ اور انداز عطا فرمایا ہے، اسی پر بیان کیجئے **فرمانِ امیر اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **کا خُلاصہ:** دُھواں دار

---

1 ... بخاری، کتاب النکاح، باب الخطبہ، صفحہ: 1325، حدیث: 5146۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 426۔

انداز میں بیان کرنے کے بجائے مجھے سمجھانے والے انداز میں بیان کرنا پسند ہے، اس طرح سننے والوں کو سمجھ آتی ہے اور فائدہ ہوتا ہے ❁ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اراکینِ شُوریٰ کے بیانات سُننے کی عادت بنایئے، اس سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اندازِ بیان میں نکھار اور لہجے میں پختگی آئے گی ❁ درمیانی رفتار میں بیان کیجئے! تیز تیز پڑھتے جانا یا بہت ٹھہر ٹھہر کر بولنا سننے والوں کو بوریت کا شکار کر دیتا ہے ❁ نِگاہیں جھکا کر مگر سننے والوں سے مخاطب ہو کر بیان کیجئے یعنی آنکھوں میں آنکھیں اگرچہ مت ڈالئے مگر تَوَجُّہ سننے والوں کی طرف رکھئے، دیکھا گیا ہے: بعض مبلغین سَر جھکا کر تحریری بیان پڑھنا شُروع کرتے ہیں اور اختتام پر ہی سَر اُٹھاتے ہیں، یہ بھی سننے والوں کو بَور کر دینے والا انداز ہے اور ایسا عُموماً پہلے سے تیاری نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے ❁ خیال رہے! زبانی بیان کرنے کی تنظیمی طور پر اجازت نہیں، لہٰذا منقول عبارتیں مثلاً آیات، احادیث، بزرگوں کے اقوال وغیرہ دیکھ کر ہی بیان کیجئے! البتہ بیان کی تیاری کے دوران ہی ترغیبی الفاظ والے پیرے کچھ نہ کچھ ذِہن میں بٹھالیجئے، اس طرح بار بار اُوپر دیکھنے اور سننے والوں سے مخاطب ہونے کا موقع ملتا رہے گا ❁ ***Body language*** مثلاً بر محل دُرست اشارے کرنا، لفظوں کے مطابق چہرے کے تاثرات، لہجے میں تبدیلی جیسے: خوشی والے مقام پر چہرے پر مسکراہٹ، تعجب والے مقام پر حیرانی والا لہجہ، وعید والی بات پر، دُکھ والے مقام پر لہجے میں دُکھ کا اظہار۔ بالخصوص اَحادیث میں یہ انداز لازمی اختیار کیا جائے، مُحَدِّثینِ کرام کا طریقہ رہا ہے کہ اَحادیث بیان کرتے وقت جہاں حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مسکراہٹ کا ذِکر ہوتا، مسکرا پڑتے، جہاں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گریہ کا ذِکر ہوتا تو رَو پڑتے ❁ قرآنی آیات اور اَشْعار پڑھنے کا انداز عام بیان سے مختلف

رکھئے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض اسلامی بھائی اَشعار بھی نَثْر والے انداز میں پڑھتے ہیں، اَشعار طَرز میں نہیں بلکہ تَحْتَ اللَّفْظ یعنی تھوڑی لَے بنا کر پڑھئے،[1] بہتر یہ ہے کہ پہلے مصرعے کو دوبار دُہرایئے۔ اگر چند اَشعار ایک ساتھ ہوں تو صِرْف آخری شعر کا پہلا مصرعہ دوبار پڑھئے۔ نیز قرآنی آیات صِرْف اسی صُورت میں پڑھئے جبکہ دُرُست مخارج و ادائیگی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں، ورنہ صِرْف ترجمہ پڑھئے (آہ! خود مبلغ بھی اگر دُرُست تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا نہ سیکھ سکیں تو...) ❁ بعض مبلغین دورانِ بیان سُرخیاں (Headings) بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، یاد رکھئے! تحریری بیان میں سُرخیاں (Headings) مبلغین کی سہولت کے لئے لگائی جاتی ہیں، دورانِ بیان سُرخیاں (Headings) پڑھ کر سنانی نہیں ہوتیں، ہاں! بعض سُرخیاں (Headings) پڑھنے میں حرج بھی نہیں ہوتا، اس بارے میں ہر مبلغ غور فرمالیں، اسی طرح اشعار کی وضاحت کے لئے "وضاحت" یا "کلامِ رضا کی شرح" وغیرہ الفاظ لکھے جاتے ہیں، دورانِ بیان یہ بھی پڑھ کر مت سنایئے ❁ اگر بیان کا وقت پورا ہو جائے اور بیان کا مواد باقی ہو یا آپ بیان کے طے شدہ وقت سے لیٹ ہوں تو وقت پورے ہونے پر اس کو دو چار منٹ میں کلوز کرنے کی کوشش کیجئے ❁ کہتے ہیں: لوگ سُنتے کم اور دیکھتے زیادہ ہیں۔ لہٰذا اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنا ظاہر اچھا رکھئے! مثلاً دُھلے ہوئے، صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوں، عمامہ صاف ستھرا باندھا ہو، بالوں میں تیل لگا ہو، کنگھی کی ہوئی ہو، ناخُن تراشے ہوں وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... یاد رکھیں...!! دورانِ بیان و دعا طرز میں اشعار خود یا نعت خواں کے ذریعے پڑھنے کی اجازت صرف امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، و خلیفہ امیر اہلسنت، نگران وارا کینِ شوریٰ دَامَ ظِلُّہُم کو ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

گروہ صوفیا کے سردار، طریقت و حقیقت کے امام حضرت ابو قاسم جنید بن محمد بغدادی (المعروف جنید بغدادی) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک تک پہنچانے والے تمام راستے ہر شخص پر بند ہیں سوائے اس شخص کے جو حضور نبی اکرم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طریقہ کی اتباع و پیروی کرے۔ مزید ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پاک کو یاد نہ کیا اور حدیث نبوی کو (کتاب یا دل میں) جمع نہ کیا اس کی اقتدا و پیروی نہ کی جائے۔ کیونکہ ہمارا یہ علم اور (طریقت کا) راستہ قرآن و سنت کا پابند ہے۔

(الرسالہ القشیریہ، ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک بن طلحہ، صفحہ: 50-51)

فیضان مدینہ، محمد سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmi@dawateislami.net